SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تیری چاہ میں تیری راہ میں

ام مریم

میری دیوانگی پہ اس قدر حیران ہوتے ہو
میرا نقصان تو وہ محبت گمشدہ میری
جان گنگناتے ہوئے بال بنا کر برش
ڈریسنگ ٹیبل کی سمت اچھالتا سیٹی پہ کسی شوخ

گانے کی دھن بجاتے ہوئے ڈرائننگ روم میں
آیا تو اس کی ماں کیتھرین الیگزینڈر میز پہ ناشتے
کے لوازمات سجائے اس کی منتظر تھی اسے روبرو پا
کے اس کی آنکھوں میں محبت کے خوبصورت رنگ

مکمل ناول

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

بکھرے تھے تو لبوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ در آئی۔

"ہائے گڈ مارننگ ممی۔" جان نے جوابی مسکراہٹ اس کی سمت اچھال کر خوشدلی سے کہتے چیئر کھینچی تو کیتھرین الیگزینڈر کی مسکراہٹ کچھ مزید گہری ہوگئی۔

"گڈ مارننگ ڈارلنگ۔" اس کے سامنے ناشتے کے لوازمات رکھتے ہوئے وہ اب اسے اپنی دن بھر کی مصروفیت سے آگاہ کرتی رہی جسے حسب سابق جان نے سرسری انداز میں سنتے ہوئے محض سر ہلانے پہ اکتفا کیا تھا۔

"کب جا رہے ہو سوئٹی سے ملنے، تم کہہ رہے تھے نا کہ تمہیں اس سے کچھ کام ہے۔" کیتھرین الیگزینڈر نے بٹرنگ کرنے کے بعد سلائس اس کی سمت بڑھاتے ہوئے ایک بار پھر بہت محبت سے اس کے شاندار سراپے کو محبت بھری [illegible] سے دیکھا تو جان ان کے ہاتھ سے سلائس لیتے ہوئے لمحہ بھر کو سوچ میں ڈوبا ہو سکتا ہے۔

"کل چلا جاؤں، ہو سکتا ہے آج ہی چلا جاؤں۔" اس کے انداز میں مخصوص لاابالی پن اور بے نیازی کا عنصر نمایاں محسوس کر کے کیتھرین الیگزینڈر کے چہرے پہ خفیف سی ناگواری پیدا ہوئی تھی۔

"تم کوئی بات یقین سے کیوں نہیں کرتے۔" کیتھرین کو یقیناً اس کی یہ بے نیازی کھلی تھی جبھی برا مناتے ہوئے ٹوک کر بولی تو جواباً جان اثر لیے بنا زور سے ہنسا تھا، ہنستے ہوئے اس کی سیاہ آنکھوں میں بڑھ جانے والی چمک اور دائیں گال پہ پڑتا ڈمپل اسے مزید خوبصورت بنا جاتا تھا اتنا خوبصورت اور حسین کہ خود کیتھرین الیگزینڈر کو اپنی نگاہ ٹھہرتی ہوئی محسوس ہوئی اس وقت بھی اس کے بلند قہقہے پہ اس کا دل جانے کیوں بہت قوت سے مچل کر سکڑا اور ایک یاد تیز برقی رو بن کر پورے وجود میں سنسناہٹ بھر گئی۔

"کم آن ممی یہ کوئی اتنا اہم معاملہ نہیں اہم معاملات میں میرا لہجہ پر یقین ہی نہیں مضبوط اور اٹل بھی ہوتا ہے، تم نے دیکھا اور محسوس کیا ہو یا نہیں لیکن یہی سچ ہے فار ایگزیمپل میں شادی اپنی پسند اور مرضی سے کروں گا۔" مخصوص قسم کی بے نیازی سمیت کہتا وہ بات کے اختتام پہ ایک بار پھر ہنسا تھا گویا اپنی بات سے محظوظ ہوا تھا جب کہ اب کے برعکس کیتھرین الیگزینڈر کی غیر معمولی سنجیدگی برقرار رہی تھی۔

"سوئٹی اچھی لڑکی ہے جان اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے شادی کر لو پھر وہ تم سے محبت کرتی ہے۔" کیتھرین الیگزینڈر کے لہجے میں کچھ ایسا غیر معمولی ضرور تھا جو جان کو کھٹکا تھا کیتھرین کی نگاہوں کی سنجیدگی کی گہرائی اور وہ عجیب تاثر جسے وہ [illegible] سمجھ نہ پایا تھا جسے وہ بھی کوئی نام نہ دے پایا تھا اس وقت اسے بہت گہرا محسوس ہوا [illegible] لب بھینچے جیسے خود کو کچھ کہنے سے باز رکھے چند لمحے یونہی خاموش رہا، اس کے باوجود جب بولا تو اس کا لہجہ نرمی اور لچک سے عاری تھا۔

"سوری ممی میں تمہاری یہ بات نہیں مان سکتا۔" چائے کا کپ واپس رکھتے ہوئے اس نے خشک انداز میں کہہ کر نیپکن سے ہاتھ صاف کرنا شروع کیا اس کے چہرے پہ چھائے تاریک سائے اور غصے کے اس تاثر کو بہت غور سے دیکھا تھا۔

"کیوں تم اس سے شادی سے انکار کیوں کر رہے ہو کیا وہ اچھی لڑکی نہیں۔" اس کی گہری نگاہوں کے ارتکاز کو محسوس کرتی کیتھرین بسرعت اپنا آپ سنبھال کر بظاہر بہت نارمل نظر آئی مگر جان نے شدت سے نوٹ کیا وہ اس وقت نارمل نہیں ہے اسے چہرے پہ اترتے اور تولتی نظروں سے اپنا جائزہ لیتی کیتھرین کسی طرح بھی نارمل نظر نہیں آئی اس کے باوجود وہ گہری [illegible] الجھتا ہوا گہرا سانس کھینچ کر آہستگی سے بولا تھا۔

Skorpio FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"ممی یہ بات نہیں ہے کہ سوبی اچھی لڑکی نہیں بلکہ مجھے اگر اس سے شادی نہیں کرنا تو اس کی وجہ کچھ اور ہے۔" کوٹ اٹھا کر پہنتا ہوا وہ جیسے معلق سا ہو گیا۔

"کیا وجہ ہے مجھے بتاؤ۔" کیتھرین الیگزینڈر کے لہجے میں جیسے کوئی ہیجان سا در آیا جسے محسوس کرتے ہی جان اپنا کام موقوف کرتے ہوئے بغور نظر نماز اس کا جائزہ لیتے ہوئے ہنوز بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

"ممی وہ اس لحاظ سے مجھے پسند نہیں۔" اس نے جیسے ہی بات کی تھی کیتھرین الیگزینڈر نے گھور کر اسے چبھتی نظروں سے دیکھا تھا پھر ٹھنڈے ٹھار لہجے میں بولی تھی۔

"مگر مجھے پسند ہے اور تمہیں میری پسند کی لڑکی سے شادی کر لینا چاہیے آخر کو میں تمہاری ماں ہونے کے ناطے مجھے یہ حق ہے کہ میں اپنی تعلیم کی اس طرح ایشیا... زبردستی شادی پہ فورس کرتے ہیں لیکن آپ کو یہ بات دھیان میں رکھنا چاہیے کہ یہ ایشیا نہیں ہے۔" اس کی بات کاٹتے ہوئے جان کا تند لہجہ بہت کچھ جتاتا ہوا آنچ دیتا ہوا سا تھا کیتھرین الیگزینڈر کا بے تحاشا سرخ پڑا اور منہ کھل کر رہ گیا۔

"ایشیا انفارمیشن تمہیں کہاں سے ملیں۔" وہ اب کے بولی نہیں غرائی تھی اسے لگا تھا جیسے ایک پل بھی جان نے جواب میں تاخیر کی تو شاید وہ...

کوٹ کی آستین ہٹا کر کلائی پہ بندھی قیمتی رسٹ واچ پہ نگاہ ڈال کر وہ ایک بار پھر کرسی پہ بیٹھ گیا تھا، پھر اس نے اپنا ہاتھ کیتھرین الیگزینڈر کے ہاتھ پہ رکھ کر سرگوشی سے ذرا بلند لہجے میں بہت جتا کر کہا تھا اس لیے کہ میرا باپ ایشین تھا، کیتھرین الیگزینڈر کو یکلخت محسوس ہوا جیسے وہ ہوا میں معلق کر دی گئی ہے، اس کی ساکت پلکوں نے ہارے ہوئے انداز میں جنبش کی تھی اور جان کے چہرے پہ نگاہ کرتے ہی اسے اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی اس کے چہرے پر سرد تاثرات میں بھی بلا کی خونخواری تھی۔ کیتھرین الیگزینڈر کی آنکھوں تلے اندھیرے چھانے لگے۔

"اگر سوبی کے پاس جانے کا موڈ ہو تو مجھے کال کر دینا۔" معاً خود کو کمپوز کرتی وہ اگلے لمحے یوں بولی تھی جیسے ابھی کچھ لمحوں قبل کسی انکشاف نے اسے پوری جان سے ہلا کر رکھا ہی نہیں تھا۔

"تو ممی مزید نہیں تمہیں مجھے بتانا پڑے گا میرا باپ کون تھا اور اب کہاں ہے۔" اس کے ہاتھ پہ اپنا فولادی ہاتھ رکھ کر زبردستی واپس بٹھاتا ہوا وہ سرد لہجے میں استفسار کر رہا تھا اس کی آنکھوں میں اتنا اعتماد اس قدر قطعیت تھی کہ کیتھرین الیگزینڈر کو لگا یک محسوس ہوا وہ مزید واقعی اس سے جان چھڑا پائے گی۔ ہمت ہارے ہوئے انداز میں گردن جھکا کر گویا کسی جرم کا اعتراف کر لیا تھا۔

"ہاں وہ ایشین تھا مگر تم اب اس سے کبھی نہیں مل سکتے کیونکہ وہ... وہ مر چکا ہے۔" کیتھرین الیگزینڈر نے اپنا سر اس کے بازو سے ٹکایا تھا اور پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی، جان کے اندر چھناکا سا ہوا اور کچھ ٹوٹتا چلا گیا، آج سے قبل بارہا وہ یہ کوشش کر چکا تھا مگر کیتھرین الیگزینڈر کے لبوں سے کبھی دانستہ ایک لفظ نہیں نکلا اور آج وہ بولی تھی اس نے بتایا تو کیا جان گم صم سا کھڑا اسے روتا بلکتا دیکھتا رہا۔

"سب دیکھ لو بیٹے ویسے مجھے تو سب ٹھیک ٹھاک لگ رہا ہے۔" ولید حسن نے گھوم پھر کے پورے اپارٹمنٹ کا جائزہ لیا تھا فل لگژری چھوٹا سا یہ اپارٹمنٹ روشن اور ہوادار تھا، بلیو مخملیں صوفے پہ

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

آکر بیٹھتے ہوئے سگار سلگاتے ہوئے انہوں نے کچھ فاصلے پہ بک شیلف میں کتابیں ترتیب دیتی بے بی کو دیکھ کر کہا تو وہ بے ساختہ مسکرائی تھی۔

"ٹھیک ہی نہیں بابا جان بالکل ٹھیک ہے سو یو ڈونٹ وری بابا جان۔" وہ چونک ان کی ہچکچاہٹ اور تذبذب کی وجہ جان گئی تھی جبھی ان کے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھتی ہوئی بشاشت سے بولی تو ولید حسن کسی سوچ کے بھنور سے ابھر کر اسے یونہی دیکھنے لگے تھے۔ ملکوتی نقوش سے سجا اجلا چہرا متناسب قد اور موتی سراپے سمیت غضب کا قلفر دودھیا شعاع میں بکھیرتی کملیس جلد کسی کی نزاکت و ملاحت دور سے ہی محسوس ہوتی تھی باپ کی نگاہ کے جائزہ لینے کے انداز سے ہی وہ ان کے تفکر اور تشویش کو پا گئی تھی کتنے خدشے تھے ان کے ذہن و دل میں۔

اگر کچھ غلط ہو گیا تو ان کی بی جان تو اپنی اتنی طرحدار حسین دلکش و نازک بیٹی کو کسی طور دور پڑھنے بھیجنے کے حق میں نہیں تھیں انہوں نے ہی اس کی حمایت کی تھی مگر اب اسے یہاں تنہا چھوڑنے کا خیال انہیں اندر سے خوفزدہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ارادے سے ڈگمگا بھی رہا تھا۔

"بابا جان پلیز ٹیک اٹ ایزی۔"

"خدا پہ ہی بھروسہ ہے بیٹے کہ آپ کو یہاں چھوڑے جا رہا ہوں بہرحال احتیاط اچھی چیز ہے گو کہ مجھے اپنے خون اور اپنی بیٹی پہ مکمل اعتماد ہے اس کے باوجود بیٹے خود کو سنبھال کر رکھنے سے بے باکی سے اٹھنے والی نگاہ شرمندگی کے احساس سمیت جھک جانے پہ مجبور ہو جایا کرتی ہے۔"

"اپنے گرد ایک ایسا ان دیکھا حصار اپنے رویے سے کھینچ لو کہ کسی کو تم تک پہنچنے میں یہ حصار مداخلت کرتا رہے۔" اس کے سر پہ ہاتھ رکھے وہ دھیمے مگر مضبوط لہجے میں گویا تھے۔

"آپ بے فکر رہیں بابا جان آپ کی تربیت اور نیک نامی پہ انشاء اللہ کوئی حرف نہیں آنے دوں گی مجھ پہ بھروسہ کیا ہے تو آپ کی بیٹی بھی اس بھروسے کو ہمیشہ قائم رکھے گی۔" وہ جوابا بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں گویا ہوئی تو ولید حسن کے چہرے پہ بھرپور مسکراہٹ در آئی۔

"کھانا لے آؤں بابا جان۔" وہ اٹھی تھی۔

"نہیں پہلے نماز پڑھ لو تب تک میں تمہاری بی بی جان کو فون کر دوں۔" سائیڈ پہ رکھا موبائل اٹھا کر نمبر پش کرتے ہوئے انہوں نے نرمی سے ٹوکا تو جبھی سر ہلاتی ہوئی وضو کے ارادے سے واش روم کی سمت بڑھ گئی تھی۔

ہوئی ہے شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو
بہت اداس ہے اک شخص تیرے جانے سے
جو ہو سکے تو چلا آ اسی کی خاطر تو

اگلے تین چار دن تک وہ بے مقصد ہی ادھر ادھر گھومتا رہا تھا جانے کیسی بے کلی تھی کیسا اضطراب تھا جو رگ رگ میں سما گیا تھا، اسے باپ کی موت کا رنج تھا

"ممی میری اس سے کیوں شادی کروانا چاہتی ہیں۔" وہ جانتا تھا یہ کیتھرین کی اولین خواہشوں میں سے ایک ہے سوئی، کیتھرین کی دور پرے کی بہن کی بیٹی تھی اور کیتھرین کو بے حد عزیز بھی کچھ سوئی خود بھی جان کی طرف مائل تھی جان اس کا خود میں دلچسپی لینا محسوس کر چکا تھا اس کے باوجود وہ خود کو اس سے شادی پہ آمادہ نہیں کر پایا تھا حالانکہ یہ بھی سچ تھا، اس کی سوئی کے ساتھ اچھی خاصی دوستی تھی اپنی ہر بات وہ تقریبا اس سے شیئر کرتا تھا وہ بہترین سامع راز داں اور اچھی دوست تھی مگر پچھلے چار مہینوں سے اس کی سوئی سے ایک ملاقات بھی نہیں ہو پائی تھی ایک

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اور ایسا ہی مضطرب دن گزار کر وہ اگلے دن سنڈے کی سوہنی سے ملنے کا عہد کر کے ہوسٹل پہنچ گیا مگر وہاں جا کے اسے یہ جان کر افسوس ہوا کہ سوہنی وہ ہوسٹل چھوڑ کر کہیں اور جا چکی تھی بد مزاج وارڈن نے اس کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا البتہ یہ مشکل سوہنی کے ایک بوائے فرینڈ کے ذریعے آسان ہوئی جسے جان اچھی طرح جانتا تھا اس کے ساتھ کچھ کراسس چل رہا تھا اس وجہ سے اسے اس کی ایک کلاس فیلو نے اسے اپنے اپارٹمنٹ میں عارضی رہائش کی سہولت مہیا کی ہے پاکٹ ڈائری کے صفحے پہ ایڈریس لکھ کر اسے دیتے ہوئے وہ اس کی معلومات میں اضافہ کر رہا تھا، ایڈریس پڑھ کر وہ جس علاقہ میں پہنچا تھا وہ پوش ایریا تھا لفٹ کے ذریعے مطلوب فلور پہ پہنچ کر اس نے کال بیل کے ساتھ لگی نیم پلیٹ پہ احتیاطاً اپارٹمنٹ کا نمبر ضرور پڑھ لیا تھا، سبکی سے بچنے کی غرض سے تسلی کرنے کے بعد کال بیل بجا کر دونوں ہاتھوں کو آپس میں رگڑ کر گرمائش دیتے ہوئے ابھی وہ سگریٹ سلگانے کا ارادہ کر ہی رہا تھا جب ہلکے سے کھٹکے سمیت دروازہ اوپن ہو گیا، جان کی سرسری سے انداز میں اٹھی ہوئی نگاہ ٹھٹک کر پلٹنا بھول گئی میرون اسکارف کے ہالے میں اجلا اجلا چہرہ پورے چہرے پہ حکمرانی کرتی ہوئی بڑی بڑی آنکھیں جن پہ دراز خمیدہ پلکوں کا پہرا تھا، گلاب کی پنکھڑیوں سے مشابہ شنگرفی لب جاذب نظر نقوش ایسا مکمل اور جگمگاتا لو دیتا ہوا حسن اس کی نگاہ سے پہلے نہیں گزرا تھا یا گزرا تھا تو اس سے پہلے وہ کبھی یوں مبہوت نہ ہوا تھا اس کے ہونٹ بے ساختگی میں ستائش کے انداز میں سکڑے تھے جب کے چہرے و آنکھوں میں اس کی اس فضول حرکت پہ تمتماہٹ سی ابھری اور پیشانی پہ ناگواری کے باعث شکنیں نمودار ہو گئیں اندر سے لڈتے

اشتعال کو دباتے ہوئے اسکارف پیشانی پہ کھینچتی ہوئی وہ قدرے سرد انداز میں اس سے آمد کی وجہ دریافت کر رہی تھی اور معاً وہ چونکا اور جلدی سے سر کھجا کر بولا تھا مجھے سوہنی سے ملنا ہے تاکہ وہ بھی رہتی ہے اس کی نگاہیں بدستور جب کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں شاید یہی وجہ تھی کہ اس کا چہرا گزرتی ساعت سمیت مزید سرخ ہوتا جا رہا تھا، یہ سرخی اس کی نگاہوں کی تپش کی عطا کردہ تھی یا کسی ناگواری کی سوغات یقیناً اس کی نگاہوں کی تپش کی وہ دل ہی دل میں جلا، اسے خود پہ بہت ناز تھا اپنی شاندار قامت آئنی جسامت اور یونانی دیوتاؤں کے سے دلکش نقوش کی بدولت وہ ہمیشہ خصوصی توجہ سے نوازا گیا تھا۔

"وہ باتھ لے رہی ہے تم کچھ دیر بعد آ جانا۔" جب خشک لہجے میں بولی تو انداز صاف ٹالنے والا تھا اس سے قبل کہ وہ دروازہ بند کرتی جان نے بوکھلا کر اپنا پاؤں وزنی جوتے سمیت چوکھٹ کے درمیان رکھ کر اس سعی کو ناکام بنا دیا جب نے بدتمیزی و ڈھٹائی کے اس اعلیٰ مظاہرے پہ تلملا کر اسے گھورا تھا۔

مشہور مزاح نگار ابن انشاء
کی تازہ ترین کتاب
قیمت [illegible]
شائع ہو گئی ہے۔
نگری نگری پھرا مسافر
قریبی بک سٹال سے خریدیں
یا ہم سے طلب فرمائیں
لاہور اکیڈمی ۲۰۵ سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"وات اَن سیکسی۔" اس کی بے باک نگاہوں کی بے تحاشا تپش پہ اس کا چہرا تپ کر انگارہ ہوا تھا ان آنکھوں کو پھوڑنے کی خواہش پہ بند باندھتی ہوئے وہ پھاڑ کھانے والے غصیلے انداز میں پھنکاری تھی مگر جان پہ جیسے اس کے شعلہ فشاں موڈ کا مطلق اثر نہ ہوا جواباً وہ اس کی موٹی موٹی غصیلی آنکھوں میں جھانک کر بڑا دل آویزی سے مسکرایا تھا۔

"اوہ کم آن اینگری چارمنگ گرل مجھے اندر تو آنے دو میں ویٹ کر لیتا ہوں۔" بے تابانہ انداز میں بلا کی وارفتگی سموئے اس کے چہرے کے کبیدہ خاطر تاثرات کو دیکھتا ہوا وہ جیسے اسے رام کرنے کو ہی انداز بدل گیا تھا مگر جب پہ الٹا اثر ہوا اس کے اجلے سفید چہرے پہ ہتک آمیز زہریلے تاثرات بہت تیزی سے بکھرے تھے

"دیکھیے مسٹر اگر آپ کو سوئٹی سے ملنا ہے تو یہیں ٹھہر کے ویٹ کرنا پڑے گا ورنہ آپ کی مرضی ہے چپ چاپ لوٹ......" جان آپ کی بات ادھوری رہ گئی تھی سوئٹی کے اس جوشیلے فقرے کی بدولت باتھ گاؤن میں گیلے بال جھٹکتی وہ بھاگتی ہوئی آ کر جان کے گلے کا ہار بنی تھی جب تو استقبال کے اس شاندار انداز پہ چکرا کر رہ گئی تھی خجالت بھرے تاثرات سمیت جان کی معنی خیز نگاہوں سے نظریں چرائی وہ سرعت سے پلٹ کر اندر غائب ہو گئی، سوئٹی کو وارڈن نے بہت ہتک آمیز انداز میں ذلیل کر کے ہوسٹل سے بے دخل کیا تھا اپنے مختصر سامان کے ساتھ وہ جس طرح ہراساں و پریشان کی ہر کسی سے مدد کی درخواست کر رہی تھی جب سے یہ دیکھ کر کسی طرح بھی رہا نہیں گیا اس کی خدا ترس رحمدل فطرت کس طرح بھی اسے مشکل میں دیکھ کر اپنے آپ کو روک نہیں پائی یوں سوئٹی عارضی طور پہ اس کے فلیٹ میں منتقل ہوئی تھی گو کہ اگلے دن خدیجہ نے راحمہ سے معلوم ہونے پہ جب کو سرزنش کی تھی۔

"تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ اچھی لڑکی نہیں ہے۔"

"اگر وہ بری بھی ہے تو اپنے ساتھ مجھے برا نہیں بنا سکتی۔" اس کا اطمینان قائل دیتا تھا خدیجہ چپ ہو گئی تھی ویسے بھی اسے مختصر سے عرصے میں ہی وہ اس کے لیے دیے انداز و اطوار کو بھی سمجھی تھی تو اس کے ساتھ یہ بھی اچھی طرح سمجھ چکی تھی کہ وہ پرخلوص طبیعت اور اخلاق کے تقاضوں کو نبھاتے دوسروں کی توقعات پہ پورا اترنے کی کوشش کرتی تھی مگر اس نے اس وقت اس قسم کی پرابلم کو شاید سوچا نہیں تھا اس ماحول میں اس قسم کا میل ملاپ عام سی بات تھی مگر جب جیسی مشرقی لڑکی کے لیے یہ سب دیکھنا اور برداشت کرنا وہ بھی اپنے گھر میں بہت مشکل ہو رہا تھا اسے اب سمجھ آ رہی تھی تب خدیجہ نے [illegible] لفظوں میں کیا منع کیوں کیا تھا [illegible] کلینز سے صفائی میں مگن اسی وقت یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ سوئٹی سے صاف کہہ دے گی کہ اس قسم کی دوستیاں گھر سے باہر تک محدود رکھے، ابھی سوئٹی کسی بات پہ ہنستی ہوئی جان کے ساتھ باہر آ گئی جان کی بے تاب نگاہوں نے پھر اسی سرعت اور اضطراب سمیت اسے دیکھا تھا اور اٹھنے سے انکاری ہو گئیں جب نے اس کی نگاہوں کے اس گستاخانہ انداز کو بہت شدت سے نوٹ کیا تھا اس کا موڈ خراب ہوا تھا جبھی اپنا کام یونہی ادھورا چھوڑتی وہ جھٹکے سے پلٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"تم کافی تو پیتے اب میں اتنی بھی غریب بھی نہیں کہ تمہیں ایک کپ کافی بھی نہ پلا سکوں۔" سوئٹی نے اس کی نگاہوں کو جب کا تعاقب کرتے پا کر اپنے اندر عجیب سا تناؤ پھیلتا محسوس کیا تھا مگر بولی تو اس کا لہجہ متوازن ہی تھا۔

"یہ لڑکی بہت چارمنگ ہونے کے ساتھ بہت پراؤڈ بھی ہے شاید یہی وجہ ہے کہ بہت فیسی نیٹ کرتی ہے۔" جان نے اس کی بات جیسے نی

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ہی نہیں تھی۔

''ہوں مسلم ہے نا اس لئے اور مسلم ایسے ہی ہوتے ہیں پراؤڈ اینڈ سیلفش۔'' سویٹی کا لہجہ سرد مہری و حقارت لئے بے ساختہ ہتک آمیز سا تھا۔

جان نے اچھا خاصا چونک کر سویٹی کے چہرے پہ پھیلے سرد تاثر کو دیکھا اس کے باوجود تم یہ بات کہہ رہی ہو کہ اس نے تمہیں اپنے گھر میں پناہ دی، حیرت کی زیادتی سے وہ کچھ تغیر نہیں رہ پایا اس کے ملامت بھری ناگواری نمایاں تھی جسے محسوس کر کے ہی سویٹی کی پیشانی پہ شکنیں پڑی تھیں۔

''تم تو ایسا کہو گے ہی اس ایشین بیوٹی نے تمہیں پہلی نگاہ میں ہی شاید چاروں شانے چت جو گرا دیا۔'' اس کے لہجے میں جو رقابت کی چبھن تھی اس نے جان کو مسکرانے پہ مجبور کیا تھا۔

''تو میری بات درست ہے۔'' سویٹی کے دل کی دھڑکنوں میں غیر معمولی ارتعاش در آیا تھا انجان سی بے چینی کا اضطراب اس کے چہرے اور آنکھوں سے چھلکا تھا۔

''نہیں خیر جان الیگزینڈر کو چت کرنا اتنا سہل نہیں۔'' اس کے سر پہ چپت لگا کر بے نیازی سے کہتا وہ کھلے دروازے سے نکل گیا جب کہ سویٹی کا جیسے جانے کب کا رکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔

گو کہ اسے یہاں کے ماحول کا بہت حد تک پہلے سے اندازہ تھا اس کے باوجود جو اجنبیت کا احساس وہ اسے وہاں بہت محتاط اور سنبھل کر رہنے پہ اکساتا رہتا یہاں آنے سے قبل جو ایک جھجک کی بابت سا خوف تھا وہ قدرے کم ہوا تھا کہ دور دراز سے تعلیم کی غرض سے وہاں آنے والی وہ کوئی واحد مسلم لڑکی نہیں تھی اس کے ساتھیوں میں خدیجہ نور تھی جس کا تعلق ایران سے تھا مصر کی عائشہ صدیقہ تھی جو اپنے مصری حسن کے باعث خاصی مشہور بھی ہو چکی تھی جامعہ میں انڈیا کی راکہ احمد تھی تو بنگال سے جبران وقار کے علاوہ اس کا بھائی تھا حسن وقار یو اے ای سے شاہ زیب لغاری تھا اس کا ایک کزن عبدالغنی تھا جس کا تعلق شارجہ سے تھا یہ سب مسلم لڑکے لڑکیاں ایک گروپ کی صورت تھے اور ایم فل کے لئے تھیسس لکھ رہے تھے موضوع تھا ''جڑی بوٹیوں سے بیماریوں کا علاج'' اس کے علاوہ کچھ طلبہ مسلم طرز تعمیر پر بھی تھیسس پر کام کر رہے تھے حبہ کا شمار بھی اسی گروپ میں تھا اس کے باوجود ان سب سے قدرے الگ تھلگ اور ریزروڈ رہا کرتی تو اس کی وجہ اس تمام گروپ کے جنس کی پرواہ کئے بغیر ایک دوسرے سے بے تکلفی تھی شاید وہ اس سے پہلے ایک ساتھ تھے ایک ساتھ بہت وقت گزارنے کی وجہ سے ایک دوسرے سے بے تکلفی اور دوستی کی فضا قائم ہوئی تھی اسی دوستی کی فضا میں اعتماد اور بھروسے کا بھی اہم کردار رہا ہوگا مگر حبہ ہر رشتے میں فاصلہ رکھنے کی قائل تھی لڑکیوں سے ضرور وہ وقت کے ساتھ گھل مل گئی تھی مگر لڑکوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے وہ بہت محتاط رویہ اپنائے رکھنے کی قائل تھی یہی وجہ تھی کہ وہ سب ہی تقریباً اس کا بہت احترام کرتے تھے ان کے گروپ میں صرف مسلم لڑکے لڑکیاں ہی نہیں تھے کرسچن بھی ان کی دوستی کا دم بھرتے تھے جن میں کرسٹینا ڈورتھی اور مارگریٹ کے علاوہ سویٹی جارج جانسن اور اینڈریو بھی تھا اور یہی چیز حبہ کو ناگوار محسوس ہوئی تھی وہ صرف مذہب کی تبلیغ نہیں کرتی تھی بلکہ اپنے دین کی حتی الوسع پیروی کرنے کے بعد کوشش کرتی تھی کو کہ وہ بے لفظوں میں کہا حبہ نے اپنے کلاس فیلو جدید دور کے تمام تقاضوں سے لیس ساتھیوں کو شروع آگاہ کیا تھا کہ غیر مسلم کی دوستی کو خدا نے منع فرمایا ہے مگر اس کی بات کو سن تو لیا گیا تھا عمل کرنے کا شاید کسی نے کبھی سوچا ہوا اپنے وقت میں اگر جو پہ نکل کے ال

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اس سے کھنچی رہتی تھی نے اس پہ گرفت کرتے ہوئے کہہ دیا تھا۔

"حالانکہ تمہیں یہ بات نہیں کہنا چاہیے ہم تو صرف ان لوگوں سے بات چیت ہی کرتے ہیں دوستی کی حد تک تو یہ بھی ٹھیک ہی ہے تم نے تو ایک غیر مذہب کی لڑکی کو اپنے گھر میں پناہ دے ڈالی منع کرنے کے باوجود اس کے......" آنچ دیتے تلخ لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ جو حبہ کو بہت محسوس ہوا تھا اس کے باوجود اس نے برا منائے بغیر بہت تحمل سے جواب دیا تھا۔

"میرے اس عمل میں بھی خدا کی خوشنودی کی چاہ مقصود ہے" پھر اس نے اسی تحمل اور بردباری سمیت رائحہ کو چند واقعات سنائے جس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلہ رحمی اور بہترین سلوک کی وجہ سے کتنے کافروں نے اسلام قبول کیا تھا۔" اس کا لہجہ اس قدر نرمی اور جذبہ لیے تھا کہ رائحہ کے علاوہ باقی سب بھی [illegible] کچھ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے ماسوائے عبدالعلی کے جس کی نگاہوں میں اس کے لیے ستائش اور احترام مزید بڑھ گیا تھا، اس نے بہت پرجوش انداز میں حبہ کے جذبے کو سراہتے ہوئے مزید نیکی کی توفیق بخشے جانے کی دعا دی تھی۔

پاکستان میں اسے سردی جس قدر بھاتی تھی یہاں امریکہ میں آنے کے بعد اسے اسی سردی سے عجیب سی وحشت ہونے لگی تھی شاید اس کی وجہ برف باری کا سیزن تھا جس نے زندگی کو گویا مفلوج کر کے رکھ دیا تھا اس وقت بھی وہ باہر نکلی تو دور دور تک سفید برف کی چادر پھیلی ہوئی تھی عمارتیں، سڑکیں، درخت، پودے، جھاڑیاں، سڑک کنارے کھڑی گاڑیاں سبھی کچھ اسی سفید چادر سے ڈھکے تو خود کو کوٹ دستانے فل بوٹ اور دوسرے لوازمات سے خوب اچھی طرح سیو کرنے کے بعد وہ باہر نکلی تھی اس کے باوجود جیسے سردی جسم کو چیر کر ہڈیوں میں گھسی چلی آ رہی تھی، بیس منٹ کی واک پہ یونیورسٹی کی راستے میں اسے کئی لوگ اپنے گھروں کے آگے سے برف ہٹاتے نظر آئے بیس منٹ کا راستہ گھٹنوں گھٹنوں برف میں دھنستے ہوئے پون گھنٹے سے بھی زیادہ وقت میں طے ہوا یونیورسٹی کے احاطے اور گیٹ کے آگے سے انتظامیہ نے برف صاف کروا دی تھی اس نے بے اختیار سکھ کا گہرا سانس کھینچا، پہلی کلاس اٹینڈ کر کے باہر آئی تو وہ سب ہی اسے سنگ مرمر کی سفید بنچ پہ بیٹھے ہاتھوں میں بھاپ اڑاتے کافی کے مگ اور برگر کھاتے نظر آ گئے، خدیجہ نے اسے دور سے دیکھتے ہی پرجوش انداز میں ہاتھ ہلا کر متوجہ کیا تھا۔

"لیٹ ہوئے تھے جو کلاس بنک کر دی۔" [illegible] نزدیک آئی تھی۔

"تو بس یونہی دل نہیں چاہا۔" عبدالعلی نے [illegible] نیازی سے کہا تھا تو حبہ ٹھنڈا سانس کھینچ کر عائشہ کی اسی کے لیے خالی کی گئی جگہ پہ رائحہ اور خدیجہ کے درمیان بیٹھ گئی۔

"آج بہت سردی ہے کچھ کرنے کو جی نہیں چاہا۔" کرسٹینا جو اسی وقت آئی تھی بیگ اور کتابیں نم گھاس پہ پھینک کر خود بھی گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔

"ہوں اس کے باوجود تمہاری ڈریسنگ بہت مختصر ہے۔" اینڈریو نے قہقہہ لگایا تھا جس کا برا منائے بغیر وہ حظ لینے کے انداز میں ہنس پڑی حبہ کے چہرے پہ عجیب سی ناگواری پھیل گئی اس نے سپاٹ نظروں سمیت اینڈریو، کرسٹینا کے ساتھ ہنستے اپنے ہم مذہب بہن بھائیوں کو دیکھا اور تاسف زدہ انداز میں سر جھکا کر کتاب کھول لی۔

"ہیلو ایوری باڈی۔" اس کا جھکا ہوا سر میکانکی انداز میں اس بشاش اور کھنکتی آواز پہ اٹھا تھا، جان الیگزینڈر کو رہ رہ کے پہلی نگاہ میں وہ

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اسے قطعی نہیں پہچان پائی تھی اگر اگلے ہی لمحے سوئی اچھل کر چیخ نما آواز کے ساتھ اس کا استقبال نہ کرتی۔

''آئی کانٹ بلیو جان کہ تم، تم یہاں آئے ہو محض مجھ سے ملنے۔'' ان تمام نگاہوں میں جان کو سامنے پا کر جو ستائش اور توصیفی چمک اتری تھی وہ اس کی شخصیت کو جھٹکا دینے والی خوبصورتی کے باعث تھی اور سوئی کو ایسے موقعوں پہ جان پہ اپنا حق جتانا بہت اچھا لگتا تھا۔

''دیکھو ہے نا ٹام کروز ہالی ووڈ سٹار۔'' کرسٹینا مچلی تھی۔

''تو ٹام کروز سے بھی بڑھ کر اگر اپالو زندہ ہوتا تو یقیناً ایسا ہی نظر آتا۔'' رائحہ بھی کچھ کم متاثر نظر نہیں آئی تھی جب کو گہرے تاسف سے [illegible] کی ملامتی نگاہ کو پا کر ہی رائحہ کھیا کر چپ ہوئی تھی جب کہ کرسٹینا نے ایسا [illegible] سمجھا۔

''سوئی یہ تمہارا بوائے فرینڈ ہے مائی گاڈ اتنا گڈ لکنگ اور ہینڈسم بوائے فرینڈ کہاں چھپا کے رکھا تھا۔'' ڈورتھی پنسل کا سرا منہ میں دابے جان کو بھرپور نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی جس کی نگاہیں جب سے کے چہرے کا احاطہ کر چکی تھیں سوئی نے اترا کر گردن پیچھا اور اکڑا لی تھی۔

''ہم صرف فرینڈ نہیں ہیں کیوں جان۔'' اس نے بہت زعم سے اٹھلا کر کہتے جان کو کہنی ماری جو ہر شے کو گویا بھلائے مبہوت ساحب کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے سے اس کی نگاہوں کے انکار نے ہی ناگواری کی جھنجھلاہٹ بکھیر دی تھی۔

''جان تم بتا نہیں رہے کیسے آئے ہو۔'' سوئی کو اس کی خاموشی اور گم صم کیفیت کھلی تھی اور [illegible] حسب کا چہرہ پا کر تو اس کے اندر جیسے [illegible] لگی تھی۔

''آں ہاں تم ۔۔۔۔ میں یہاں ایڈمیشن کے لیے آیا ہوں۔'' وہ چونکا تھا اور قدرے بوکھلا کر بولا۔

''اوہ رئیلی۔'' سوئی کے ساتھ ساتھ پورے گروپ میں اس خبر نے جیسے جوش بھر دیا۔

''تم کہاں جا رہی ہو۔'' رائحہ نے حسب کو کتابیں سمیٹ کر اٹھتے پایا تو فوراً استفسار کیا تھا۔

''آتی ہوں۔'' اس نے لب بھینچے ہوئے ہونٹوں سے مختصر جواب دیا اور تیز قدم اٹھاتی چلی گئی۔

جان کی نگاہوں نے بہت آہستگی سے زاویہ بدلا اور اس وقت تک اس کا تعاقب کیا تھا جب تک وہ نظر آتی رہی، سوئی کے علاوہ باقی سب نے بھی اس کی حرکت کو نوٹس کیا تھا۔

''اس اچانک فیصلے کی وجہ۔'' سوئی نے اپنے اندر کی کھولن کو کم کرنے کی غرض سے جان کو دیکھا تھا جواب میں اس کے لبوں پہ ایک دلکش مسکراہٹ بکھر گئی۔

''ہے ایک وجہ پھر بتاؤں گا۔'' گہرا سانس کھینچ کر کہتا وہ دوستانہ مسکراہٹ سمیت اپنی سمت ہی متوجہ ان نفوس کی سمت دیکھ کر مسکرایا تھا، سوئی کے تعارف کروانے کا انتظار کیے بنا وہ خود ان سے اپنا تعارف کرواتا ہوا ان سے ملنے لگا تھا جب کہ سوئی گہری سوچ میں گم الجھتی جا رہی تھی۔

کب پاؤں فگار نہیں ہوتے کب سر میں دھول نہیں ہوتی
تیری راہ میں چلنے والوں سے لیکن کبھی بھول نہیں ہوتی
ہر رنگ جنوں کرنے والو شب بیداری کرنے والو
ہے عشق وہ مزدوری جس میں محنت بھی وصول نہیں ہوتی

جان اپنے اندر کی تمام فیلنگ اس سے شیئر کرنے کے بعد بہت ریلیکس انداز میں کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا اس کے لبوں پہ ایک دلکش دھیمی مسکان اس کے خوبرو چہرے کو مزید نکھار بخش چکی تھی جب کہ سوئی گویا صدمے کی زیادتی سے گنگ تھی۔

SkorpIO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"تو صرف اس وجہ سے تم نے اپنا گھر اپنا شہر اور اپنا سب کچھ چھوڑا۔" خاصی دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہو پائی تھی لہجہ جانے کسی احساس کے تحت دھیما اور لرزش زدہ تھا یہ جان دانستہ سوچنا نہیں چاہتا تھا جان نے سر اٹھائے بغیر محض پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا اور بھنوؤں کو خفیف سی جنبش دی گویا اثبات میں جواب دیا، سویٹی کا متغیر چہرا کچھ اور بھی پھیکا پڑا۔

"اور سب سے بڑھ کر تم نے اپنی ممی کو چھوڑا۔" اس کا لہجہ متاسفانہ اور ملامت زدہ تھا، جان نے اب کی بار اسے دیکھا ضرور مگر تائید یا تردید ضروری نہیں سمجھی۔

"تم نے ان سب چیزوں کی قربانی صرف اس لئے دی جان کہ تم اس لڑکی جس کا نام ہے جو انتہائی پراؤڈ ہے اور تم جیسے لوگوں کو خاص طور پہ منہ لگانا پسند نہیں کرتی اسے دیکھتے رہنا چاہتے ہو۔" اس کے لہجے میں عجیب سی آنچ تھی، جان نے جواب میں کچھ نہیں کہا اور اٹھ کھڑا ہو گیا، سویٹی سے اسے ایسے ہی ردعمل کی توقع تھی۔

"یہ عام بات نہیں سویٹی میری نگاہوں کو اس چہرے کی طلب ہے اور میری کوئی بھی خواہش ایسی نہیں جسے پورا نہ کیا جائے۔" اس کے لہجے میں گھن گرج کے ساتھ غصہ و خفگی نمایاں ہوئی تھی، سویٹی نے عجیب سی نگاہوں سمت اسے دیکھا تھا۔

"کیا محبت کرنے لگے ہو اس سے۔" سرد سنجیدہ کاٹ دار لہجے میں عجیب سی تپش تھی انداز کی خفگی اور کرب جان بھی محسوس نہیں کر سکتا تھا، جبھی کچھ جھلا سا گیا سویٹی کی بے تاب منتظر نگاہوں میں اس کی خاموشی نے وحشت بھرا الجھاؤ بھر دیا۔

"بولو جان اگر ایسی بات ہے تب بھی مجھے ابھی بتا دو۔" اس نے شدید قسم کی گھٹن محسوس کرتے ہوئے اسے جھنجھوڑ کے رکھ دیا، جان نے پہلے اس کے ہاتھ اپنے کوٹ سے ہٹائے پھر چند ہوا کچھ فاصلے پہ جا رکا، کچھ لمحے وہ بالکل خاموش رہا تھا شاید اپنا تجزیہ کر رہا تھا اپنا آپ ٹٹول رہا تھا جب اس کی سمت پلٹا تو اس کا انداز انتہائی پرسکون اور نارمل تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے سویٹی سوئٹیز پلیز مجھے جو محبت ممی سے ہے اس سے اچھی محبت مجھے تم سے بھی ہے جب کہ جب سے میں نے کسی قسم کی محبت محسوس نہیں کی بس میں فی الحال اسے دیکھنا چاہتا ہوں شاید اس لئے کہ وہ بہت خوبصورت ہے شاید اس لئے بھی کہ وہ تمام لڑکیوں سے بہت منفرد ہے تمہیں پتہ ہے کہ میرے نزدیک اپنی ہر خواہش کسی وجہ اہمیت رکھتی ہے۔" اس نے جیسے یک بار پھر اسے کچھ باور کرایا تھا معاً اس کی نگاہ سویٹی کے پھیکے چہرے اور اس کی پلکوں سے الجھ کر ٹھٹھک گئی جان کی نگاہ کے ارتکاز کو محسوس کرتے ہی سویٹی نے چہرے کا رخ موڑا تھا جان نے اس کے ہچکیوں سے لرزتے وجود کو دیکھا تو بیقرار سا ہو کر نزدیک آ گیا۔

"سویٹی تم رو رہی ہو۔" اس استفسار میں بے حد محبت تھی یا انتہا درجے کی بیگانگی لاتعلقی سویٹی کچھ بھی نام نہ دے پائی تھی البتہ مزید خود پہ ضبط بھی نہ کر پائی، وہ سسکی تھی اور اٹھ کر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں دبوچنے کے بعد انہی ہاتھوں پہ چہرا ٹکا کر بلک اٹھی تھی۔

"تم جانتے ہو جان میں تم سے محبت کرتی ہوں ہر کسی سے بڑھ کر خود سے بھی بڑھ کر اس کے باوجود کہ تم نے دل میں مجھے وہ محبت نہیں دی کبھی میرے جذبوں کو پذیرائی نہیں بخشی ہر لمحہ میری پیش رفت کو ٹھکرا دیا۔" وہ شدتوں سے رو رہی تھی جان نے گہرا سانس کھینچ کر قدرے بے بسی سے اسے دیکھا اور جانے کس جذبے کے تحت اپنا بازو اس کے ہچکیوں سسکیوں سے لرزتے

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

اپنے وجود کے گرد حائل کر کے خود سے قریب کر

"مجھے افسوس ہے کہ تم میری وجہ سے ہرٹ ہوئیں حالانکہ میں ......"

"سوہنی تمہارا فون۔" اس کی بات ادھوری رہی تھی کہ جان کی آمد سے بے خبر کچھ دیر قبل گھر آنے والی جب بے دھڑک اندر آ گئی تھی مگر سامنے کا منظر اس کے چودہ طبق روشن کر دینے کو کافی ثابت ہوا تھا پل دو پل کو وہ تینوں ہی ساکت ہوئے تھے جان کی نگاہ جب کی نگاہ سے چار ہوئی تھی اس نے کھسیاہٹ زدہ انداز میں بھرپور خجالت سمیت نظریں چراتے ہوئے خفیف سے جھٹکے سے سوہنی کو خود سے دور ہٹا دیا تھا جب کہ جب جھٹکے کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے پلٹ چکی تھی جان کے تاثرات میں خفت و خجالت کے ساتھ عجیب سی بے چینی بھی جھلکی تھی سوہنی جو اس کے یوں جھٹک دیئے جانے پہ کچھ زیادہ تپ چکی تھی نگاہوں میں گہرا طنز اور خفگی بھر کے اسے دیکھتی مزید فاصلے پہ چلی گئی۔

"کیا ہوا تھا تمہیں؟" اس کا لہجہ بھنچا ہوا اور سرد تھا۔

"وہ جب ......" جان نے بوکھلا کر پہلے بند دروازے پھر اسے دیکھا۔

"ہاں تو اس کی وجہ سے اب تم میری اس طرح بھی توہین کرو گے اگر اتنا ہی اس کا خوف تھا تو کیوں بے قابو ہوئے تھے۔" اس کا لہجہ انتہائی تلخ اور خفگی لئے آگ لگا دینے والا تھا اس سے قبل جان جواب میں کچھ کہتا وہ جھٹکے سے پلٹ کر باہر نکل گئی۔

"جب ......" اس کی پکار پہ جب جو جائے نماز بچھا کر نیت باندھنے ہی والی تھی کچھ چونکتے ہوئے پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

وائٹ چادر نما دوپٹے کے ہالے میں اس کا پر نور بے داغ چہرا دھلی دھلی سی نکھری تھی لئے اتنا فریش اتنا تر و تازہ دکھائی دے رہا تھا کہ سوہنی بے تکی کچھ دیر اسے دیکھتی رہتی تھی۔

"پھر کہہ رہی تھیں تم" معاف سے ملیاں آ؟" تو سوال کیا تھا۔

"خدیجہ کا فون تھا تمہارے لئے تمہارے پرسنل سیل پر شاید بیٹری ڈاؤن تھی انہیں اسے کال کر لو۔" جب نے مخصوص نرمی سے کہہ کر نیت باندھ لی، سوہنی کے لب کچھ بہت سخت کہنے کی کوشش میں محض نیم وا ہو کر رہ گئے اس کی آگ برساتی نظریں لانگ کوٹ میں ملبوس اس کے دلکش موہنی سراپے کو بے دھڑک بھسم کر رہی تھیں۔

"سوہنی میں جا رہا ہوں۔" جان کی بھاری آواز پہ ہی وہ چونکتے ہوئے باہر آئی تھی جان کو جانے کے لئے تیار کھڑے دیکھ کر وہ لب بھینچے اسے جاتے دیکھتی رہی۔

"اتنی جلدی جا رہے ہو۔" وہ بیرونی دروازہ پار کرنے کو تھا جب سوہنی بھاگ کر اس کے پیچھے آئی تھی۔

"بے مقصد رک کر وقت برباد کرنے کا فائدہ۔" وہ بے پروائی سے کہہ کر شانے جھٹک رہا تھا سوہنی کا چہرا شدید توہین سے جل کر انگارہ ہوا تھا۔

"تو تم جانتے ہو کہ وہ تمہیں اس حد تک ناپسند کرتی ہے اس کے باوجود۔" اس کے چبھتے لہجے میں ایک کاٹ تھی جس میں مذاق کا پہلو نمایاں تھا جان نے بھرپور خفگی سمیت اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"تم اس قدر جیلس کیوں ہو رہی ہو سوہنی جب کہ یہ بات کنفرم تھی کہ مجھے بہرحال تم سے شادی نہیں کرنا تھی۔" وہ جیسے بہت جتانے والے انداز میں گویا ہو کر اسے تو آگ ہی لگا گیا اس کے تیز لہجے کی بے رحمی اور تندی نے سوہنی کے چمکتے چہرے کو دھواں دھواں کر ڈالا بجھتے

اس نے زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا تھا جان ٹھنڈا سانس بھر کے رہ گیا۔

زندگی چاہیے محبت میں
گھڑی دو گھڑی کی بات نہیں
آپ سے کوئی بھی نہیں پہلے
آپ کے بعد کوئی ذات نہیں

حبہ، کرسٹینا اور خدیجہ نور کے ساتھ کلاس روم سے باہر نکلی ہی تھی کہ پہلا سامنا ڈورتھی اور سوئی کے ساتھ اندر آتے جان سے ہو گیا جہاں حبہ کے مسکراتے چہرے پہ یکلخت گہری سنجیدگی کی چھاپ لگی تھی وہیں جان اسے روبرو پاتے ہی جیسے کھل کر گلاب ہوا تھا اس کی نرم لو دیتی بامعنی نگاہیں بے تابی سمیٹے اسی ایک چہرے کے گرد حصار باندھ چکی تھیں، خدیجہ اور کرسٹینا اس سے باتوں میں مگن ہوئی تھیں جب کہ حبہ نچلا لب کچلتی جیسے مارے بندھے کھڑی تھی جان کی سر تا پیر تک سرائیت کرتیں نگاہیں جیسے اسے سخت مشتعل کیے دے رہی تھیں۔

"ہے یہ جان الیگزینڈر کی باڈی کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ جیسے اگر اس کا تنومند لمبا تڑنگا مضبوط وجود سیسہ پلائی دیوار سے بھی ٹکرا جائے تو وہ دیوار تو گر جائے مگر اس کے آہنی وجود کو کچھ نہ ہو۔" خدیجہ کو جانے کیا سوجھی تھی کہ اس پہ جھک کر سرگوشی کر گئی تھی حبہ کا دماغ جیسے بھک سے اڑا تھا حلق میں کڑواہٹ بھر گئی اس نے انتہائی تاسف زدہ نگاہ سمیت خدیجہ کو دیکھا تھا جو دانت نکوس رہی تھی گویا اس کی اس بات کا مقصد ہی اسے تپانا اور چھیڑنا تھا اس کے باوجود حبہ کو اس کا انداز اس درجہ ناگواریت بخش چکا تھا کہ وہ انہیں وہیں چھوڑتی تیز قدم اٹھاتی دور ہوتی چلی گئی تھی۔

"بہت مغرور اور تنک مزاج سی لڑکی ہے۔" کرسٹینا نے ناک سکوڑ کر کہا تھا، جان نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر کچھ سوچ کر خاموش ہو گیا

سوئی کی پیشانی پہ بھی لاتعداد بل تھے جان گہرا سانس کھینچ کر انہیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے آگے بڑھ گیا وہ اپنی اس کیفیت کو خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا حبہ کو سامنے پاتے ہی اس کے اندر جانے کیسا احساس ابھرتا تھا اور یہ احساس اس کی نگاہوں کو کیسی بے حجابی اور گستاخ چمک بخشتا تھا اس کا تو اسے قطعی احساس نہ تھا مگر حبہ کو بدکنے اور اس سے خار کھانے میں اس کی یہی حرکت اہم کردار ادا کر چکی تھی وہ جتنا مقناطیسی کشش سمیت اس کی سمت لپکتا تھا وہ اسی قدر اس سے دور بھاگتی تھی اور جس قدر وہ اس کی جانب لپک رہا تھا اسی شدت سے اس سے ناگواری و نفرت محسوس کر رہی تھی اور جب سوئی نے اسے یہ بتایا کہ وہ صرف اس کی وجہ سے اپنا کالج شہر حتی کہ اپنی ماں تک کو چھوڑ کر یہاں آیا ہے تو حبہ غیر یقینی اور ناگواری کی شدت سمیت کئی ثانیوں تک حرکت نہیں کر سکی تب اس نے صاف لفظوں میں اسے منع کیا تھا کہ وہ جان سے جو بھی رابطہ رکھنا چاہتی ہے باہر کی حد تک رکھے اس گھر میں اسے اس کا آنا قطعاً پسند نہیں سوئی نے کوئی جواب نہیں دیا تھا البتہ اسی شام وہ اپنا سامان باندھ کر جانے کو تیار ہوگئی تھی حبہ کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا تو شرمسار نظر آنے لگی۔

"سوری میرا مقصد یونہی تھا کہ تم اس طرح سے چلی جاؤ۔" وہ واقعی اتنی خفت زدہ تھی کہ اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی۔

"اٹس آل رائٹ حبہ"

"لیکن پھر بھی مجھے کبھی نہ کبھی تو جانا تھا اور یہ بھی سچ ہے کہ میں جان کو اس طرح منع نہیں کر سکتی۔" سوئی خود دل سے یہ چاہتی تھی کہ جان کا حبہ سے کم سے کم سامنا ہو بس یہی سوچ کر اس نے اپنی رہائش بدل لینے کا فیصلہ کیا تھا حبہ بھی مزید کوئی بات کیے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی عجیب سے احساسات سمیت تنہا رہ گئی

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

آنکھوں میں تیری دید کا کشکول تھام کر
دل تیری جستجو میں بہت بے قرار ہے

جان سوہنی کو رخصت کر کے خاصے خراب موڈ کے ساتھ اندر آیا تو اسی وقت اس کے پرسنل سیل پہ رنگ ہونے لگی تھی کتابیں اور جوتے یہاں وہاں کارپٹ پہ اچھال کر وہ جینز کی جیب سے سیل نکال کر اکتاہٹ بھرے انداز میں فون کال ریسو کر چکا تھا۔

''ہائے ممی ہاؤ آر یو۔'' خود کو تھکے ہوئے انداز میں بیڈ پہ گراتے ہوئے اس نے فطری کوشش سمیت لہجے میں بشاشت بھری تھی۔

''جان کہاں ہو تم۔'' کیتھرین الیگزینڈر کی تیز آواز پہ اس نے ٹھنڈا سانس بھرا کے زاویہ بدل کر سر تکیے کے نیچے رکھا ''وہیں جہاں ہونا چاہیے'' اس کا لہجہ اب کی بار اس بشاشت سے عاری تھا۔

''کہاں ہونا چاہیے۔'' کیتھرین درشتگی سے گویا ہوئی جان نے ایک سرسری نگاہ اپنے اپارٹمنٹ کے بیڈ روم پہ ڈالی۔

''نیویارک کے ایک مہنگے ترین لگژری اپارٹمنٹ میں۔'' اس کا لہجہ اب گہرا سکون اور ٹھہراؤ لئے تھا۔

''واٹ یو مین تم، تم۔'' حیرت و صدمے کی زیادتی کے باعث کیتھرین اپنی بات مکمل نہ کر پائی۔

''تو تم نے اپنا کہا سچ کر دیا تم واقعی مجھے چھوڑ گئے تمہاری تعلیم مکمل ہو چکی تھی تمہیں اسٹڈی وغیرہ آباد کیے بھی کئی سال ہو چکے تھے پھر تم پہ اب پھر سے تعلیم کا بھوت کیوں سوار ہوا تم جانتے ہو میں تم سے دوری برداشت نہیں کر سکتی۔'' دل میں امڈتی غصے کی لہر دبا کر وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔

''او کم آن مام بس تمہیں پتہ ہے میں اپنے دل کی سنتا ہوں۔'' وہ مستی سے بولا تھا۔

''اوہ ویل... تم سوہنی کی وجہ سے وہاں گئے ہو سوہنی بھی تو...'' اس کا لہجہ پر جوش اور دھیما ہوا تھا۔

''نہیں میں اس کی وجہ سے وہاں نہیں گیا ہوں۔'' جان کے لہجے میں رکھائی اور بے اعتنائی تھی۔ شاید وہ کیتھرین کی خوش فہمی کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتا تھا۔

''پھر کیا وجہ تھی کیوں مجھے تنہا چھوڑ دیا تم نے۔'' کیتھرین کا خشک و سرد لہجہ پھر سے پیچیدگی و خفگی سمیت لایا۔

''ممی اس موضوع پہ میں تم سے پھر کبھی بات کروں گا ابھی تو میں خود اپنی فیلنگز کو سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔'' بالوں میں ہاتھ چلاتا وہ الجھے ہوئے انداز میں بے چینی سے بول رہا تھا، کیتھرین الیگزینڈر نے جواب میں سرد آہ بھری اور آہستگی سے بولی۔

''اٹس اوکے جو بھی فیصلہ کرو بس یہ یاد رکھو سوہنی ابھی بڑی لڑکی نہیں تھی میں تمہیں فورس نہیں کرنا چاہتی تم اپنی پسند کے مطابق اپنی زندگی کا فیصلہ کر سکتے ہو۔'' جان کے لبوں پہ معنی خیز سی مسکراہٹ بکھر گئی۔

''تھینکس ممی، آئی تھنک میں بہت جلد تمہیں گڈ نیوز سناؤں گا وش یو آل دا بیسٹ۔'' کیتھرین نے جواباً خوشدلی سے کہا تو جان بھرپور طمانیت سمیت مسکرایا تھا۔

''تھینکس ممی!''

لوگ سوئے تھے بند کمروں میں
چاند بھٹکا ہے در بدر تنہا
اے غم زندگی کی رات کے چاند
ڈھونڈ مجھ کو بھی گھر گھر تنہا
وہ جو ہنستا تھا اہل دل پہ کبھی
رو پڑا خود کو دیکھ کر تنہا

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

بھول کر اپنے حسن کے آداب
میرے دل میں اتر گئی تنہا

بہت ہی قلیل عرصے میں جان پوری جامع میں اپنی سحر انگیز دلکش شخصیت اور بے پناہ امارت کی بدولت مقبولیت حاصل کر چکا تھا بلکہ اس کی شکل وصورت سے بھی بڑھ کر اس دولت کی چکا چوند تھی جس کو وہ بہت بے دردی سے استعمال کرتا تھا۔ اب سے پہلے اس نے وہاں ایڈمیشن ہونے کی خوشی میں اس نے پوری کلاس کو تقریباً ایک گرینڈ پارٹی دی تھی حبہ نے اس پارٹی میں شرکت نہیں کی بلکہ اس روز وہ جامعہ ہی نہیں آئی جان جتنا بے قرار اور مضطرب رہا تھا پارٹی کے اختتام تک اس کا موڈ اسی حساب سے بگڑا ہوا تھا موڈ تو سوبی کا بھی اس سے آف تھا کہ اس نے اس روز سوبی کو اپنے اپارٹمنٹ پہ رہنے کی اجازت دے کر گویا اس کی تذلیل کی انتہا کر دی تھی، بلکہ جان کی ذرا سی چپقلش رفعت اور [illegible] کی شمولیت کی درخواست اس کا موڈ بحال کرنے میں کامیاب ہوئی تھی حبہ کی غیر موجودگی اس قسم کی پارٹیز میں کوئی نئی اور انہونی بات نہیں تھی ان کے گروپ میں تقریباً ہر کوئی ہی یہ بات اچھی طرح جانتا تھا کہ حبہ اس قسم کی گیدرنگ میں شرکت سے اجتناب برتتی تھی مگر جان کے لئے یہ بات کسی شاک سے کم ہرگز نہیں تھی حبہ کی یہ حرکت اسے سراسر اپنی تذلیل سے تعبیر محسوس ہوئی تو سوبی سے الجھ گیا تھا۔

''وہ کیا سمجھتی ہے خود کو جس کی وجہ سے میں نے یہ سب کیا جب وہی نہیں آئی تو اسے نہیں آنا تھا۔'' سوبی نے اس کے طیش اور اشتعال کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے گویا مزید بھڑکایا۔

''اس کے باوجود کہ میں نے خود اسے انوائیٹ کیا تھا۔'' اس نے استعجاب بھرے لہجے میں استفسار کیا۔

''وہ ایسی ہی ہے خود غرض اور سیلفش میں

اسے ٹھیک کراؤں گا اسے میری خاطر خود [illegible] ہوگا۔'' اس کے حوصلہ شکن بے مروت انداز پر بھی وہ بہت زعم اور بے نیازی سے بولی تو سوبی بس اسے سرد سی نگاہوں سمیت دیکھ کر رہ گئی، اگلے روز جان ساری رات جاگنے کے باعث بہت نڈھال اور پژمردہ سا تھا اس کے باوجود وہ یونیورسٹی آیا تھا۔

''آر یو او کے۔'' سوبی نے اسے دیکھتے ہی وہی سوال کیا تھا جو اس سے پہلے متعدد اسٹوڈنٹس اس سے کر چکے تھے شاید اس کی موٹی موٹی سرخ آنکھوں میں کچھ ایسا غیر معمولی تھا جو دوسروں کو چونکا رہا تھا۔

''ہوں یس آئی ایم او کے۔'' اس کی نگاہیں کچھ اضطراب لئے متلاشی انداز میں بھٹکیں جب وہ لائبریری کی سیڑھیاں اتر کر نیچے آتی نظر آئی تو جان کے پورے وجود کا خون سمٹ کر جیسے چہرے پہ آ گیا اور اس کی تمام حیات اس پل جیسے آنکھوں میں سمٹ گئی تھیں گرین پھولدار اسکارف میں اس کا سنجیدگی و معصومیت کے امتزاج سے بھرا دلکش و دل ربا چہرا اپنے اندر ایسا کیا انوکھا رکھتا تھا کہ جان کو بے بس سا کر کے رکھ گیا تھا لمبی پلکوں سے سجی خوابناک گہری آنکھیں جو عموماً جھکی رہتی تھیں، اس کا چین قرار سب لوٹ چکی تھیں رات ہی اس پہ یہ انکشاف ہوا تھا کہ وہ اس ایک لڑکی حبہ کی محبت میں مبتلا ہو چکا ہے۔ جس طرح وہ سب کچھ فراموش کرتا اس میں مگن ہوا تھا اس کی بے بسی میں گہری نگاہوں میں اس سے کچھ ایسا رنگ اترا تھا جس نے سوبی کے دل پہ بے دردی سے خنجر پھیر کے رکھ دیا اسی کی نگاہ کا سفر جب چہرے پہ جا کر تھما تو دل و دماغ میں جیسے انگارے سے چٹخنے لگے اس نے منہ ہی منہ میں [illegible] تمام گالیاں دے ڈالی جو اسے یاد تھیں اس کے اندر جیسے کوئی برزخ دہک اٹھا تھا اور جیسے گرم بھاپ نکلنے لگی اسے لگا تھا وہ

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

کھڑے کھڑے جل کر خاک ہو جائے گی۔

''مجھے تم سے ایک بات کرنا تھی سویٹی۔''

جب اس کی نگاہوں سے اوجھل ہوئی تب جان حواسوں میں لوٹتا ہوا اس سے مخاطب ہوا تھا۔

''ہاں بولو۔'' سویٹی نے شعوری کوشش سے لہجہ متوازن رکھا ورنہ اس کے اندر جوار بھاٹے اٹھ رہے تھے۔

''تمہیں یاد ہے میں نے تم سے کہا تھا کہ اگر مجھے کسی سے محبت ہوگی تو سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا۔'' بات کے اختتام پہ وہ جس طرح اسے دیکھ کر مسکرایا، سویٹی کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔

''رات پہلی بار مجھ پہ انکشاف ہوا کہ مجھے محبت ہو چکی ہے۔'' اس کے خوش رو چہرے پہ تمتماہٹ اور جوش پیدا ہوا تو خمار آلود لہجہ بھاری پن لیے سرگوشی میں ڈھلنے لگا۔

''ہاں بولو کون ہے وہ [illegible]'' میں چھپی سنسنی کو محسوس کرتی بے صبری سے بولی تھی، جان نے ایک نظر اسے دیکھ کر بہت جذب سے آنکھیں موند لیں اس کے تاثرات میں گویا یک خوشگوار ریت لہرائی تھی۔

''وہ لڑکی ہے... ہے سویٹی مجھے تمہاری اس براؤڈ اور روڈ اینگری فرینڈ سے محبت ہوگئی ہے مجھے خود نہیں پتہ اس میں ایسا کیا ہے جس نے مجھے بے بس کر ڈالا ہے بہرحال میں اتنا جانتا ہوں اس کے حصول کے لئے میں کچھ بھی کرنے کو تیار ہوں۔'' اس کے چہرے اور نگاہوں میں جگنی چمک جس قدر بھرپور تاثر تھا وہ سویٹی کو اپنی جگہ ہلا کے رکھ گیا وہ حیرت اور صدمے کی زیادتی سے مانند اسے دیکھتی رہ گئی تھی، تبھی جان کی بے ارادہ نگاہ اس کی سمت اٹھی تو اس کا چہرا خطرناک حد تک پیلا ہوتا دیکھ کر وہ جیسے یکلخت ٹھٹکا تھا۔

''سوری تمہیں شاید برا لگا حالانکہ ایسا ہونا نہیں چاہیے۔'' وہ آخر میں ہونٹ سکوڑ کرنا گواری

ظاہر کر چکا تھا، سویٹی کی تیزی سے جھلکتی آنکھوں میں ہر منظر بہت تیزی سے دھندلایا تھا جان کی کسی بات کا جواب دیئے بنا وہ اگلے ہی پل ایک جھٹکے سے پلٹ کر بھاگتی چلی گئی تھی جان الیگزینڈر کاندھے اچکا کر رہ گیا تھا۔

اپنا پن بھی اسی بیگانے پن میں ہے
سارا عالم اسی دیوانے پن میں ہے
یہ جو میں تم سے انجان نا [illegible] ہوں
ساری بات اسی انجانے پن میں ہے

خدیجہ کی سالگرہ تھی اور اس نے بہت چاہت اور خلوص سمیت ان سب کو انوائیٹ کیا تھا بہت سوچنے کے باوجود بھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ اسے کیا گفٹ کرے، سویٹی کے ساتھ اس کا [illegible] بہت اچھا ہوا تھا وہ بات [illegible] کرنے پہ تو جواب نہیں دیتی تھی شاید اسے کچھ زیادہ ہی ہرٹ کر چکا تھا وہ یہی سوچتا کر وہ مارکیٹ آ گیا تھا، ارادہ کوئی گفٹ خریدنے کا تھا مگر چونکہ لیڈیز شاپنگ کا بالکل تجربہ نہیں تھا تبھی وہ پچھلے دو گھنٹے خوار ہونے کے باوجود جب کچھ خریدنے میں ناکام رہا تو جھنجھلا کر واپس پلٹنے کا سوچ ہی رہا تھا نگاہ وال کے پار روشنیوں کے سیلاب میں چمکتی دمکتی جیولری شاپ پہ جا پڑی مزید کچھ بھی سوچے بغیر وہ تیز قدم اٹھاتا اندر آ گھسا، اس کے لئے لائٹ سا جیولری سیٹ پسند کرتے اس کی نگاہ گولڈن سے سفید نگینوں سے مرصع اس نازک اور بیش قیمت بریسلٹ میں جیسے اٹک کر رہ گئی۔

وائیٹ گولڈ کے نفیس ڈیزائن میں شعاعیں بکھیرتے ننھے ننھے اسٹون نگاہوں کو گویا خیرہ کیے دے رہے تھے۔

''یہ بالکل اصلی ہیرا ہے عام کسٹمرز کو تو دکھایا ہی نہیں جاتا کہ ان کے لئے اسے افورڈ کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔'' جان کو بریسلٹ کا اٹھا کر جائزہ لیتے دیکھ کر سیلزمین نے پیشہ ورانہ

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

انداز میں کہا تھا۔

"اسے پیک کر دو۔" جان نے قیمت پوچھے بغیر جس بے نیازی سے کہتے ہوئے بریسلٹ اس کی سمت بڑھایا تھا وہ سیلز مین کو ششدر کر گئی۔

"آپ کو شاید اس کی قیمت کا اندازہ نہیں۔" جان نے اس کی بات پہ توجہ بھی نہیں دی تھی والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکال کر کاؤنٹر پہ اچھال دیا تھا پے منٹ کرنے کے بعد وہ دونوں پیک اٹھائے باہر نکلا تو اس کے لبوں پہ بہت دل آویز مسکراہٹ رقصاں تھی۔

میں اس کا نام لیتا ہوں
تو ہونٹوں پر تبسم کرن لہرانے لگتی ہے
میں اس کو یاد کرتا ہوں
تو اک مانوس سی خوشبو مجھے مہکانے لگتی ہے

جان جس وقت آیا وہ سب پہلے سے ہی تھے سوائے نجیب کے تمام لڑکے ایک کمرے میں جمع تھے جان کا استقبال خدیجہ نے ہی کیا تھا، اس کی رہنمائی میں وہ اس کمرے تک آیا تھا جہاں عبدالعلی اور شاہ زیب صوفے پہ بیٹھے کسی میگزین کی ورق گردانی کرنے میں مصروف ساتھ ساتھ باتیں بھی کر رہے تھے، وقار حسن کارپٹ پہ کشن کا ڈھیر جمع کیے چینل سرچنگ میں مصروف تھا اینڈریو اور جانسن اس کے پہلو میں فلور کشن پہ بیٹھے تھے ان کے ہاتھ میں شمپین اور برانڈی کے ٹن تھے جس کی چسکیاں لیتے وہ اسکرین پہ دکھائی دیتی ثانیہ مرزا پہ بے دریغ تبصرے کرنے میں مگن تھے کہ وقار حسن کو ٹوک کر وہ اسپورٹس چینل لگوا چکے تھے صرف جارج تھا جو اس سے الگ تھلگ اور قدرے گم صم سا بیٹھا تھا جان کو اندر آتے دیکھ کر وہ سب ہی یکایک پر جوش ہوتے تھے۔

"ہائے چارمنگ بوائے تم کب آئے۔" یہ ہانک اینڈریو نے لگائی تھی جس کی آنکھوں میں اب ہلکا ہلکا خمار اترنا شروع ہو چکا تھا لیکن جب اس کی نگاہ جس چہرے کی متلاشی تھی پا کر اس کے اندر ہیجان برپا ہونے لگا تھا... بے شرمنٹ بھی تم سے بغیر کسی عورت کے گزارنے مشکل ہیں۔" اینڈریو جھوم کر مستی میں آ کر بولا تو جان کے چہرے پہ جانے کس احساس کے تحت سرخی نمایاں ہوئی تھی۔

"شٹ اپ مجھے اپنی طرح نہ سمجھو کمزور اور نفس پرست۔" جان نے حقارت بھری نگاہ اس پہ ڈال کر تلخی سے کہا تھا اینڈریو نے سرخ آنکھوں سمیت اسے گھورا اور پھنکار کر بولا تھا۔

"یہ بزدلی اور نفس پرستی نہیں بہادری اور مردانگی ہے۔"

"اونہہ۔" جان نے سر جھٹکا تم عورت سے ڈرتے ہو اس کے نزدیک جانے سے خائف ہو اینڈریو نے جیسے اسے چڑایا اسے یہ جان کر حیرت ہوئی تھی کہ جان نے آج تک کسی عورت سے کوئی تعلق قائم نہیں کیا تھا وہ کسی طور یہ ماننے کو تیار نہ ہوا تھا جان نے اسے یقین دلانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی مگر اینڈریو اکثر اسے اس قسم کے طعنے دے کر طیش دلاتا رہتا تھا۔

"میں عورت سے نہیں ڈرتا میں ایڈز سے ڈرتا ہوں مجھے خود سے بہت محبت ہے میں خود کو ذرا سی بھی تکلیف دینا پسند نہیں کرتا۔" جان نے جواب میں زچ ہو کر تیز لہجے میں کہا تھا کسے ڈھونڈ رہے ہو جانسن نے خالی ہو جانے والا ٹن کارپٹ پہ پھینک کر ہاتھ اٹھا کر پوچھا جارج نے سخت برہمی سمیت اسے گھورا تھا تم یہاں ڈرنگ کرنے آئے ہو یا پارٹی اٹینڈ کرنے اس کے ہاتھ سے ٹن چھینتے ہوئے وہ یکایک غصے میں آیا تھا۔

"تم نے بتایا نہیں تم کسے ڈھونڈ رہے تھے" جانسن کھسیانے ہوئے بغیر پھر سے اسے مخاطب کر چکا تھا کسی کو بھی نہیں جان نے دانستہ پہلو بچایا

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تھا جانے کیوں وجہ کا تذکرہ ان سب سے نہیں کرنا چاہتا تھا اپنی اس کیفیت کو وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا یہ فیلنگ اس کی سمجھ سے بالاتر تھی جبھی اس معاملے میں چپ سادھے رکھنا چاہتا تھا۔

''پیو'' جانسن نے برانڈی کی بوتل اس کی نگاہوں کے سامنے لہرائی تب اس نے برا سا منہ بنا کر سر نفی میں ہلا دیا۔

''مجھے بالکل شوق نہیں۔'' ''ہمت کرلو شوق پیدا ہو جائے گا۔'' شاہ زیب مسکرا کر لقمہ لگا گیا تھا جان نے گھور کر دیکھا۔

''ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔'' اس کا لہجہ ہنوز ناگواری لئے تھا لیا۔

''محبت یا ڈرنک۔'' اس کے وقار حسن نے بھی لقمہ دینا ضروری خیال کیا ان سب کا متفق خیال تھا کہ وہ سوئیٹی میں انوالو ہے جان کچھ لمحے کی دیر تلک کچھ نہیں بولا تو ان کے چہروں پہ شرارتی اور معنی خیز سی مسکراہٹ بکھر گئی جان ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کہاں جا رہے ہو بیٹھو نا۔'' جارج نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تو اینڈریو زور سے ہنسا تھا۔

''اس کا دل نہیں لگ رہا سوئیٹی نہیں آئی نا۔'' جان کے چہرے پہ تناؤ بڑھا تھا کچھ کہے بغیر وہ باہر نکل آیا تھا۔

''مجھے کچھ نہیں پتہ تمہیں بس آنا ہے غیر مسلموں کی رسم ہے یا نہیں بہرحال میں اتنا جانتی ہوں یہ تمہاری عزیز دوست کی خوشی ہے جس میں تمہاری عدم موجودگی اس کا دل توڑ سکتی ہے اور دل توڑنا کعبہ ڈھانے کے برابر ہے یہ بات تم بہت اچھی طرح سے جانتی ہو۔'' اس کے قدم ٹھٹکنے کا باعث خدیجہ نور کی آواز بنی تھی جو فون پہ کسی سے مخاطب تھی وہ وہیں تھم گیا وہ اس گفتگو سے اندازہ کرنا چاہتا تھا کہ خدیجہ کس سے بات کر رہی تھی

''ہائے جان تم یہاں اکیلے کیا کر رہے ہو اندر چلو نا باہر بہت ٹھنڈ ہے۔'' اسے چونکنے کا باعث خدیجہ کی آواز بنی تھی وہ گہرا سانس کھینچ کر اس کی سمت متوجہ ہوا تو اس کے اندر ایک اضطراب در آیا تھا۔

''تم کس سے بات کر رہی تھیں تم۔'' اس کا انداز تجسس لئے ہوئے تھا۔

''تب سے وہ اس قسم کی غیر مذہبی تقریبات کو پسند نہیں کرتی نا لیکن میں بھی اپنے نام کی ایک ہوں۔'' وہ جیسے اپنے کارنامے پہ پرجوش ہوئی تھی۔

''اوہ۔'' جان کے ہونٹ بے ساختہ سکڑے اور چہرے پہ تمتماہٹ سی بکھر گئی۔

''ویل یہ میں نے بہت اچھا کیا ورنہ اس پارٹی کا رنگ پھیکا رہ جاتا اسپیشلی تمہارے لئے اس میں کوئی چارم باقی نہیں رہتا ہے نا۔'' اس کی نگاہوں میں اتنا زعم اتنا یقین تھا کہ جان ایک پل کو اس قدر درست اندازے پہ دنگ ہوا تو اگلے ہی لمحے جھینپ کر سٹپٹاتے ہوئے انداز میں نظر میں چرا گیا تھا خدیجہ زور سے ہنسی تھی بہت غلط جگہ سے امیدیں وابستہ کی ہیں، جان خیر وش یو گڈ لک۔'' وہ مسکراتی ہوئی پلٹی تھی جان جاندار انداز میں مسکراتا ہوا ایک بار پھر اسی کمرے میں آگیا۔

''کچھ پتہ چلا سوئیٹی کیوں نہیں آئی۔'' شاہ زیب نے اسے دیکھتے ہی سوال داغ تھا

''اور ہاں وہ جو فل پیکنگ میں ایشین بیوٹی ہے وہ بھی تو نظر نہیں آئی اس کا بھی پتہ کرنا تھا۔'' اینڈریو بدستور برانڈی کی چسکیاں لیتا ہوا بہکے ہوئے انداز میں بہک کر بولا، جان کو ناگواری کے تیز احساس نے چھوا۔

''یار مجھے تو اسے دیکھ کر کوفت ہوتی ہے اس طرح سے پیک دیکھ کر اور مسلم لڑکیاں بھی تو ہیں وہ خود کو کچھ خاص سمجھتی ہے جی چاہتا ہے۔''

SkorpiO Friendskorner
Please register! Visual Watermark

''شٹ اپ۔'' جان اینڈریو کی بات مکمل ہونے سے قبل پوری قوت سے دھاڑا آن واحد میں اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا، ناگواری کا احساس وقار حسن، عبدالعلی، شاہ زیب نے بھی محسوس کیا تھا مگر وہ جان کی طرح بھڑکے نہیں تھے وہ سب ہی اسے حیرانگی و استعجاب میں گھر کے دیکھنے لگے تھے۔

''واٹ ہیپنڈ جان آر یو اوکے۔'' جانسن ششدر سا ہو کر بولا تو جواباً جان نے کھا جانے والی بے تحاشا سرخ آنکھوں سمیت اسے گھورا تھا۔

''یہ سوال تمہیں میری بجائے اس ذلیل شخص سے کرنا چاہیے میں نے کیا کیا ہے ذرا اسے بھی بتا دیجئے۔''

اینڈریو کو بھی غصہ آیا تھا آگ بگولہ ہوتے ہوئے پھنکار کر بولا تو جان نے پھنکارتی ہوئی سرد نگاہ سمیت اسے گھور کر دیکھتے ہوئے غراتے انداز میں ڈانٹ کے رکھ دیا تھا۔

''شٹ اپ تمہیں بالکل یہ حق نہیں کہ تم کسی کی ذات کو یوں نشانہ بناؤ یو چیپ۔'' وقار حسن نے ٹی وی آف کیا تھا تو باقی سب بھی اپنے اپنے مشاغل کرتے کرتے ان کی سمت متوجہ ہو چکے تھے اور جان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی جانسن جارج تک کو جان کی حمایت لیتے دیکھ کر اینڈریو کے نتھنے پھولنے پچکنے لگے، اس کا برہم موڈ سخت ناراضگی ظاہر کر رہا تھا، وہ نئے سرے سے برانڈی کی بوتل کی سیل توڑنے لگا جب کہ جانسن جان کو کول کرنے میں مصروف تھا تب سب نے بے اختیار سکھ کا سانس لیا کہ ایک بڑا جھگڑا ہوتے ہوتے رہ گیا۔

حبہ نے تیاری کے بعد سرسری نگاہ آئینے میں دکھائی دیتے اپنے عکس پہ ڈالی کو کہ اس قسم کی تقریبات کے وہ سخت خلاف تھی اور ان میں شمولیت گناہ سمجھتی تھی کہ غیر مسلموں کی وہ واحد ان کے تہواروں کو منانے والا گویا قیامت کے دن انہی کے گروہ انہی کی صف میں شامل کیا جائے گا اس حدیث کی رو سے وہ ہر ایسے کام سے اجتناب برتی تھی خوف خدا کا احساس اس کے دل میں بہت مضبوطی سے اپنی جڑیں گاڑھ چکا تھا یہاں خدیجہ نے جو بات کی تھی وہ ایسی تھی کہ اس نے خود کو مجبور بے بس اور لاچار محسوس کیا تھا دل توڑنا کعبہ ڈھانے کے مترادف ہی تھا اس کے کسی عمل سے کسی کا دل ٹوٹے اسے ایسی بات سے بہت خوف آتا تھا وہ کوئی اسکالر نہیں تھی کہ یہاں اپنے لئے کوئی راہ نکال لیتی بس اس نے خدا سے اپنی مجبوری بیان کر کے معافی طلب کر لی تھی اور صرف دل توڑنے کے گناہ سے بچنے کی غرض سے وہ کرسمس پہ خدیجہ کے ہاں چلی آئی تھی، جس وقت وہ خدیجہ کے گھر کے سامنے کیب سے اتری اس کی پہلی نگاہ ہی جان کی بلیک مرسیڈیز پہ پڑی تو اس کی پیشانی پہ ناگواری کے ساتھ تفکر بھی بکھرا ہوا تھا جانے کیوں یہ شخص اسے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا اس کے دیکھنے کا انداز حبہ کو اس قدر ناگواری بخشتا تھا کہ کئی بار بہت شدت سے ان آنکھوں کو پھوڑنے کی خواہش دل میں ابھری تھی اب بھی اس کا موڈ نا چاہتے ہوئے بھی خراب ہوا تھا کہ وہ جارج جانسن وغیرہ کی موجودگی میں ریلیکس فیل کرتی تھی اور جان کی موجودگی میں بے چینی البتہ یہ ضرور تھا کہ جارج وغیرہ نے بھی کبھی جان کی طرح اسے نہ تو غیر معمولی توجہ اور اہمیت سے نوازا تھا نہ یوں آنکھیں فقط اس کے چہرے پہ گاڑھ کر اسے زچ کیا جس طرح جب بار ضرورت ان سے سرسری اور نارمل انداز میں بات کرتی ویسے ہی وہ بھی جواب دے دیتے وہ شاید اس کے مزاج کو سمجھتے ہوئے از خود ایک سمجھوتہ کر چکے تھے ماسوائے جان کے وہ تو جیسے قسم کھا کر آیا تھا کہ اسے کے رویئے سے بھی بددل

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

یا ہرٹ ہو کر پیچھے نہیں ہٹا اس کا عجیب رویہ روز اول سے ہی حبہ کو چونکانے کے ساتھ ساتھ کھٹکانے کا بھی باعث بنا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ نہ صرف محتاط ہو گئی تھی بلکہ جان سے خار کھانے لگی تھی اس قسم کی سوچوں میں گھری وہ جس وقت اوپر پہنچی خدیجہ نے ہی کال بیل کے جواب میں دروازہ وا کیا اور بہت پر جوش انداز میں نہایت محبت سے اسے گلے لگا لیا۔

"تھینکس فار دس آفر کہ تم آئیں رئیلی مجھے سب سے زیادہ تمہاری آمد نے دلی مسرت سے ہمکنار کیا۔" وہ اسے بھینچ کر مسکرائی تو حبہ محبت، خلوص کے اس شاندار اور مظاہرے پہ خجل ہو کر رہ گئی تبھی اس کی نگاہ کسی غیر معمولی احساس کو پا کر اٹھی تو خدیجہ کے پیچھے ستون سے ٹیک لگائے ہونٹوں کے درمیان سلگتا سگریٹ رکھے دھواں بکھیرتا ہوا لمبا تڑنگا جان الیگزینڈر پوری حسیات سمیت اسے اپنی سمت متوجہ نظر آیا اسے کی متوجہ ہوتے ہی وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر وارفتگی سے مسکرایا تھا حبہ نے لمحے کے ہزارویں حصے میں یوں نگاہ کا زاویہ بدلا جیسے غلطی سے کسی حرام شے پہ نظر جا پڑی ہو اس کا چہرا شدت ضبط اور غصے سے سرخ ہوا تھا خدیجہ سے الگ ہوتے اس نے چہرا خود کو کمپوز کرتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا گفٹ پیک اور بکے اسے تھمائے تھے۔

"تھینک یو سو مچ۔" خدیجہ نے مسکرا کر اس کے گال پہ بوسہ ثبت کیا۔ تو حبہ خجل سی ہو گئی تھی۔

"تم بھی کچن میں آ جاؤ حبہ۔ بہت کچھ ابھی تیار ہونا باقی ہے اور ان ندیدوں نے شور مچا رکھا ہے" خدیجہ کے کہنے پہ وہ نگاہ کی تپش سے بچنے کی غرض سے تیز قدم اٹھاتی کچن میں جا گھسی وہ سب وہیں تھیں جہاں زرتاشہ، رائحہ، عائشہ اور ڈورتھی نے اسے دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا جب کہ کرسٹینا البتہ حیران نظر آئی تھی۔

"حبہ تم واقعی آ گئی ہو۔" اس کے گال چھو کر یقین کے مراحل طے کرتی وہ بات کے اختتام پہ مسکرائی تھی حبہ کے دل پہ ایک غیر محسوس قسم کا بوجھ سا آن گرا۔

"میں پکاتی ہوں تم اب کچھ ریسٹ کر لو۔" کرسٹینا فش فرائی کر رہی تھی اسے شانوں سے تھام کر ہٹاتی وہ خود اس کی جگہ آ گئی۔

"ریسٹ کہاں بھئی ابھی بہت کام پڑا ہے میں سلاد دیکھ لیتی ہوں۔" کرسٹینا بالوں میں کیچر سیٹ کرتی ہوئی وجیٹیبلز فریج سے نکال کر چھیلنے لگی۔

"تمہیں پتہ چلا کچھ اپنا ڈین کسی میم کی زلفوں کا اسیر ہو چکا ہے۔" رائحہ جو اس سے کچھ ہی فاصلے پہ موجود کوکنگ رینج پہ پتیلی میں چمچ چلا رہی تھی، سرگوشی سے ذرا بلند لہجے میں گویا ہوئی تو حبہ کو حیرت نہیں ہوئی کہ اس قسم کی باتیں اکثر ہی ان کے درمیان چلتی رہتی تھیں۔

وہ اس سے شادی کرنے پہ مصر ہے گویا اس انگریزنی کی بچی نے پوری طرح سے اسے اپنی نیلی آنکھوں اور سنہرے بالوں کے پیچ و خم میں جکڑ لیا ہے عبدالعلی اور وقار حسن تو بہت خفا ہیں اس سے کہ باقاعدہ سمجھا کر تھک گئے مگر اس کی ایک ہی ضد ہے بس۔" حبہ جواب واقعی حیرت زدگی میں گھری اسے دیکھنے لگی تھی اس نئی اطلاع پہ ٹھنڈا سانس بھر کے رہ گئی۔

"یہ لڑکا ہاتھ سے نکل رہا ہے بہت سمجھایا مگر فائدہ کچھ نہیں۔" وہ تاسف سے سر ہلا رہی تھی۔

"مجھے تو حیرت ہے اسے اپنے آس پاس اپنی ہم مذہب لڑکیاں نظر نہ آئیں آخر ہمارے اندر کیا کمی تھی۔" رائحہ کو ملال نے گھیرا ہوا تھا حبہ کو شدید اختلاف ہوا اس کی سوچ کے زاویے پہ مگر چپ رہی۔

"ہمارے اندر کمی ہے اس بے باکی اور بے حیائی کی جو اسے اس چڑیل سے با آسانی مل گئی

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کچھ لوگ ایسے ہی گھٹیا اور پست سوچ کے مالک ہوتے ہیں انہیں ایسے ہی شریک سفر ہی ملنے چاہیے۔'' عائشہ کے لہجے میں زہر خند تھا جب نے اب کی بار اچھا خاصا چونک کر عائشہ کے تپے ہوئے بے تحاشا سرخ چہرے کو دیکھا اسے بہت شدت سے کچھ احساس ہوا تھا مگر وہ اپنے اس احساس کو کوئی نام نہیں دے پائی۔

''ہیلو لیڈیز اگر کام زیادہ ہے تو میں ہیلپ کرا دوں۔'' عین اسی پل جان نے دروازے سے اندر جھانک کر خوشدلی سمیت مسکرا کر کہا تھا جب کے حلق تک کڑواہٹ گھل گئی غیر محسوس انداز میں اس نے اپنا اسکارف پیشانی تک کھینچ کر رخ پھیرا تھا اس کے باوجود اسے ان گرم نگاہوں کا احساس بہت شدت سے ہوا تھا۔

''اوہ تم ہیلپ کرو گے تمہیں کوکنگ آتی ہے۔'' کرسٹینا نے جواباً ہنس کر کہا تھا، اس کے لہجے میں جان کو دیکھ کر ایک کھنک ایک تازگی سی سمٹ آئی تھی۔

''آف کورس کچھ آتا ہے تو آفر کر رہا ہوں نا اور وہ ایز سیکھلوں گا اتنی ساری خواتین ہیں نا یہاں سب کی سب کوکنگ ایکسپرٹ۔'' سب کے درمیان سے گزرتا ہوا وہ عین جب کے مقابل آن ٹھہرا پھر اپنی نرم لو دیتی نگاہوں کی گرفت میں اس کے سپاٹ چہرے کو لیتے ہوئے ازحد بے تکلفی سے گویا ہوا تھا۔

''کیوں ح ب تم مجھے کوکنگ سیکھنے میں مدد دو گی۔'' جب کو اس سے اس درجہ ڈھٹائی کی توقع نہیں تھی اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس سے قبل اس نے اس قسم کی جرأت کا مظاہرہ بھی کبھی نہیں کیا تھا جبھی ناگواری سے پہلا تاثر تحیر و استعجاب کا تھا جس نے اس کی سحر طراز آنکھوں کو پورا وا کر ڈالا مگر تحیر کی منجمد کر دینے والی یہ کیفیت چند ثانیوں سے زیادہ اس پہ اپنا تسلط نہیں جما سکی تھی بامروت پیچھے ہٹتے ہوئے وہ درمیانی فاصلہ بڑھا گئی البتہ اس کی بات کو فضول جانتے ہوئے اس نے جواب دینا ضروری خیال نہیں کیا تھا، جان نے قدرے چونک کر ارادتاً قائم کیے گئے اس فاصلے کو حیرت کی نگاہ سے دیکھا تھا کچھ دیر وہ اسی استعجاب میں مبتلا رہ کر خود کو سنبھال چکا تھا اسے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ جب ان لڑکیوں میں شمار نہیں ہوتی تھی جو اس کی ایک آبرو جنبش پہ اپنا سب کچھ نچھاور کرنے پہ تیار نظر آتی ہیں توہین و خفت کا خفیف سا احساس بہت آہستگی سے اسے چھو کر گزر رہا۔

''ح ب تم کسی وجہ سے مجھ سے خفا ہو حالانکہ بہت غور کرنے پہ بھی مجھے اپنا قصور نظر نہیں آیا۔'' اس کے چہرے پہ موجود درشتی اور رکھائی کو دیکھتے ہوئے وہ خلاف طبع بہت نرمی سے پوچھ رہا تھا جب کے چہرے پہ بے حجاب کے تناؤ پھیلا تھا اس نے تیز نظروں سے اسے گھورنے پہ اکتفا کیا۔

''سوری تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا نا۔'' سر کھجا کر خجالت دور کرتا وہ ہنوز اسے دیکھ رہا تھا جب کو اپنا وجود شعلوں میں گھرتا محسوس ہوا اس نے بے بسی کی نگاہ سمیت کچن میں موجود باقی نفوس کو دیکھا جو دلچسپی یا رشک سمیت اسے ہی دیکھ رہی تھیں جب کی آنکھوں میں یکلخت دھند اتر آئی۔

''فضول اور بے مقصد باتوں کا میرے پاس کبھی بھی کوئی جواب نہیں ہوتا۔'' وہ خود کو سنبھال کر مدھم مگر تیز لہجے میں بولی تھی اس کے خیال میں جان اب تک اگر خائف نہیں بھی ہوا یا بد دل نہیں ہوا تو اب اسے ضرور ایسا محسوس کرنا چاہیے مگر اسی وقت اس کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب جان بجائے نادم یا خفیف ہونے کے الٹا جوش و خوشی سے بے ساختہ مسکرایا تھا۔

''تھینکس ح ب۔'' اس کا چہرا جانے کسی جذبے کے تحت بے تحاشا سرخ ہو کر لو دینے لگا تھا جب نے اب کی بار تلملا کر جھلاتی ہوئی نگاہ

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

سمیت اسے گھورا تھا۔

"تھینکس فار واٹ؟" اسے ایک پل کے لئے یہ بچہ شخص پاگل بھی محسوس ہوا۔

"تم نے پچھلی بار میری کسی بات کا جواب دیا تھینکس کہنا تو مجھ پہ لازم تھا نا۔" بیگانگی، روکھائی اور جھنجھلاہٹ کے جواب میں اس کی ذو معنی متبسم نگاہوں کو پا کر وہ جز بز اور سخت بدمزا سی ہو کر سر جھٹک کر رہ گئی اس کے دھیمے لہجے میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ حبہ کا خراب موڈ کچھ اور خراب ہوا اسے ایک بار پھر اپنے وہاں آنے پہ پچھتاوا ہوا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہ جھلاہٹ زدہ انداز میں کچن کے کونے میں دھرے اسٹول پہ جا بیٹھی جان اب کرسٹینا سے باتیں کرنے میں مگن ہو چکا تھا اس نے قدرے جان چھوڑ جانے پہ سکھ کا سانس بھرتے ہوئے مچھلی سے بچ جانے والا مصالحہ اٹھا کر فریج میں رکھا اور باقی کا کچن خدیجہ کے ساتھ مل کر سمیٹنے لگی۔

"حبہ پلیز تم یہ اسکارف اور گاؤن اتار کر دوپٹہ لے لو۔" جھرنا کو اس کے حلیے سے ہمیشہ ہی الجھن ہوتی تھی اس وقت بھی وہ اسے مشورہ دیئے بغیر نہیں رہ سکی خود وہ اس وقت نیٹ کے بلاؤز اور باریک شعفونی کی ساڑھی میں ملبوس تھی جان کی موجودگی میں حبہ کو اس کا یہ مشورہ جتنا غیر معقول لگ سکتا تھا لگا تبھی اس کی دودھیا شفاف رنگت میں سرخیاں سی بھر گئیں تھیں۔

"تھینکس میں اسی طرح خود کو ریلیکس فیل کرتی ہوں۔" اس نے دھیمے مگر حتمی انداز میں کہا تھا اور بے ارادہ ہی جان کی طرف دیکھا وہ جیسے جھرنا کی بات سے بالکل متفقانہ نظروں سے لت اکیڑ رہا تھا حبہ کا خیال تھا وہ اس وقت کرسٹینا کی سمت متوجہ ہوگا مگر شاید یہ ناممکن سی بات تھی کہ جان اس کے آس پاس موجود تو ہو مگر اس کی بجائے کسی اور سمت متوجہ ہوا۔ خدیجہ کے کہنے پہ کچن سمیٹ کرنے باہر آئی تب جان ٹھنڈا سانس بھر کے رہ گیا اسے سمجھ نہیں آ سکی تھی۔

"حبہ اس سے خار کیوں کھاتی ہے۔" وہ سوچ میں گم اسے کام کرتے دیکھتا رہا تھا اس کے بعد اسے موقع نہیں مل سکا تھا کہ وہ حبہ سے کوئی بات کرتا کھانے کے بعد کیک کاٹا گیا تب بھی وہ ایک سائیڈ پہ قدرے خاموش سی کھڑی رہی تھی اس کے بعد وہ سب لوگ کمرے میں جمع ہوئے جہاں خدیجہ اسی وقت سب کے گفٹ کھول کر دیکھنے لگی تھی تب حبہ کو وہاں ان میں شامل نہ پا کر جان مضطرب سا ہو کر پہلو بدلنے لگا۔

"حبہ کہاں ہے۔" خدیجہ سے یہ سوال کرنے سے وہ خود کو کسی طرح بھی باز نہیں رکھ پایا تھا "نماز پڑھ رہی ہے" خدیجہ نے اس کی کیفیت پہ دھیان دیئے بغیر کہا تھا "نماز" وہ الجھا تھا۔

"ہوں ہماری عبادت ہے۔" خدیجہ نے ایک بار مسکرا کر وضاحت دی تھی جان قدرے پرسکون ہو کر بیٹھ گیا۔

"اوکے خدیجہ اب اجازت۔" سب سے پہلے شاہ زیب ہی اٹھا تھا۔

"کیوں اتنی جلدی کیا ہے۔" خدیجہ نے ناک چڑھایا اور پھر سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ متذبذب سا کھڑا رہا تھا۔

"نہیں مجھے کچھ ضروری کام ہے۔" رسٹ واچ پہ نگاہ ڈالتا ہوا وہ جیسے رکنے سے انکاری ہوا تھا "اسی سنہرے بالوں اور نیلی آنکھوں والی کو ٹائم دے رکھا ہوگا ہے نا۔" خدیجہ نے لتاڑا تو شاہ زیب خفیف سا ہو کر رہ گیا۔

"کیا سن رہی ہوں زیبی کہ تم ریٹا میں انوالو ہو۔" خدیجہ نے آڑے ہاتھوں لیا تو شاہ زیب ٹھنڈا سانس بھر کے رہ گیا "اس وقت جانے دو مادام پھر بات کریں گے۔" وہ جس قدر لجاجت سے بولا تھا۔

خدیجہ بھلے نہ بھی جان چھوڑتی عبدالعلی کے اشارہ کرنے پہ اسے اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"چائے تو پی لیتے میں بنانے جا رہی تھی۔" وہ اٹھتے ہوئے بولی تو شاہ زیب نے مسکرا کر نفی میں گردن ہلا دی۔

"نو تھینکس یہ چائے میں پھر کبھی پی لوں گا۔" وہ سب کو ہاتھ ہلاتا نکل گیا، خدیجہ بھی اس کے پیچھے ہی گئی۔

دس منٹ بعد واپس آئی تھی ہاتھ میں چائے کی ٹرے موجود تھی۔ "یہ ابھی آئی نہیں" اس نے سب پہ طائرانہ نگاہ ڈال کر رائحہ سے پوچھا تھا۔

"نہیں، تمہیں پتہ ہے کہ اس کی دعا کتنی طویل ہوا کرتی ہے۔" اس کے ہاتھ سے کپ لیتی ہوئی وہ قصداً مسکرائی تھی۔

"اینڈریو میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا کہ تم یہاں کم از کم ڈرنک نہیں کرو گے۔" خدیجہ کی نگاہ اینڈریو پہ پڑی تو رائحہ کی بات کا جواب دیئے بغیر تنبیہی نظروں سے اسے دیکھتی تند لہجے میں بولی۔

"کیوں یہ تمہارا گھر ہے۔" اس لئے اینڈریو بدتمیزی سے بولا تھا نشے سے اس کی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں اس کا پہچان سے عاری ہوتا چہرے کا تاثر اس کے گہرے نشے کا گواہ تھا اس سے پہلے کہ خدیجہ جو اس جواب پہ غصے میں آئی تھی کچھ کہتی وہ بجاڑ کی طرح منہ پھاڑتے ہوئے بولا تھا۔

"یہ گھر تمہارا ہے مگر یہ خطہ جو ملک ہمارا ہے ہم چاہیں تو تمہارے جیسے ان لاتعداد تھرڈ کلاس اور بھوکے ننگے مسلمانوں کو ایک منٹ میں دھکے دے کر یہاں سے نکال دیں۔" پوری محفل کو جیسے سانپ سونگھ گیا، آن واحد میں خوشگواری بدمزگی اور شدید قسم کی تنی میں ڈھلی تھی جانسن اور جارج کے ساتھ سوئٹی اور کرسٹینا کے رنگ متغیر اور پھیکے پڑے تھے تو خدیجہ کے ساتھ ساتھ وقار حسن، عبدالعلی، جبرنا اور عائشہ کے چہرے و آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے۔

"مائنڈ یور لنگویج اینڈریو۔" عبدالعلی تی

بولا تھا اور اس کا لہجہ شدت ضبط کے باوجود [illegible] تھا۔

"شٹ اپ اینڈریو۔" جواباً حلق پھاڑ کر چلایا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو اینڈریو ورنہ میں تمہیں یہاں سے اٹھا کر کھڑکی سے باہر پھینک دوں گا۔" عبدالعلی غصے پہ کسی طور بھی قابو نہ رکھ پایا تو ایک جھٹکے سے اٹھ کر اینڈریو کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے اپنے مقابل گھسیٹ لے گیا۔

"ارے ارے چھوڑو یہ کیا پاگل پن ہے۔" جارج جانسن وقار تیزی سے اٹھ کر ان کی سمت لپکے تھے اور بامشکل دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کیا دونوں میں بپھرے ہوئے سانڈوں کی طرح ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہے تھے۔

"اسے سنبھال کر رکھو اور آئندہ اس وقت تک یہ چہرہ سامنے [illegible] دینا جب تک اسے خواتین سے بات کرنے کی تمیز نہ آ جائے۔"

"ایڈیٹ ڈرنک کرنے کے بعد اول فول بکنا ہے تو اپنے گھر یا کسی بار میں جا کر بکو یہ شریفوں کا گھر ہے۔" عبدالعلی کے منہ سے کف نکل رہی تھی اس کے جسم کا خون جیسے سمٹ کر چہرے پہ آ گیا تھا اسی وقت اندر آئی جب کے لئے یہ منظر شاکڈ کر دینے والا تھا اس نے فق چہرے اور ڈوبتی دھڑکنوں سمیت خدیجہ کی طرف اور پھر رائحہ کی سمت دیکھا مگر دونوں سے کوئی بھی اس کی سمت متوجہ نہیں تھی۔

"مجھ سے منہ ماری کرنے کی بجائے تم اپنی خواتین کو سنبھالو جو زبردستی ہمارے درمیان گھسنے کی کوشش کر رہی ہیں۔" اینڈریو مچل مچل کر جانسن اور جارج کے بازوؤں سے نکل رہا تھا نشے کی زیادتی سے اب اس کی آواز بھی لڑکھڑانے لگی [illegible] عبدالعلی جیسے اس جواب سے بپھرا تھا اور بے

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

قابو ہوتے اینڈریو کے چہرے پہ زبردست گھونسا رسید کیا تھا، اینڈریو کے ناک سے چھلکتا خون بہت سرعت سمیت اس کے ہونٹوں اور ٹھوڑی پہ بہہ نکلا کرسٹینا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی تھی جان نے سرعت سے آگے بڑھ کر عبدالعلی کو فضا میں اٹھا ہوا ہاتھ نہ پکڑ لیا ہوتا تو شاید وہ اس کے بہتے خون کی پرواہ کیئے بغیر اس کی مزید تواضع کر ڈالتا۔

"کنٹرول یور سیلف عبدالعلی کول ڈاؤن یہ پولیس کیس بن سکتا ہے اور مسلم کو یہاں کی پولیس کس طرح سے آڑے ہاتھوں لیتی ہے یہ بات تم اچھی طرح سے جانتے ہوگے۔" اس کے طیش اور غضب سے سیاہ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے جان نے بہت تیز آواز میں کہا تھا جب کہ جارج رائحہ کا بڑھایا ہوا رومال اینڈریو کے [illegible] زخم پہ رکھ چکا تھا۔

"مسلم ہوتے ہی [illegible]" اینڈریو حلق پھاڑ کر چیخا تھا اپنا خون دیکھ کر وہ پاگل ہوا جا رہا تھا۔

"وہ نشے میں ہے علی پلیز ٹھیک اٹ ایزی۔" اینڈریو کے نفرت سے کہنے اور اسے دیکھ کر نفرت بھرے اہانت آمیز انداز میں تھوکنے کو سراسر اپنی تذلیل سمجھتے ہوتے عبدالعلی ایک بار پھر بے قابو ہوا تو وقار حسن نے سختی سے اس کا بازو پکڑ کر گویا سمجھایا تھا۔

"تو کس گدھے نے کہا تھا اس کو ڈرنک کرنے کو۔" عبدالعلی غرایا تھا اس کے غصیلے اور نفرت بھرے انداز نے عبدالعلی کے اندر جلتی آگ پہ جیسے تیل ڈال دیا تھا۔

"وہ واقعی نشے میں ہے۔" جارج نے آہستگی سے کہا اس کے لہجے سے شرمندگی و خجالت مترشح تھی۔

"یہ نشے میں ہے مگر اسے نشے میں بھی یہ یاد رہا کہ اسے گالیاں صرف ہمیں دینا بس جارج اور جانس جان وغیرہ میں سے کسی کو کچھ نہیں کہا۔" اس نے عبدالعلی کا طیش بھڑک رہا تھا جارج نے اینڈریو کو گھسیٹ کر کمرے سے باہر نکالا تھا اور اسے اپنے ساتھ لئے نکل گیا تو سب نے جیسے سکون کا سانس لیا تھا، اس کے باوجود کہ اینڈریو مسلسل انہیں پولیس کی دھمکیاں دیتا رہا تھا جب بے دم سے انداز میں آکر صوفے پہ بیٹھ گئی اس کا دل ابھی تک معمول پہ نہیں آیا تھا۔

"تم پریشان نہیں ہو عابدل علی پلیز نشہ اترے گا تو اسے یاد بھی نہیں ہوگا کہ۔" جانسن آ کر عبدالعلی کے پاس بیٹھتا ہوا اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں بولا۔

تو عبدالعلی نے تنفر زدہ انداز میں اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو اور ایکسکیوز کرنے کیا ضرورت ہے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تم بھی اس کے ساتھ ہی یہاں سے چلے جاتے۔" عبدالعلی کے تیز لب و لہجے پہ جانسن کھسیا کر رہ گیا۔

"بی ہیو یور سیلف عبدالعلی، جانسن ہمارا دوست ہے تمہیں اس سے بنا کسی قصور کے اس طرح مس بی ہیو نہیں کرنا چاہیے جب کہ وہ تم سے اینڈریو کی طرف سے ایکسکیوز بھی کرنا چاہتا ہے۔" وقار حسن کی مداخلت پہ عبدالعلی لب بھینچے جیسے بامشکل چپ ہوا تھا مگر اس کے چہرے کے تاثرات سے چھلکتا تنفر اس کے قائل نہ ہونے کا غماز تھا۔

"وہ تھوڑا ایموشنل ہے، نشہ اترے گا تو خود آپ سے ایکسکیوز کرے گا بلکہ اسے تو یاد بھی نہیں ہوگا کہ، تو تم یاد دلا دینا۔" جانسن خدیجہ سے مخاطب تھا جب عبدالعلی نے بھڑک کر کہا، جانسن تو چپ رہا جب کہ خدیجہ نے سرزنش کے انداز میں عبدالعلی کو دیکھا تھا۔

"پلیز علی تم اس وقت خاموش رہو بات کو

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"بڑھ جاؤ مت۔" وہ روہانسی ہو گئی تھی پریشانی و تشویش نے اسے اب تک ادھ موا کر دیا تھا، وہ معاملہ بگاڑنا نہیں سلجھانا چاہ رہی تھی جب جو چہرے پہ گھبراہٹ کے آثار لیے ٹکر ٹکر ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہی تھی جان کی نگاہوں سے بے خبر رہی تھی جو اس پریشانی محسوس کرتا اچھا خاصا بے سکون ہو چکا تھا جب کسی طور برداشت نہیں ہو گیا تو آہستگی سے چلتا اس کے قریب آگیا تھا۔

"ہے بے ریلیکس بی ایزی کچھ نہیں ہو گا میں یہیں نا سنبھال لوں گا۔" اپنے تئیں اس نے حبہ کو تسلی سے نوازا تھا مگر حبہ نے جواب میں جن تیز نظروں سے اسے گھورا تھا وہ اندر سے جیسے بجھ کر رہ گیا وہ اسے چھوڑ کر خدیجہ کے پاس آئی تھی۔

"میں نے سمجھایا تھا نا تمہیں خدیجہ یہ ہمارے دوست نہیں ہیں جب اللہ نے ہی انہیں ہمارے دشمن قرار دے دیا تو پھر یہ کس طور پر بھی ہمارے مخلص نہیں ہو سکتے اس کے لہجے میں تاسف و ملال کے ساتھ ساتھ ایک عجیب سی نفرت بھی تھی، خدیجہ جیسے زندگی میں پہلی بار متفق ہوئی بے دردی سے ہونٹ کچلتی آنسو پیتی رہی تھی۔

"حبہ میں خود حیران ہوں وہ ایسا نہیں ہے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے اب یہ بھی تو دیکھو نا یہ جان ڈورتھی، سویٹی وغیرہ بھی تو ہمارے ساتھ ہیں ایسے ہی غلط کہہ رہے ہیں۔" خدیجہ کی سوئی وہیں اٹکی تھی وہ جیسے اعتراف کرنے سے گریزاں تھی حبہ کو یکایک اس پہ بے تحاشا غصہ آیا مگر وہ سمجھ رہی تھی اسے جو کہنا تھا وہ کہہ چکی تھی اسے ایک بار پھر اپنے وہاں آنے کے فیصلے پہ تاسف نے آن گھیرا خدیجہ کو بتائی وہ واپسی کے ارادے سے اٹھ گئی وہ روڈ پہ کیب کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھی جب جان الیگزینڈر کی سیاہ مرسیڈیز اس کے عین برابر آن کر رکی تھی۔

"آؤ بے میں تمہیں ڈراپ کر دوں۔"

اس کے انداز میں ایک خاص جوش تھا اور آنکھوں میں وہی مخصوص لو دیتی چمک تھی حبہ نے بھرپور ناگواری سمیت چہرے کا رخ پھیر لیا "مجھے تم سے ایک ضروری بات بھی کرنا ہے پلیز" اب وہ گاڑی سے نکل کر اس کے پاس آکر کھڑا ہوا تھا حبہ کی نگاہوں میں سرد تاثر اتر آیا۔

"ہے بے ٹرائی ٹو انڈر اسٹینڈ می پلیز میری بات......"

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننا نہ آج نہ کبھی سمجھے اب جاؤ۔" اس کا برداشت اور روکھا لہجہ اس قدر قطعیت اور بے رحمی لیے تھا کہ جان ایک پل کو ساکت رہ گیا برہمی اور انسلٹ کا احساس بہت تیزی سے اس کے اندر اترا تھا اور پورے وجود میں پھیل گیا مگر سامنے موجود یہ لڑکی کچھ ایسا اپنے اندر ضرور رکھتی تھی کہ اس کے غصے کو ٹھنڈی نرم پھوار میں بدل ڈالنے پہ قادر تھی وہ [illegible] بھی بھول جاتا تھا۔

"او کے ہم کوئی بات نہیں کرتے بس تم یہ لے لو پلیز انکار نہیں کرنا بی کوز اسپیشلی فار یو۔" کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر بریسلٹ کا کیس نکالتے ہوئے اس نے بہت خاص نگاہوں سمیت اسے دیکھا تھا اس کا خیال تھا اب کم از کم حبہ اس کے ساتھ اس قسم کا رویہ بدلنے پہ مجبور ہو گئی مگر اس کی توقع کے برعکس حبہ تو جیسے جیولری کیس دیکھ کر ہی ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔" وہ آنکھیں نکال کر غرائی تھی جان نے حیران ہوتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اسے قطعی سمجھ نہیں آسکی وہ اتنے غصے میں کیونکر آئی ہے۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ" حبہ غم و غصے کی زیادتی سے کانپنے لگی تھی "یہ بریسلٹ ہے کہو تو پہنا بھی دوں۔" جان نے اس کے غصے سے خائف ہوئے بنا بہت تحمل سے کہا تھا۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ تمہیں جیت

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کیسے ہوئی میرے ساتھ یہ بیہودہ بکواس کرنے کی۔" وہ یکلخت ضبط کھو کر گرجی تھی۔

"حے یا!" جان گھبرایا۔

"نام مت لو میرا۔" وہ غرائی تھی اسے جیسے ساری زندگی کا غصہ انہی لمحوں میں آیا تھا۔

"مجھے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی تم بھی اور یہ میں اسے دوں گا جسے میرا دل چاہے گا تم کون ہوتی ہو مجھ پہ فیصلے صادر کرنے والی۔" جان کو فطری غصہ عود کر آیا تھا جواب میں وہ جب اپنی پہ چڑھ دوڑے تو ایک لمحے کو حب ٹھٹکی تھی مگر اس وقت اسے جیسے ہزار وولٹیج کا کرنٹ لگا تھا جب جان نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر بریسلیٹ پہنانا چاہا تھا۔

"شٹ اپ میں ڈورتھی یا سوزی نہیں ہوں کہ تم اس طرح مجھ سے بدتمیزی کرو اور میں چپ رہوں ہاتھ چھوڑو میرا ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گی۔" کچھ دیر تک حب تو جیسے سکتے میں رہی پھر حواسوں میں لوٹتی ہوئی بھرپور مزاحمت سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کرتی درشتگی سے بولی، ناگواری کا احساس بہت تیزی سے اس کے اندر پھیل رہا تھا، جان جیسے اس کی حالت سے حظ لیتا ہوا اس پہ جھک کر مسکرایا تھا "اور اگر نہ چھوڑوں تو کیا کرو گی تم" اس کی آنکھوں میں معنی خیز سی چمک اور شرارت تھی حب کا دل جیسے خوف کے حصار میں دھڑکنا بھول گیا سب کو قریب آتے دیکھ کر اس نے دانت پیستے ہوئے پوری قوت صرف کر کے اپنا ہاتھ چھڑایا اور کیب میں بیٹھ کر چلی گئی جان نے ایک نظر روڈ پہ پھیلتے دھوئیں اور دوسری اپنے ہاتھ میں پکڑے بریسلیٹ ڈالی تھی اور لب کچلتا ہوا اپنی گاڑی کی سمت بڑھ گیا تھا۔

ایک شخص کی آواز پہ یوں دوڑ رہا ہوں
وقت بھی رک جائے تو ٹھہرا نہیں جاتا
اس بات کروں اس سے تو نظریں نہیں اٹھتیں
اور نظریں اٹھاؤں تو بولا نہیں جاتا

جان چپ چاپ گھاس کے قطع پہ بیٹھا تنکے نوچ رہا تھا حب جامعہ آئی تھی مگر ابھی تک اس سے جان کا سامنا نہیں ہو سکا تھا وہ اپنی بے قراری اور بے چینی کو دباتا ہوا دل ہی دل میں یسوع مسیح سے اپنے لئے اس کے دل میں نرم گوشہ پیدا ہو جانے کی دعا کر رہا تھا جب وہ سب اسے ایک گروپ کی صورت اپنی طرف آتے نظر آئے اس کی نگاہوں نے بے تابی سمیت ان میں حب کو تلاش کیا تھا مگر اس کی نگاہوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تو دل بجھ کر رہ گیا وہ سب آ کر اس کے اردگرد بیٹھ کر بات چیت میں مشغول ہو گئے وہ سب جس چیز پہ پرجوش تھے وہ اینڈریو کا رویہ کی تبدیلی تھی اس نے اگلے روز جامع آتے ہی خدیجہ سے اپنے رویے کی معافی مانگ لی تھی یہ بات خدیجہ نے حب کو ہی نہیں باقی سب فرینڈز کو بھی الگ سے بتائی تھی اور بچپن فرینڈ کی اس اعلیٰ ظرفی کے شاندار مظاہرے پہ وہ اس کی خوشی دیدنی تھی وہ ان کی تعریفوں میں رطب اللسان تھی حب نے یہ سب کچھ بے تاثر چہرے سمیت سنا تھا اور کوئی تبصرہ کیے بغیر اٹھ کر وہاں سے چلی گئی تھی خدیجہ نے اس کے رویے کی اس بدصورتی کو محسوس کیا اس کے نزدیک یہ حب کی غیر اخلاقی حرکت ہی تھی "وہ خود کو بہت مذہبی سمجھتی ہے" خدیجہ نے تلملا کر سوچا تھا اور "ہم جیسے مسلمان نہیں" اسے غصہ آیا تھا۔

"خادی جانے یہ کہاں ہے کچھ بتا سکتی ہے۔" وہ یونہی جل بھن رہی تھی ابھی تک جب جان نے اسے مخاطب کر کے چونکایا۔

"ہوں شاید لائبریری گئی ہو، اسے کچھ بکس ایشو کروانا تھیں۔" خدیجہ نے ہونٹ سکوڑ کر جیسے نا چاہتے ہوئے بھی جواب دیا تھا جان اٹھ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

"پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے جیسے جان سب میں الو الو ہو رہا ہے" وقار حسن کی نگاہوں نے دور

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

تک اس کا پیچھا کیا تھا ہو رہا ہے وہ انوالو ہو چکا ہے یونو اس نے اس جامع میں صرف جب کی وجہ سے ایڈمیشن لیا ہے عائشہ نے جرّل سے بڑا تھا کہ اہم اطلاع دی اس وقت چونکہ وہ سب مسلم ہی تھے۔ 'سو بے دھڑک ہو کر اس موضوع کو ڈسکس کر رہے تھے۔

''واٹ خدیجہ کو واقعی شاک لگا تھا آئی کانٹ بلیو اٹ'' اس نے آنکھیں پھیلائی تھیں تم سوبی سے تصدیق کر سکتی ہو۔'' اطمینان میں سرمو فرق نہ آیا عبدالعلی چپ چاپ سر جھکائے گھاس نوچ رہا تھا۔

''زینی کا کیا بنا وہ کچھ ہٹا اپنے موقف سے یا نہیں'' خدیجہ کو نیا خیال آیا تھا ایک دن میں کیا اصلاحی پہلو نکل سکتا تھا اس کے دماغ میں البتہ جنون اور شدت میں اضافہ ضرور ہوا ہے کہہ رہا ہے قرآن و حدیث کی روح سے یہ سب جائز ہے تو پھر ہم بھلا اسے روکنے والے کون ہوتے ہیں'' عبدالعلی کا سرخ و سفید چہرہ غصے کی زیادتی سے دہکنے لگا تم اسے بلاؤ ذرا اس کی اچھی طرح برین واشنگ کرتے ہیں۔'' خدیجہ نے ہاتھ جھاڑے دے۔

''آج آیا نہیں'' وقار حسن کی اطلاع پہ خدیجہ کا جوش جھاگ کی طرح بیٹھا تھا، وہ جب کو ڈھونڈتا ہوا ہی وہاں آیا تھا اسے کسی کتاب کے مطالعے میں بڑی طرح سے منہمک دیکھ کر قریب آ کر کھنکارا۔

''ایکسکیوزمی میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔'' جب نے چونک کر سر اٹھایا تھا بلیک جینز پہ بلیک ہی شرٹ پہنے وہ اپنے ورزشی سراپے کی شاہانہ کشش سمیت پورے ماحول پہ چھایا ہوا محسوس ہوا مگر جب کی تیوری چڑھ گئی تھی اسے وہاں دیکھ کر۔

''اگر میں کہوں نہیں تو۔'' جانے کیوں اسے سامنے پاتے ہی اس کا موڈ غارت ہونے لگتا تھا حالانکہ اکثر و بیشتر وہ بہت شائستگی سے بات کرتا تھا اس کے باوجود وہ اس سے چڑنے لگی تھی۔

''تب میں کہوں گا کہ اس کے باوجود میں یہیں بیٹھوں گا۔'' اس کے جنگ آمیز انداز کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ بہت اطمینان اور سکون سے بولا تھا اور اگلے ہی لمحے کرسی کھینچ کر بیٹھ بھی گیا جب کا غصے کی زیادتی سے برا حال ہو گیا۔

جان کی دن بہ دن بڑھتی ہوئی جرأت اسے اندر سے خوفزدہ کرنے لگی تھی لب بھینچ کر خود کو کوئی بھی سخت بات کہنے سے روکتی وہ اپنی کتابیں سمیٹ کر جیسے ہی اٹھی جان اس کا ارادہ بھانپتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں بسرعت اپنی جگہ چھوڑتا اس کا راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے پلیز خفا نہیں ہو بیٹھو مجھے تم سے کچھ بات کرنا ہے۔'' اس کے لہجے کی لجاجت اور نرمی کے باوجود جب نے بری طرح سے اسے دھتکارا تھا۔

''شٹ اپ'' اس کی آنکھیں اور چہرا دہک کر انگارہ ہوئے تھے۔

''تم خفا ہو آئی تو اسی لئے تو میں اپنے اس روز کے بی ہیویر پہ ایکسکیوز کرنے آیا ہوں۔'' وہ پیچھے ہٹ کر بوکھلا کر تیز تیز بولتا اس کے پیچھے ہی آیا تھا جب نے شعلہ بار نظروں سے اسے گھور کر دیکھا مگر اس کی نگاہوں سے چھلکتی بے تابی اور چہرے پہ برستی ہوئی بے چارگی جانے کیوں اسے لب بھینچنے پہ اکسا گئی یوں بھی اس کا مقصد اس سے لڑائی جھگڑا کرنا نہیں بلکہ معاملے کو ختم کرنا اپنی جان چھڑانا تھا۔

''ویل سوری او کے فائن اب جاؤ مجھے اسٹڈی کرنے دو۔'' اس کا شعلہ فشاں موڈ معمول پہ آنے لگا تو جان چھڑانے والے انداز میں بولی، تھی جیسے جان نے بہت شدت سے محسوس کیا بھی اس کا رنگ واضح طور پہ پھیکا پڑا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ خود کو اس کیفیت سے نکال کر نارمل ہو چکا تھا جبھی بولا تو اس کا انداز مدافعانہ تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

"ہے۔ تم اگر میرا اپالوجائز قبول کر سکتی ہو تو مجھ سے دوستی بھی کر سکتی ہو نا۔" اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں آس کے جگنو جھلملائے تھے حب کے لمحے کے ہزارویں حصے میں سختی چھا گئی چہرے پہ۔ اس نے جیسے سر پیٹ لینے والے انداز میں جان کو دیکھا جیسے سخت اکتا گئی ہو اس کی بیوقوفانہ باتوں سے۔

"بالکل نہیں۔" اس کا دو ٹوک انداز جان کو بری طرح ڈس ہارٹ کر گیا جان اس کے چہرے پہ پھیلی درشتگی کو دیکھتا، اس کے لہجے پہ غور کرتا ہوا اسے بغور دیکھنے لگا تھا اسے بری طرح سے محسوس ہوا تھا حب کا لہجہ انسلٹنگ ہی نہیں حقارت زدہ بھی تھا۔

"وائے اب کیا مضائقہ ہے جب کہ تم۔"

"میں اس موضوع پہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی بہتر ہے اب تم جاؤ۔" اس کا لہجہ سپاٹ ہی تھا۔ جان نے سنجیدگی نگاہ سمیت اس کے برہمی چھلکاتے چہرے کو دیکھا تھا۔

"ہے پہ میں صرف تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں آخر اس میں کیا حرج ہے۔" اس کے سرخ پڑتے چہرے کو نگاہ کی زد پہ رکھے وہ اطمینان سے کہتے اس کا سکون غارت کر چکا تھا وہ جھٹکے سے اٹھی تھی۔

"اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے ورنہ میں ہیڈ آفس سے تمہاری شکایت کر دوں گی۔" اس کا لہجہ بلا کا سرد اور سفاک ہی نہیں انسلٹ اور حقارت سے بھی بھرپور تھا جان کا چہرا شدت توہین سے دہک کر انگارہ ہوا تھا وہ جھٹکے سے اٹھا تھا مگر وہاں سے جانے کے بجائے اس کے مقابل آ کر پھنکارتے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

"تم غلط کر رہی ہو تم نے میری آفر کو ٹھکرا کر اور میری توہین تمہیں بہت مہنگی بھی پڑ سکتی ہے۔" اس کی آنکھوں میں اترتی سرخی اور چہرے پہ یک بیک گہری ہوتی لالی حب کے اندر خوف کے احساس کو ہوا دی گئی، اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ حب کا دل پوری قوت سے لرزا تھا سب سے بڑھ کر یہ احساس کہ وہ اس وقت اتنی بڑی لائبریری میں اس کے ساتھ تنہا ہی ہے، پھر اگر وہ الٹی سیدھی حرکت کرتا تو یہ آخری خیال اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرا لہر دوڑا گیا تھا تبھی غصے کو چھلکتی پسپائی اختیار کرتے ہوئے شعوری کوشش سمیت لہجے کو نرم بنا کر اسے دیکھے بغیر گویا ہوئی تھی۔

"دیکھو جان تم سمجھ نہیں رہے ہو میں یہاں دوستیاں کرنے کے واسطے نہیں آئی ہوں میرا مقصد یہاں پڑھنا ہے تم مجھے ڈسٹرب نہ کرو۔" خلاف طبع بات کرتے اس کے اندر جیسے گہری یاسیت کا احساس بڑھ گیا تھا، جان اس کے یوں یک بیک بدلتے موڈ کو دیکھ کر کچھ حیران ہوا کچھ غیر یقینی سے کچھ دیر کچھ نہیں بولا تھا۔

"مگر اس میں کچھ مضائقہ بھی تو نہیں نا، تم میرا دوستی کا آفر قبول کر لو پلیز۔" حب نے بے اختیار اسے ٹوکا تھا کچھ شرم اور کچھ غصے سے اس کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔

"دیکھو تم سمجھتے کیوں نہیں ایک مسلم لڑکی کسی طرح سے بھی غیر مسلم مرد سے دوستی نہیں کر سکتی۔"

"اوہ مگر رائحہ اور خادیجہ تو ہمارے ساتھ دوستی کر چکی ہیں۔" وہ الجھا تھا اس جواب پہ جان کی سادگی سے کہی گئی یہ بات بھی حب کو کسی زہریلے ناگ کی طرح ڈستی محسوس ہوئی تھی۔

"ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اگر خدیجہ اور رائحہ اپنے مذہب سے روگرداں ہو کر یہ سب کر رہی ہیں تو یہ ان کا اور ان کے رب کا معاملہ ہے میں کچھ نہیں کہہ سکتی، برائے کرم آئندہ تم مجھ سے اس موضوع پہ بات نہ کرنا۔" بھرپور رکھائی سے کہتی وہ اپنی کتابیں اٹھائی اسے تنہا چھوڑ گئی۔

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

منیر اس کو محبت کہا ہے لوگوں نے
کرنوں کی طرح رگوں میں اتر گیا ہے کوئی

اگلے کئی روز تک جان کی پریشانی میں اضافہ ہوتا رہا تھا جب کہ پہلے ہی بہت محتاط رہتی تھی مگر اس روز کی بحث کے بعد تو وہ جیسے اس کے سائے سے بھی بدکنے لگی تھی وہ ہر اس جگہ سے غائب ہو جاتی جہاں جان کی موجودگی یا آمد کی توقع بھی ہوتی اس قدر شدید ناراضگی اور وہ بھی ان کی غیر معمولی بات پہ جان کو حیرت اور غصے میں مبتلا کر رہی تھی اس کے نزدیک جیہ کا رویہ ابنارمل ہی تو تھا انہی دنوں جب وہ اپنی خواہش کے تقاضوں کو صحیح طور پر نبھا نہیں پا رہا تھا آنکھوں کی طلب کی پیاس بجھانے میں ناکام تھا جیہ کے متعلق ایک اور انکشاف اس پہ بجلی بن کر گرا تھا اس کی ضرورت نہیں رہی تھی طلب سے کہیں آگے کی منزل تھی اس کے بغیر اس کی زندگی اب جیسے کچھ بھی اہم نہیں تھا خواہش کا دائرہ وسیع ہوا تھا تو طلب بڑھ گئی تھی وہ یہ جان کر ششدر رہ گیا کہ اس ایک لڑکی کے بغیر اس کی زندگی بالکل ادھوری ہے وہ اس کے لئے جزو لازم تھی جسے اسے ہر صورت حاصل کرنا تھا اس خواہش میں ایسی تپش ایسی شدت تھی جس نے جان کا چین و قرار جیسے چھین لیا تھا وہ سب سے پہلے یہ فیلنگز اسی سے شیئر کرنا چاہتا تھا جس کے لئے اس نے یہ سب محسوس کیا تھا مگر جب اس روز جامعہ نہیں آئی تو جان دل مسوس کر رہ گیا یوں بھی جیہ کے اب تک کے رویئے نے اسے خائف ہی کیا تھا وہ سوچنے لگا تھا اپنی اس فیلنگ کو کس سے شیئر کرے پھر اس کے ذہن میں کیتھرین الیگزینڈر کا خیال بجلی بن کر لپکا اس نے سیل پہ اس کا نمبر پش کیا تھا دوسری بیل پہ کیتھرین الیگزینڈر کی آواز اس کی سماعتوں میں امرت رس گھول گئی تھی۔

"ہیلو جان ہاؤ آر یو مائی سن۔" وہ میٹھے لہجے میں پکار رہی تھی "ممی کی یاد آ گئی تمہیں۔" وہ اس پر مذاق کر رہی تھی یا شکوہ، جان کے پاس سوچنے کا وقت نہیں تھا، غور کئے بنا ہی کھلکھلاتی ہوئی خوشدلی سے بولا تھا۔

"او ممی آج تو تمہیں ایک اہم بات بتانے کے لئے کال کی ہے۔"

"اوہ ایسی کیا بات ہے کہو نا۔" کیتھرین ٹھٹھکی تھی اور تجسس بھی ہوئی۔

"ممی مجھے محبت ہو گئی ہے۔"

"اوہ نو۔" کیتھرین چیخی تھی۔

"یس ممی وہ لڑکی بہت چارمنگ ہے۔"

"کون؟" کیتھرین نے فی الفور پوچھا، اس کا دل جیسے اس کی آواز میں دھڑک رہا تھا۔

"کون ہو سکتی ہے ممی تم بتاؤ۔" وہ آنکھیں موند کر مسکرایا اس پل اس کی وہ یاسیت آس پاس نہیں تھی جو جیہ کو جامعہ میں نہ پا کر اس کے اندر اتر آئی تھی۔

"سویٹی۔" کیتھرین کی آواز میں دبا دبا جوش تھا۔

"اوہ نو۔" جان نے برا سا منہ بنا لیا، ایسے جیسے زبردستی کسی نے کونین کھلا دی ہو۔

"اس سے تو مجھے مر کے بھی اس قسم کی محبت نہیں ہو سکتی ممی۔" اس کے لہجے میں نخوت اور انداز میں درشتگی تھی۔

کیتھرین الیگزینڈر کو سخت ناگوار گزرا تھا جبھی اسے سخت سست سنانا شروع کر دیا مگر جان بہت پرجوش تھا دھیان دیئے بغیر اس بشاش کھنک دار لہجے میں ٹوک کر بولا تھا۔

"پوچھو نا ممی وہ کون ہے؟ کیسی ہے؟" جان کے انداز کا اشتیاق اور شوق کیتھرین کو بدمزا کرنے لگا۔

"تم خود بتا دو۔" اس نے اس بے دلی سمیت جیسے مارے باندھے کہا تھا انداز کا روکھا پن صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔ اس کے باوجود

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

جان کے جوش و خروش میں سر مو فرق نہیں پڑا شاید اس نے اپنی بے تحاشا خوشی میں کیتھرین کے خشک لہجے کو محسوس نہیں کیا تھا۔

"وہ بہت خوبصورت ہے ممی اسے دیکھ کر کھلتی ہوئی کلیوں کا تصور ذہن میں ابھرتا ہے ویسی ہی نزاکت پاکیزگی اور تازگی ہے اس میں جس قدر خوبصورت ہے اس سے بڑھ کے اس کی پلکیں اتنی لمبی اور گھنی ہیں کہ مصنوعی ہونے کا خیال آتا ہے مگر اس کی پلکیں مصنوعی نہیں اوریجنل ہیں، ممی اور ہونٹ اتنے گلابی اور رسیلے ہیں کہ بس کیا بتاؤں نقوش میں اس قدر اٹریکشن ہے کہ۔" "تمہارا مغرور اور خود پسند بیٹا جیسے منہ کے بل اس کے قدموں میں جا گرا ہے۔" کیتھرین الیگزینڈر کے طنزیہ کاٹ دار لہجے نے جان کی سرعت سے چلتی زبان کو یکایک بریک لگایا تھا وہ خجل سا ہو کر ہنس پڑا۔

"تمہیں برا لگا ممی کسی اور لڑکی کی تعریف کرنا حالانکہ ایشیائی مائیں تو ایسا ہی کیا کرتی ہیں آہ تم تو یورپین ہو ممی۔" وہ چھیڑنے کے انداز میں بولا تھا۔

کیتھرین الیگزینڈر یکلخت خاموش ہو گئی، پھر قدرے توقف سے بولی تو اس کا لہجہ طنزیہ نہیں رہا تھا۔

"تم نے اس کے بالوں پہ کبھی دھیان نہیں دیا۔"

"اینی ویز اگلی بار اس سے مل کر میں اس کے بالوں کے رنگ کو ضرور نوٹس کروں گا۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا جب دوسری جانب کیتھرین الیگزینڈر کو جیسے اس کی بات کا کسی طور یقین نہیں آسکا۔

"واٹ یو مین تمہیں اس سے محبت تو ہو گئی مگر تم نے اس کے بال ابھی تک نہیں نوٹس کیئے بڑا کیا مذاق ہے۔" کیتھرین الیگزینڈر کو جانے کس بات پہ اتنا غصہ آ رہا تھا کہ وہ یوں چڑ کر بولتی چلی گئی تھی۔

"اوہ کم آن ممی کول ڈاؤن میں اس کے بال آخر کیسے دیکھ سکتا تھا ہر وقت تو وہ اچھی طرح سے سر پہ اسکارف باندھے رکھتی ہے بال نظر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس کا بس چلے تو شاید چہرا بھی چھپا لے اور جہاں تک فگر کی بات ہے تو کمی بیچاری تو ہے کہ وہ ہر وقت گاؤن میں رہتی ہے۔" جان اپنی دھن میں بولتا چلا گیا تھا۔ جب کہ دوسری طرف کیتھرین الیگزینڈر کو جیسے سانپ نے سونگھ لیا اسے لگا جیسے کسی نے اسے ہزاروں حصے میں آسمان اور زمین کے درمیان معلق کر دیا ہو جان نے اس کی خاموشی کو محسوس کیا تو آہستگی سے بولا تھا۔

"او کے ممی میں پھر کال کروں گا جان۔" اس سے پہلے کہ جان سلسلہ منقطع کرتا کیتھرین کی لرزتی آواز سن کر چونک کر رہ گیا۔

"جان وہ لڑکی کون ہے؟ کیا نام ہے اس کا؟ مذہب کون سا ہے؟" کیتھرین کے لہجے میں کوئی ہیجان سا بر پا تھا یا جان کو محسوس ہوا۔

"وہ مسلم ہے ممی اور اس کا نام ہے۔" کیتھرین کے انداز سے خائف ہوتا وہ جلدی سے بولا تھا دوسری جانب کیتھرین کو لگا تھا جیسے کسی نے اسے جلتے ہوئے تنور میں پھینک دیا ہو اس کے ہر طرف شعلوں کا رقص جاری تھا جو اسے بھسم جلانے لگا۔

"مس..... لم۔" اس کے حلق سے سرسراتی اور پھنسی پھنسی آواز نکلی۔

"ہاں ممی لیکن تمہیں کیا ہوا آر یو اوکے۔" وہ گھبرا سا گیا تھا کیتھرین کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور سلسلہ منقطع ہو گیا جان پکارتا رہ گیا تھا۔

(باقی اگلے ماہ)

☆☆☆

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تیری چاہ میں تیری راہ میں

ام مریم

کجھ اونچ وی راہوں اوکھیاں سن
کجھ گل وچ غم دا طوق وی سی
کجھ شہر دے لوگ وی ظالم سن
کجھ مینوں مرن دا شوق وی سی

جان نے وہ رات بڑی دقتوں سے گزاری تھی کئی بار اس نے سیل پہ حبہ سے رابطہ کرنا چاہا مگر حبہ ہر بار فقط اس کا نمبر دیکھ کر ہی اس کی کال ڈراپ کرتی رہی تھی اس کے بار بار ٹرائی کرنے پہ یقیناً اس نے سیل آف کر دیا تھا کہ اب کوئی جواب ہی موصول نہیں ہو رہا تھا جان غم و غصے اور بے بسی کے احساس سمیت کروٹیں بدلتا رات بھر جاگتا رہا تھا اس اگلی صبح وہ وقت سے بھی کچھ پہلے ہی جامع آ کر بے تابی سے اس کا انتظار کرنے لگا تھا اسے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے اندر اتنی وحشت اور بے بسی کا احساس کیوں سرائیت کر گیا ہے جس وقت وہ جامعہ پہنچا اکا دکا اسٹوڈنٹس ہی آئے تھے پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے جامع میں ہر سمت اسٹوڈنٹس نظر آنے لگے اس کے گروپ

SkorpiO
FriendsKorner

مکمل ناول

Please register!
Visual Watermark

دوسری قسط

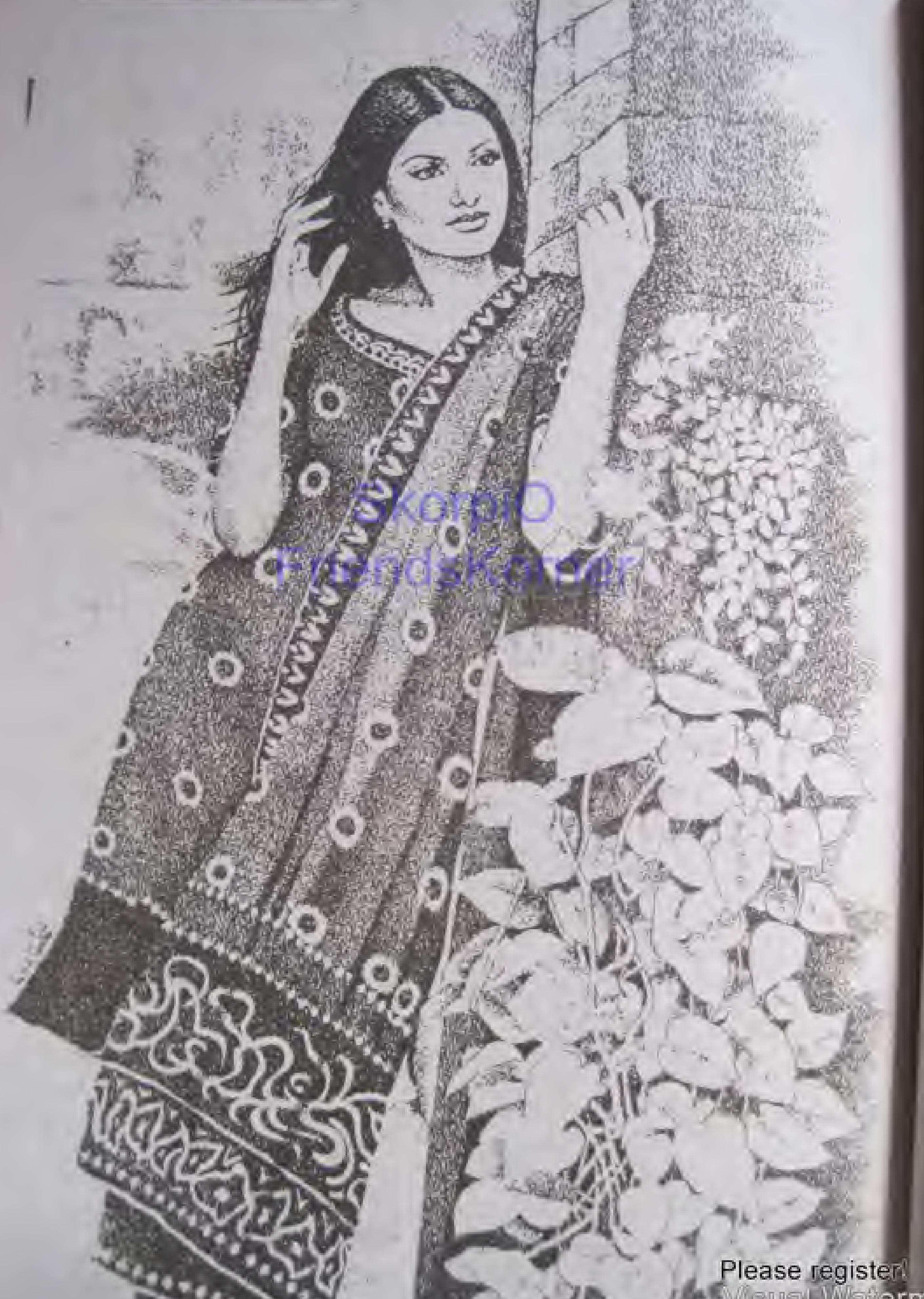

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کے تمام لوگ بھی ایک ایک کر کے آ گئے تھے ماسوائے حبہ کے صرف وہی غیر حاضر تھی۔

"جان کیا سچ مچ تم حبہ سے محبت کرنے لگے ہو۔" ڈورتھی کے بعد جب رائحہ اور خدیجہ نے بھی اس سے یہی سوال کیا تھا جان بری طرح سے چونک گیا تھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا کس نے کہا تمہیں۔" اسے سمجھ نہیں آیا جواب میں اقرار کرے یا انکار جبھی وہ بے ربط سا ہو گیا تھا۔

"تم اکثر اسے دیکھتے تھے مگر اس کا یہ مطلب ہو گا ہمیں اندازہ نہیں تھا جان۔" رائحہ نے آہستگی سے کہا تھا۔

"کیوں اس میں کیا کمی ہے کہ میں اس سے محبت نہیں کر سکتا یا اس سے شادی نہیں کر سکتا۔" اسے جانے کیوں بہت زیادہ غصہ آ گیا تھا جبھی بدلحاظی سے ترخ کر بولا، رائحہ چپ ہو گئی البتہ خدیجہ نے بات سنبھالی تھی۔

"یہ بات نہیں جان رائحہ یہ کہنا چاہ رہی ہے کہ حبہ مسلم ہے اور تم عیسائی۔"

"سو واٹ۔" جان نے بے نیازی سے شانے جھٹکے۔

"اگر تمہارے مذہب کا لڑکا ہمارے مذہب کی لڑکی سے شادی کر سکتا ہے تو پھر ہم دونوں کیوں نہیں۔" اسے گھورتے ہوئے وہ تلخی سے بولا تھا اس کے لہجے کی تندی و برہمی چھپائے نہ چھپ سکی تھی۔

"اس لئے کہ ہمارے مذہب کی رو سے مسلم مرد اہل کتاب عورت سے شادی کر سکتا ہے مگر مسلم عورت اہل کتاب مرد سے شادی نہیں کر سکتی۔" خدیجہ نے گویا بات کلیئر کی تھی مگر جان نے شانے جھٹک دیئے تھے اور بہت طنزیہ لہجے میں جتا کر بولا تھا۔

"اب تم پرسنل میں انٹرفیئر ہو رہے ہو۔" "جان بیشک ہم مذہب کو پورا پورا فالو نہیں کرتے مگر بعض معاملات ایسے ہیں جن سے روگردانی ہمیں دائرہ اسلام سے خارج کر سکتی ہے سمجھو تو یہ معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔" خدیجہ نے سخت برا مان کر جیسے اسے آگاہ کیا تھا پھر اسی انداز میں اچھا بات کو آگے بڑھاتی ہوئی بولی تھی۔

"پھر بات یہاں ہماری نہیں حبہ کی ہو رہی ہے اور یہ ہم نے ہی نہیں تم نے بھی محسوس ضرور کیا ہو گا کہ وہ مذہب کے بارے میں کس قدر ایموشنل ہے بہتر ہو گا جو تم اس بات کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دو۔" خدیجہ نے نہ صرف بات ختم کی تھی بلکہ اسے مشورے سے بھی نوازا تھا اس سے قبل کہ جان جواب میں کچھ کہتا، سیاہ لانگ کوٹ اور میرون اسکارف میں حبہ اسے لائبریری کی سمت جاتی نظر آئی وہ یونہی لب بھینچے اٹھا تھا اور تیز تیز قدموں سے چلتا ہوا اس کے پیچھے آ گیا حبہ اپنے لئے کتاب سلیکٹ کرنے کے بعد کرسی سنبھال چکی تھی جب وہ اس کے نزدیک آیا حبہ کا موڈ اسے دیکھتے ہی غارت ہوا تھا اور اسے سرد نگاہوں سے دیکھ کر تند لہجے میں بولی تھی۔

"میرا نہیں خیال کہ تمہیں مزید برین واشنگ کی ضرورت باقی رہنا چاہیے کہ اس روز میں بہت اچھی طرح سے تم پہ اپنا پوائنٹ آف ویو کلیئر کر چکی ہوں۔"

"آج میں تم سے کچھ اور کہنے آیا ہوں حبہ پلیز میری بات......"

"مجھے تمہاری کوئی بھی بات نہیں سننا انڈر اسٹینڈ یو گو ناؤ۔" اس کے خشک لہجے میں قطعی کوئی گنجائش نہیں تھی جان گم صم سا ہو کر اس کا یہ بدلحاظ اور سرد سا انداز دیکھتا رہا۔

"آج تک ایسا نہیں ہوا تھا کہ کوئی حبہ اسے جھٹک کر پھینکے اور وہ دوبارہ اس کی سمت پلٹا ہو مگر یہ لڑکی۔" اس کا جی چاہا تھا اس لڑکی کو اس بدلحاظ اور اس گستاخی پہ مسل کر رکھ دے ایسے ہی باغیانہ جذبات امڈے تھے اس کے دل میں مگر

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اس کے چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہی وہ جیسے ایک بے بسی کے احساس سے دوچار ہوا تھا بے بسی کا وہ احساس بہت سرعت سے کہیں گم ہو گیا۔

''جب کل میں نے اپنی ممی کو تمہارے متعلق بتایا وہ مجھ سے تمہارے متعلق پوچھ رہی تھیں جب اپنے سر کو بھی کبھی کھلا بھی چھوڑ دیا کرو یو نو اگر میں نے کبھی تمہارے بالوں کو دیکھا ہوتا تو مجھے ان کے کلر......'' اس کی زبان کے جوہروں نے اس کے اندر جیسے ببول اگا دیئے ناگواری کا ایسا سلگا دینے والا احساس پوری شدتوں سے اس کے اندر تند و تیز لہر کی طرح اُمڈا تھا کہ وہ کسی طرح بھی اپنے اشتعال پہ قابو نہ رکھتے ہوئے بھڑک کر اس کی سمت پلٹی تھی اور اگلے ہی لمحے اس کے نازک ہاتھ کا بھرپور طمانچہ جان کے گال کی اچھی خاصی خبر لے چکا تھا اس کی قہر برستی غصیلی نظروں سے جیسے چنگاریاں نکل رہی تھیں جو جان کو بھسم کر دینے کے درپے تھیں۔

''آئندہ کرنا اس قسم کی بکواس پھر دیکھنا میں تمہارے ساتھ کس طرح سے پیش آؤں گی۔''

جان ابھی تک اس شدید ردعمل پہ ششدر کھڑا تھا، اس سے قبل کہ وہ سنبھلتا جب اپنے بکھرے حواسوں سمیت گرتی پڑتی وہاں سے پلٹ کر بھاگتی چلی گئی تھی لائبریری کی سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ کسی سے بری طرح سے ٹکرائی تھی آنسوؤں کے دھندلے غبار کے پار وہ اس جانی پہچانی صورت کو پہچاننے سے قاصر رہی تھی۔

''ہے یہ کیا ہوا؟'' اس کے اڑے ہوئے حواس اور تیزی سے بھیگتے گالوں کو حیرت کی نگاہ سے دیکھتی سویٹی حق دق رہ گئی تھی جب جواب میں کچھ کہے بنا دھڑا دھڑ سیڑھیاں پھلانگتی چلی گئی، سویٹی نے چند ثانیے وہیں کھڑے ہو کر کسی بات پہ غور کیا تھا پھر شانے جھٹکتی ہوئی لائبریری میں آئی تو جان گویا دھواں چھوڑنے والے انجن بنا ہوا تھا

اچھی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیئے

ابن انشاء

اردو کی آخری کتاب .... [illegible]5/-
خمار گندم .... [illegible]00/-
دنیا گول ہے .... [illegible]25/-
آوارہ گرد کی ڈائری .... [illegible]00/-
ابن بطوطہ کے تعاقب میں .... [illegible]00/-
چلتے ہو تو چین کو چلیے 180/-
نگری نگری پھرا مسافر .... [illegible]5/-
خط انشاء جی کے .... [illegible]00/-
[illegible] .... [illegible]
چاند نگر 165/-
دل وحشی 165/-
آپ سے کیا پردہ 250/-

ڈاکٹر مولوی عبدالحق

قواعد اردو .... [illegible]00/-
انتخاب کلام میر .... [illegible]60/-

ڈاکٹر سید عبداللہ

طیف نثر 160/-
طیف غزل 120/-
طیف اقبال 120/-

لاہور اکیڈمی، چوک اردو بازار، لاہور

فون نمبرز: 7321690-7310797

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

''وہ رو بھی رہی تھی آخر تم نے ایسا کیا کہا اس سے۔'' وہ زچ ہوئی تھی اس کی گمبھیر معنی خیز خاموشی سے جو اسے بری طرح سے خاکستر کر رہی تھی۔

''میرے خیال میں، میں نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا کہ وہ یوں آپے سے باہر ہوتی۔'' جان نے لاپرواہی سے شانے جھٹکتے ہوئے جھنجلا کر کہا۔

''پھر بھی کیا کہا تھا؟'' اپنی سمت آتیں خدیجہ، رائحہ اور جھرنا کو دیکھ کر اس نے جیسے عجلت بھرے انداز میں استفسار کیا تھا۔

''صرف اتنا کہ وہ کبھی کبھار اپنا سر نہ ڈھانپا کرے تاکہ میں یا کوئی اور اگر اس کے بالوں کو دیکھنا چاہے تو پرابلم نہ ہو جس سے آپ شادی کرنے والے ہوں اس کی اتنی سی بات پہ تمسیر لوز کرنا مضحکہ خیز بات ہے۔'' وہ اچھا بھلا بات کر رہا ہوا آخر میں جیسے برس پڑا تھا خدیجہ جو اس اثنا میں قریب آ گئی تھی اس کی بات سن کر بھرپور طنز سے ہنسی تھی۔

''یہ تم اس لئے کہہ رہے ہو جان الیگزینڈر کہ تم ہمارے مذہب اور اس کی حد بندیوں سے واقفیت نہیں رکھتے ایک مکمل مسلم لڑکی جس پہ مذہب مکمل طور پہ اپنا رنگ چڑھا چکا ہو اس سے ایسی بات کر کے تمہیں اس سے صرف سخت سست ہی نہیں ایک آدھ تھپڑ کی بھی توقع رکھنی چاہیے وہ تمہارے مذہب کی بے نیاز لاپرواہ اور گمراہ لڑکی نہیں تھی یا ہماری طرح بیچ میں لٹکی ہوئی نہیں جو صرف نام کے مسلمان ہیں۔'' جان کی طبیعت خدیجہ نے اچھی طرح سے صاف کی تھی جان نے غیر محسوس انداز میں اپنے داہنے گال پہ اضطراری کیفیت کے زیر اثر ہاتھ پھیرا تھا اس کا چہرہ توہین کے احساس سے از سرِ نو سرخ پڑا اور دماغ میں جیسے انگارے سے چٹخنے لگے۔

''وہ اپنے آپ کو کچھ خاص سمجھتی ہے حالانکہ میں نے کوئی ایسی بھی فضول بات نہیں کی تھی۔'' اس نے بھڑک کر خدیجہ کے بہت مناسب نہیں سمجھی اور چپ چاپ پلٹ گئی تھی۔ اس کے اندر آج کل ایک جنگ سی چھڑی ہوئی تھی مذہب کا عنصر زندگی اسے بہت متاثر کر رہا تھا۔

وہ اپنی اسپورٹس بائیک پہ آوارہ گردی کر کے واپس لوٹا تو اپنے اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا دیکھ کر جھٹکا لگا تھا کچن سے کھٹر پٹر کی آواز سن کر وہ سیدھا وہیں چلا آیا تھا اگر اس کی جب سے مزہ زوری نہ ہوتی تو یقیناً کیتھرین کو روبرو پا کے اسے خوشی ہوتی۔

''آ گئے تم۔'' کیتھرین آہٹ پہ پلٹی تھی اسے دیکھ کر سرسری سے انداز میں بولی اس کے انداز میں سرد مہری اور جوش و خوشی کو مفقود پا کر جان کا خراب موڈ کچھ اور بھی خراب ہوا تھا۔

''ہوں آیا ہوں تو تمہیں نظر آ رہا ہوں میرا بھوت نہیں ہو سکتا۔'' وہ جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں بگڑ کر بولا تھا، کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے اس نے بے ترتیبی سے جوتے اتار کر یہاں وہاں اچھالے تو کیتھرین الیگزینڈر نے اس کے انداز کی برہمی اور بدتمیزی کے اس مظاہرے کو بہت خاموش مگر گہری نگاہ سے دیکھا پھر نفرت زدہ انداز میں ہونٹ سکوڑ کرتے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

''پتہ نہیں کس الوکی پٹھی کو پسند کیے بیٹھے ہو اگر سوزی سے شادی کرتے تو واثق امید تھی کہ وہ تم جیسے بگڑے ہوئے شخص کو سدھار بھی لیتی۔'' کیتھرین کے لہجے میں جو زہر تھا اس نے جان کے بگڑے ہوئے موڈ کو بالکل ہی الٹا دیا۔

''تو اینڈ وائز ممی میرا موڈ پہلے ہی خراب ہے اور مت کرو۔'' اس کا انداز تلخی و برہمی سموئے بے حد بدلحاظ تھا۔

''کیوں خراب ہے کیا اس مسلم گرل فرینڈ نے منہ کی ماری ہے۔'' کیتھرین الیگزینڈر کا لہجہ گو کہ جب کا ذکر کرتے ہی اہانت اور تضحیک سے بھر

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

گیا تھا مگر جان کو جس چیز نے شاکڈ کیا وہ کیتھرین الیگزینڈر کا اس قدر درست قیافہ تھا وہ ایک پل کو بالکل سن رہ گیا تھا سگریٹ سلگانے کا عمل موقوف کرتے ہوئے اس نے لائٹر اور سگریٹ دور اچھال دیے تھے۔

"تمہیں کس نے کہا ایسا ہے۔" اس کا لہجہ گو کہ خود کلامی کا سا تھا مگر کیتھرین کی عقابی نگاہوں نے اس کے چہرے پہ لرزتے تاریک سائے کو غور سے دیکھا تھا اور شارپ سماعتوں نے یہ خود کلامی کا فقرہ بھی بہت سرعت سے کیچ کیا تھا۔

"تم۔" وہ حیرت کی زیادتی سے گنگ ہوتی منہ کھول کر اسے گھورنے لگی کہ اب شاک لگنے کی باری کیتھرین الیگزینڈر کی تھی اس کے بیٹے کو بھی کوئی ریجیکٹ کر سکتا ہے، وہ بھی ایک مسلم لڑکی اس کے اندر جیسے ہتک اور خفت کا احساس نیزے کی انی بن کر اترا تھا۔

"جان کیا اس لڑکی نے تمہیں ریجیکٹ کر دیا؟" وہ تیر کی طرح اٹھ کر [illegible] آئی تھی اور اسے جھنجھوڑ کر چیخی تھی، جان اس پل اس سے ہی نہیں جیسے خود سے بھی نظریں چرا گیا اس کے اندر کرب انگیز شکست کے شعلے بھڑکے تھے۔

"نہیں میری ابھی اس ٹاپک پہ اس سے بات نہیں ہوئی۔" وہ اپنی انا کو مجروح ہوتے دیکھنا نہیں چاہتا تھا جبھی سرے سے منکر ہوا۔

کیتھرین الیگزینڈر کو شدت سے احساس ہوا اس نے جھوٹ بولا ہے مگر وہ کچھ کہے بغیر سر جھکا کر کچھ سوچنے لگی تھی۔

"تم لعنت بھیجو اس لڑکی پہ بات کرنا بھی نہیں اب اسے سے تمہارے لئے لڑکیوں کی کوئی کمی بھی تو نہیں ہے۔" اس کے بازو پہ نرمی سے ہاتھ رکھتی وہ بہت میٹھے لگاوٹ بھرے انداز میں بولی تو جان تڑپ کر رہ گیا تھا۔

"تو ممی مجھے کوئی اور نہیں صرف وہ چاہیے۔"

"اس میں ایسا کیا ہے کہ تم ..." کیتھرین الیگزینڈر کو اس کا انداز سخت برا لگا تھا بھڑک کر بولی۔

"مجھے نہیں پتہ ممی لیکن مجھے لگتا ہے جیسے اگر وہ مجھے نہ ملی تو شاید میں زندہ نہ رہ پاؤں۔ جیسے صرف اسے دیکھنے کی خواہش کی چاہ نے مجھے تم سے اپنے گھر سے دور کیا تھا اور اب اسے پانے کی چاہ مجھے خود سے بھی بیگانہ بنا رہی ہے اس کی خواہش اتنی زور آور اتنی شدید ہے کہ مجھے لگ رہا ہے کہ میں بے بس ہو چکا ہوں۔" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولتا چلا گیا تھا کیتھرین الیگزینڈر جیسے سالوں کی [illegible] آگئی تھی لمحوں میں اس کی رنگت میں زردی گھل گئی۔

"جان کیسی باتیں کر رہے ہو۔" وہ جیسے روہانسی ہو کر اسے ٹوک گئی تھی پھر جیسے اسے آگاہ کرنے کو بولی تھی۔

"تمہیں اندازہ ہونا چاہیے کہ وہ کسی طور تمہاری نہیں ہو سکتی۔" کیتھرین الیگزینڈر نے جیسے حقیقت سے پردہ اٹھایا۔

"وائے ممی کیوں؟" وہ تڑپ کر مچل اٹھا تھا۔

"ایک مسلم لڑکی کی شادی نان مسلم سے نہیں ہو سکتی۔" اس نے کاندھے اچکا کر جس بے نیازی سے کہا تھا جان اسی قدر مضطرب نظر آیا تھا۔

"میں ایسا کروں گا ممی دیکھ لینا میں تمام رکاوٹیں تمام بندشیں توڑ ڈالوں گا۔" اس کے لہجے میں جو شدت اور بغاوت تھی اسے محسوس کر کے کیتھرین کا دل لرز کر رہ گیا۔

"یہ مذہب کی بندشیں ہیں جان انہیں ہم نہیں توڑ سکتے۔" کیتھرین الیگزینڈر کا لہجہ اب سرد مہری سموئے نخوت زدہ ہو گیا شاید وہ اسی لئے اس درجہ مطمئن تھی کہ ان دونوں کے بیچ کی آہنی دیوار کو نہ گرا سکنے کا اس سے پورا یقین تھا۔

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"پھر اس کا کیا حل ممی جب کہ میں اب اس کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا۔" وہ جیسے بے بسی کی انتہاؤں کو چھونے لگا تھا، کیتھرین الیگزینڈر نے شعوری کوشش سے اپنے چہرے کے کبیدہ تاثرات کو مصلحت کے پردے میں چھپایا اور اسکے مضطرب چہرے پہ پیار بھری نگاہ ڈالتے ہوئے بڑے خلوص بھرے انداز میں بولی تھی۔

"تم نے اسے پرپوز کیا۔"

"اس کی نوبت ہی نہیں آسکی۔" جان کے لہجے میں مایوسی پھیلی۔

"کیوں؟" کیتھرین نے اچنبھے کا اظہار ضروری سمجھا۔

"بس ممی اس سے پہلے ہی ہمارا جھگڑا ہو گیا۔" وہ قدرے جھجک کر بولا تھا تب کیتھرین الیگزینڈر کچھ ثانیے یونہی جانچتی نظروں دیکھتی رہی تھی پھر جب بولی تو اس کا لہجہ بے حد پست تھا۔

"اسے پرپوز کرو پھر اسے عیسائیت کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرو اگر تمہیں اس سے شادی کرنا ہے تو ایسا کرنا پڑے گا یعنی اسے اس کے مذہب سے الگ کر کے اپنے مذہب میں شامل کرنا پڑے گا۔" اس کی آواز دھیمی ہوتے ہوتے سرگوشی میں ڈھل گئی۔

"واٹ۔" جان کو کرنٹ لگا تھا وہ بدک کر کھڑا ہو گیا۔

"نو ممی وہ کبھی اپنا مذہب نہیں چھوڑے گی۔" اس نے حبہ کے تصور کو ذہن میں لاتے ہوئے سختی سے تردید کی۔

"اوہ آئی سی۔" کیتھرین الیگزینڈر نے متاسفانہ نظروں سے دیکھا پھر بہت اطمینان سے بولی تھی۔

"تو پھر تم اسے چھوڑ دو۔"

"نو یہ بھی ممکن نہیں ہے میں نے بتایا ہے نا۔" وہ جھنجلا کر سخت مشتعل ہو کر چیخا تھا کیتھرین کچھ دیر تیز ہوتے ہچکیوں سمیت بھسم کرتی نظروں سے اسے گھورتی رہی تھی۔

"تو پھر ٹھیک ہے تم چھوڑ دو مذہب مجھے۔" ہاتھ میں آئی ہر چیز اس پہ پھینکتی ہوئی وہ وحشت بھرے انداز میں چیخی پاگل سی ہو گئی جان گھبرا کر اسے سنبھالنے کے آگے بڑھا مگر کیتھرین اسے جھٹک کر یونہی روتی کمرے میں جا گھسی۔

مجھ سے بھی پہلا جرم یہی ہوا
جب میں نے لکھنا سیکھا پہلا لفظ محبت لکھا
بہت لکھا کسی طرح سے لکھا

کیتھرین الیگزینڈر اس کی خدمت پہ ایک ملازم کو مامور کر کے اور کچھ نئے راستے دکھا کر خود واپس جا چکی تھی وہ شروع سے مذہب سے دور رہا تھا جب اسے اپنے مذہب سے لگاؤ نہیں تھا تو کسی دوسرے مذہب سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی کچھ اس کی فطرت میں ویسے بھی زیادہ لاپرواہی سادگی اور معصومیت تھی، کیتھرین کے زیر سایہ پرورش پا کر وہ ویسا ہی بنا تھا جیسا وہ اسے بنانا چاہتی تھی البتہ وہ ایک خواہش اس کی پوری نہیں کر پا رہا تھا جو سب سے زیادہ شدید تھی اور وہ تھی اس کا مذہبی ہونا حالانکہ کیتھرین خود مذہب کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتی تھی مگر جانے کیوں وہ جان کو بہت مذہبی دیکھنا چاہتی تھی وہ ہر اتوار جان کو چرچ ضرور بھیجتی، جان وہاں اس کی تسلی کی خاطر جاتا ضرور مگر بے دلی اور بے رغبتی کے باعث کچھ حاصل کیئے بغیر ہر مرتبہ اپنی نیند پوری کر کے لوٹ آتا سونا اس کا سب سے مرغوب مشغلہ تھا، کیتھرین نے اسے کہا تھا کہ اس کا بہت جی چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ رہے مگر اس کی مجبوری تھی کہ وہ وسیع بزنس کو چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔

"میں تمہاری مرضی کے خلاف تم پہ جبر نہیں چاہتی بس تم خوش رہو یہی میری خواہش

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"اس رات کیتھرین الیگزینڈر کی طبیعت اچانک بہت بگڑ گئی تھی اسے اس قسم کے ہسٹریائی دورے اکثر پڑا کرتے تھے مگر اس مرتبہ چونکہ وہ وجہ سے آگاہ تھا جبھی کئی دنوں تک خود کو مجرمانہ احساس سے نکال نہیں پایا، اس کا سب سے بڑا مسئلہ اس کی حساسیت تھی کیتھرین الیگزینڈر اس کی ماں، دوست اور رازداں سبھی کچھ تھی وہ بہت چھوٹا تھا جب سے اسے تنہا دیکھ رہا تھا، کیتھرین الیگزینڈر نے اسے کبھی بھی اس کے باپ کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور جب بتایا تو فقط اتنا کہ وہ ایشین تھا اور اب مر چکا تھا مگر وہ یہ سوچ کر ٹینشن کا شکار ہوا کرتا کہ اس ماحول اس معاشرے میں کیتھرین نے ایسی بے آب و گیاہ زندگی کیونکر گزاری کیا اسے اس کے باپ سے ایسی ہی محبت تھی اس بات پہ وہ جب بھی سوچتا جواب ہمیشہ نفی میں ملتا تھا کیتھرین کے پاس اس کے باپ کی کوئی یاد تھی نہ کوئی بات نہ ہی کوئی تصویر تھی نا وہ اس کا نام بتانے پہ تیار تھی پھر بھلا وہ اس کی محبت کیونکر ہو سکتا تھا وہ جب بھی سوچتا الجھ جاتا کئی کئی دنوں تک اس پہ عجیب سی یاسیت طاری رہتی ایک جمود سا زندگی کی تمام رنگینیوں کو چاٹ لیتا وہ اکثر سوچتا تھا، وہ کیتھرین کے کسی آشنا کی ناجائز اولاد ہو سکتا تھا جس سے کیتھرین الیگزینڈر نے کسی دور میں محبت بھی کی ہو گی مگر پھر کسی وجہ سے وہ اس کی نفرت کی زد پہ آ گیا تھا شاید وہ اس شخص سے اتنی محبت کرتی تھی کہ پھر اس کی جگہ کسی اور کو دینے پہ خود کو تیار نہ کر پائی اس نے بچپن سے لے کر آج تک کیتھرین الیگزینڈر کو شراب نوشی کرتے یا ڈانسنگ فلور پہ کسی غیر مرد کی بانہوں کے سہارے تھرکتے نہیں دیکھا تھا یہی وجہ تھی کہ جان اس کے پڑھائے گئے اسباق یاد رکھے ہوئے تھا ڈرنک نہیں کرتی یہ صحت کے لیے نقصان ہے کسی گرل فرینڈ سے ناجائز تعلق استوار نہیں کرتا ہے اور یہ تو ڈرنک سے بھی بڑا گناہ ہے وہ اکثر اسے اس قسم کے لیکچر دیا کرتی تھی اور جان نے ہمیشہ ان معاملات میں بہت احتیاط برتی اور اس کے احکامات کو بھی ٹھیس نہیں پہنچائی اسموکنگ بھی وہ یونہی شوق میں کرتا تھا جبھی بھول مگر جب سے سوسن کی وجہ سے اپ سیٹ ہوا تھا وہ اب اکثر اسموکنگ کرنے لگا تھا شروع شروع میں کیتھرین نے اس کے اسموکنگ کرنے پہ خوب شور مچایا تھا مگر اس نے کسی نہ کسی طور اسے منا لیا تھا اس نے کیتھرین کی زندگی میں دوسری رات جو روئی تھی وہ سوسن سے شادی کی تیاری نہیں جان سوسن سے دوستی سے آگے کا کوئی تعلق والے کا اس کا جی کیوں آمادہ نہیں ہوتا تھا یہ نہیں کیوں مگر اب یہ کو دیکھ کر اسے سمجھ آئی تھی کہ دل سوسن سے کبھی کیوں نہ مل پایا۔

......

محبت اب کچھ تو وہی بچھڑ رہا
وہ ہمیں چھوڑ کر نہ جائے کہیں
ہم نے صدیوں میں طے کیا ہے جسے
رائیگاں یہ سفر نہ جائے کہیں

جان لیب کی سیڑھیوں پہ بیٹھا جب کو سوچتے ہوئے سگریٹ کے کش لے رہا تھا، جب حواس باختہ سی خدیجہ زرد چہرا لیے بھاگتی ہوئی آ کر اس کے نزدیک رک گئی۔

"جان تم یہاں بیٹھے ہو وہاں کیا کچھ نہیں ہو گیا۔" جان سرسری نگاہ سمیت اس کے ہانپتے وجود کو دیکھا پھر سے کش لینے لگا۔

"جان جامع میں ہنگامہ ہو گیا ہے اسٹوڈنٹس کی آپس میں بہت زوردار لڑائی ہوئی ہے سیاہ فام افریقی اور کچھ دوسری شرپسند پارٹیاں آپس میں بھڑک گئیں گولیاں تک چلیں ہیں پولیس بھی پہنچ گئی میں تو سخت پریشان ہوں ہمارے گروپ کے کسی بھی ساتھی کا کچھ پتہ نہیں عارض تک سے کچھ اسٹوڈنٹس زخمی بھی ہوئے ہیں۔" وہ تیز تیز بول رہی تھی اس کے چہرے پہ ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

''واٹ؟'' آخری اطلاع پہ جان کو جھٹکا لگا تھا سگریٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پہلے سیڑھیوں پہ لڑھکا پھر خشک پتے پہ جا کر بڑا شعلہ پکڑتے ہی پتہ سلگا تھا اور دھوئیں کی باریک سی لکیر فضا میں بکھرنے لگی۔

''کیا کہا تم نے کچھ لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں۔'' خدیجہ کو وحشت بھری نظروں سے دیکھتا وہ چیخ کر بولا تھا۔

''ہاں اور مجھے سب سے زیادہ حبہ کی فکر ہے وہ سائنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف ہی گئی تھی وہیں یہ سارا ہنگامہ ہوا ہے۔'' خدیجہ کی بات کے اختتام تک ہونٹ کچلتی بے بسی سے رو پڑی تھی، جان کا دماغ بھک سے اڑ گیا اس نے اڑے ہوئے حواسوں سمیت خدیجہ کو گھورا تھا۔

''اور تم مجھے اب بتا رہی ہو خدیجہ۔''

''جان تھینکس گاڈ کہ تم دونوں [illegible] ہو ورنہ ہماری تو سانس تھم رہی ہیں۔'' جارج بھاگتا ہوا وہاں آ کر اطمینان سے بولا مگر ان کے چہرے پہ سراسیمگی کے آثار دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

''واٹ پرابلم تم لوگ کچھ پریشان ہو ڈونٹ وری خادیجہ لڑائی سائنس ڈیپارٹمنٹ میں ہوئی ہے ادھر تو سب ٹھیک ہے بس ایک بدحواسی ہے اسٹوڈنٹس میں۔'' جارج نے جلدی جلدی بتایا تھا مگر جان اس کی بات سننے کو رکا نہیں تھا وہ پاگلوں کی طرح اندھا دھند سائنس ڈیپارٹمنٹ کی طرف بھاگا تھا۔

''اسے کیا ہوا؟'' جارج نے استعجابی نگاہ سے پہلے جان پھر خدیجہ کو دیکھا تھا۔

''حبہ وہیں ہے۔'' اس نے دھندلائی ہوئی نظروں سے جارج کو دیکھا پھر سائنس ڈیپارٹمنٹ کو۔

''وہ وہاں کیا کر رہی تھی۔'' جارج کی حیرت سے آنکھیں باہر آ گئیں۔

''کسی کام کی غرض سے گئی تھی مجھے ساتھ جانے کا کہا تھا مگر میں بزی تھی معذرت کر لی۔'' اور جارج کے چہرے پہ بھی تشویش کا رنگ گہرا ہوا۔

''میں دیکھتا ہوں۔'' وہ جان کے پیچھے بھاگا گیا تو خدیجہ اپنی طرف آتے وقار حسن، شاہ زیب کے علاوہ کرسٹینا کو عجلت بھرے انداز میں پوری بات سے آگاہ کرتی انہیں لئے اسی سمت بھاگی تھی۔

ہم کسی تیسرے کی منزل ہیں
دل کسی دوسرے کی راہ میں ہے
کب سے میں پلک نہیں جھپکیں
کوئی جستجو میری نگاہ میں ہے

جان پورے ڈیپارٹمنٹ میں پاگلوں کی طرح حبہ کو تلاش کر رہا تھا پولیس کا چھوڑا ہوا آنسو گیس حلق میں خراشیں جب کہ آنکھوں میں جلن پیدا کر رہا تھا ہنگامہ تھم چکا تھا مگر تباہی کے آثار نمایاں تھے، جارج جانسن اینڈریو کے علاوہ عبدالعلی، وقار حسن اور شاہ زیب بھی حبہ کو ڈھونڈ رہے تھے مگر جو حالت جان کی تھی وہ انہیں چونکانے کا باعث بن چکی تھی مگر یہ پریشانی کا وقت تھا کسی نے بھی اس کی غیر ہوتی حالت پہ دھیان نہیں دیا تھا مگر سوہنی کو اسے دیکھ کر ضرور لگ رہا تھا کہ اگر مزید چند لمحوں تک بھی جان کو حبہ صحیح سالم حالت میں نہ مل پائی تو لازماً وہ خود بیہوش ہو کر گر جائے گا اس کا جائزہ لیتے ہوئے ہی اسے عبدالعلی کی تیز آواز سنائی دی تھی جو چیخ کر انہیں حبہ کے مل جانے کا مژدہ جانفزا سنا رہا تھا، اس کی رگوں میں دوڑتا خوف جیسے یکلخت تھما تھا، سب سے پہلے جان اندھا دھند بھاگا تھا جو گلابوں کے کنج کے پاس بے ہوشی کی حالت میں بے سدھ پڑی تھی عبدالعلی اس پہ جھکا اس کی نبض ٹٹول رہا تھا اس نے ایک وحشت کے عالم میں

Please register!
Visual Watermark

جھپٹ کر عبد العلی کے ہاتھ سے اس کی کلائی چھڑوائی تھی عبد العلی نے اس کی اس حرکت پہ برا منا کر اسے گھورنا چاہا تھا مگر اس کے چہرے پہ جو تاثر تھا وہ اسے منجمد کرنے کو کافی ثابت ہوا تھا جان نے چہرے سمیت اس کی دھڑکنوں کا ردھم محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو گھبراہٹ میں پریشانی میں بالکل ساکن محسوس ہوئی تھیں۔

"یہ زخمی ہے فوری ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے ہم اسے ہوسپٹل لے جا رہے ہیں" وقار حسن نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے با آواز بلند اطلاع دی پھر آگے بڑھ کر عبد العلی کو مخاطب کرتا ہوا بولا تھا۔

"علی پلیز تم اسے اٹھانے میں میری مدد کرو۔" وقار حسن کی بات پہ جان کی شاکڈ حسیات جیسے ناگواری کے تیز احساس سمیت ایک جھٹکے سے بیدار ہوئی تھیں۔

"نہیں چھوڑو اسے کوئی ہاتھ نہیں لگائے گا۔" وہ جیسے انہیں گھور کر غرایا تھا عبد العلی خاموش رہا البتہ وقار حسن کے ساتھ باقی سب ضرور چونک کر اسے دیکھنے لگے تھے جب کہ جان کسی کی پرواہ کیئے بغیر حبہ کے نازک وجود کو کسی قیمتی متاع کی مانند بہت احتیاط سمیت اپنے بازوؤں میں اٹھا کر تیز قدموں سے بیرونی گیٹ کی سمت بڑھا تو عبد العلی اور وقار حسن کے چہروں پہ واضح برہمی و ناگواری تھی وہ بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکے تھے جان حبہ کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ لٹا رہا تھا جب خدیجہ لپک کے آگے بڑھی اور اندر بیٹھتے ہی حبہ کا ڈھلکا ہوا سر اپنی گود میں رکھ لیا جان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا اور تیزی سے گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اگر وقار حسن بجلی کی سی تیزی سے فرنٹ سیٹ پہ جا نہ بیٹھتا تو وہ کسی کی بے پر دھیان دیئے بغیر گاڑی لے اڑتا۔

محبت بھی عجب شے ہے
انتشار سے آگے
اختیار سے باہر

جان اس وقت تک خود کو سولی پہ لٹکا محسوس کرتا رہا تھا جب تک حبہ کو ہوش نہیں آ گیا جس طرح بے چینی سمیت وہ ٹہل ٹہل کر مسلسل بیٹ پکار رہا تھا یہ لڑکی اس کے لئے اہم ہے وہ جانتا تھا مگر اس قدر اہم ہو گی کہ اسے لگے گا جیسے اس کی سانس کی ڈور کے ساتھ اس کی سانسیں بندھی ہیں یہ خبر نہیں تھی ڈاکٹر کے اطمینان دلانے کے باوجود اس کا وحشی پن اور اضطراب جس طرح ہر ادا سے چھلک رہا تھا اسے دیکھتے باقی سب بھی کسی گہری اور عمیق سوچ میں گم ہو چکے تھے، عبد العلی کو جان کی شدت پسندی پہ جہاں ناگواری اور تاؤ محسوس ہوا تھا یہاں جان کی بے چینی دیکھ کر وہ جیسے عجیب سے تفکر میں ڈوب گیا تھا، اڑتی ہوئی یہ خبر اس تک بھی پہنچی تھی کہ جان حبہ میں انٹرسٹڈ ہے پر وہ خود بھی جان کو دیکھ کر اسے لگا تھا مگر اس کے اس حد تک آگے جانے کی اسے کبھی سوچ بھی نہیں آ سکی تھی سب سے بڑھ کر جس بات نے عبد العلی کو ششدر کیا تھا وہ جان کی حبہ کے معاملے میں انتہائی پوزیسو سوچ تھی جس ملک اور معاشرے کا وہ پروردہ تھا وہاں کسی مشرقی مرد کی سی جذباتی اور کٹر سوچ رکھنا عجیب بات تھی جسے وہ چاہے اسے کوئی اور نہ چھوئے کیا مغرب میں اس قسم کے جذبات و احساسات ہوتے ہوں گے اس کا جی چاہا تھا کسی سے پوچھے تب اس نے ساتھ بیٹھے وقار حسن سے نا چاہتے ہوئے بھی یہ سوال کر ڈالا تھا وہ اس کی بات سن کر ہنسا تھا۔

"پتہ نہیں کیونکہ میں نے کبھی ایسا کچھ بھی محسوس نہیں کیا ہو سکتا ہے اس لئے کہ میں نے اس قسم کی جنونی محبت کسی سے نہیں کی، مجھے جان کی محبت سے ڈر لگنے لگا ہے وقار اسے حبہ سے محبت نہیں کرنا چاہیے تھی۔" اس کا تاسف زدہ لہجہ سرگوشی میں ڈھلنے لگا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

"محبت خود بخود ہونے والا بڑا سرکش جذبہ ہے میرے یار۔" وقار حسن اس کے کاندھے پہ ہاتھ مار کر ہنسا تو جان نے چونکتے ہوئے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا کچھ دیر یونہی گھورتا رہا یہاں تک کہ ڈاکٹر دروازہ کھول کر باہر آ گیا جان تیزی سے ادھر لپکا تھا۔

"اوہ تھینکس گاڈ ورنہ شاید اس ہنسی کے جرم میں یہ انگریز کا بچہ مجھے شوٹ کر دیتا۔" وقار حسن نے عبدالعلی کے کان میں گھس کر سرگوشی کی تو عبدالعلی کو بھی اس ٹینشن کے باوجود ہنسی چھوٹ گئی تھی، ڈاکٹر نے یقیناً کوئی مژدہ جانفزا سنایا تھا کہ جان کا بجھا ہوا متورم چہرا آن واحد میں روشن ہو کر گویا جگمگانے لگا۔

"اندر کے محسوسات کے ساتھ ہی چہرا کیسے رنگ بدلتا ہے۔" عبدالعلی سوچتا ہوا اٹھ کر دونوں کے قریب آ گیا جہاں جان ڈاکٹر سے الجھ رہا تھا۔

"کیوں ڈاکٹر میں کیوں نہیں [illegible] سے۔"

"پیشنٹ کی کنڈیشن اس قابل نہیں کہ ابھی کسی بھی قسم کی بات چیت کی جائے سو برائے مہربانی آپ لوگ باہر تشریف رکھیں۔" ڈاکٹر نے رکھائی سے کہا تھا۔

"مم..... مگر میں صرف اسے دیکھوں گا پلیز عابدل علی تم کچھ سمجھاؤ اسے۔" وہ ڈاکٹر سے بات کرتا زچ سا ہو کر جیسے علی کی شفارش کرواتا ہوا ملتجی ہوا۔

"ڈاکٹر پلیز اسے اندر جانے دیں کہہ رہا ہے ناں کہ صرف دیکھے گا۔" عبدالعلی کو جانے کیا ہوا تھا کہ اس کی فیور میں بول پڑا، ڈاکٹر کاندھے جھٹک کر واپس ہو گیا تو جان ممنون نگاہوں سے تشکر بھرے انداز میں عبدالعلی کو دیکھتا حبہ کے کمرے میں جا گھسا، سفید بستر پہ سینے تک کمبل اوڑھے وہ بالکل چت لیٹی تھی لمبی گھنیری پلکیں صبیح عارضوں پہ جیسے کبھی نہ اٹھنے کے ارادے سے گری پڑی تھیں جان کے دل پہ جیسے گھونسا سا لگا آنکھوں میں بڑھتی نمی نے ایک بار پھر اسے احساس دلایا تھا کہ وہ لڑکی جو بے خبری کے عالم میں بستر سنبھالے پڑی تھی اس زندگی میں اس کی کل متاع تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا حبہ کو جھنجھوڑ کر اٹھا دے اس کی یہ لاچاری اس کی برداشت سے باہر ہوئی تو گھبرا کر باہر آیا تو پہلے سے بھی بڑھ کر اور نڈھال ہو رہا تھا۔

"کم آن جان! وہ اب بالکل ٹھیک ہے بتایا تو ہے ڈاکٹر نے کہ چوٹوں سے زیادہ اس کے ذہن پہ اس واقعہ کا خوف طاری ہے سو ڈونٹ وری سنبھالو خود کو۔" عبدالعلی نے اس کے ویرانی چھلکاتے چہرے پہ بکھری یاسیت کو دیکھا تو پاس آ کر تسلی آمیز لہجے میں بولا تھا جان کی آنکھوں کی سطح کچھ اور گیلی ہوئی تو سرعت سے پلٹ کر چلا گیا۔

سفر آسان لگتا ہے
دل برباد تجھ کو یہ سفر آسان لگتا ہے
ادھر تو سوچتا تھا اور ادھر
آنکھوں سے کوئی خواب چہرا آن لگتا تھا
دل برباد ہم نے تو کہا تھا
سفر آسان لگتا ہے مگر
آنکھیں بدن سے چھین لیتا ہے

اگلے دو دنوں میں حبہ بالکل ٹھیک تو ہو گئی تھی مگر سویٹی کی بھڑکائی ہوئی آگ کسی بھانبھڑ کی صورت جان کی تباہی کا سامان کر گئی تھی اس نے جس انداز میں حبہ کی گمشدگی اور جان کی بے قراری وحشت اور مجنونانہ کیفیت کو بیان کیا تھا نمک مرچ لگا کر حبہ کی بیہوشی کے دوران جان کا بی ہیویر حبہ کو بتایا تھا وہ اسے آپے سے باہر کر گیا تھا جان سے نفرت اس کے دل میں گہری ہوئی تھی یہ جان کر کہ وہ ہی اسے اپنی بانہوں میں اٹھا کر ہوسپٹل لایا تھا اور عبدالعلی، وقار حسن کو اس نے

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

کس بری طرح سے جھڑکا تھا وہ تو جیسے پور پور سلگ اٹھی تھی یہ بدقسمتی ہی تھی جان کی کہ اس وقت جان گلابوں کے فریش بکے سمیت اس کی خبر گیری کو چلا آیا تھا حبہ نے پھول اس کے منہ پہ مار کر اتنا شدید ردعمل ظاہر کیا تھا کہ اتنے سارے نفوس کی موجودگی میں وہ کسی کے بھی سنبھالنے نہیں سنبھلی تھی جان کے ملگجے لباس اور بڑھی ہوئی شیو نے سویٹی کی ایک ایک بات کی جیسے تصدیق کی تھی اس کی آنکھوں سے نکلتے شعلوں اور چہرے کی رعونت بھرے تاثرات جان کو خود سے اس کی نفرت سے اچھی طرح آگاہ کر چکے تھے تب سے جو وہ گیا تھا تو تین دن گزر جانے کے بعد بھی اسے کسی نے نہیں دیکھا۔

شدید سردی کی پرواہ کیے بغیر وہ اس وقت بھی ساحل پہ آ بیٹھا تھا سمندر کی یخ بستہ لہریں اس کے پیروں سے لپٹ کر پلٹ رہی تھیں مگر اس کے اندر تو جیسے کوئی آگ دہک رہی تھی رنگ برنگی لائٹس روشن ہو کر رات کی تیرگی چیر دینے کے ساتھ سمندر کے پانی کو روشن کر رہی تھیں ساحل کا یہ گوشہ بالکل سنسان اور پرسکون تھا سمندر کی لہروں کے سوا یہاں کوئی آواز نہیں تھی "سمندر مجھے ہمیشہ بہت متاثر کرتا تھا مگر اب مجھے سمندر سے بڑھ کے کسی نے متاثر کرنا شروع کر دیا ہے" اسے اپنی ہی آواز کی بازگشت سنائی دی تھی ہواؤں میں جو چند دن قبل اس نے سویٹی سے یہاں آ کر ہی کہی تھی۔

''آئی نو ہے یہ۔'' سویٹی نے بدمزا ہو کر منہ بگاڑ کر کہا تھا اور وہ جواب میں زور سے ہنس پڑا تھا۔

''ہاں اسے یہ سمندر کی طرح گہری پر اسرار اور پرکشش۔'' وہ جیسے کھو سا گیا تھا۔

''مگر وہ تم سے محبت نہیں کرتی۔'' سویٹی نے جیسے اسے جھڑکا چاہا تھا۔

''آئی ڈونٹ کیئر۔'' تب اس نے کتنی بے نیازی سے کہا تھا مگر اب حبہ کی نفرت بھی اس سے برداشت نہیں ہوئی تھی۔

''کیوں پیچھے پڑ گئے ہو میرے۔ دنیا کی اور لڑکیاں مر تو نہیں گئیں میری جان چھوڑ دو میری۔'' اس کے لہجے میں جتنی نفرت تھی اس سے بڑھ کر بیزاری۔

''وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی۔'' جان کا دل چاہا تھا پھوٹ پھوٹ کے رو دے یہ احساس اتنا تکلیف دہ تھا کہ پچھلی تین راتوں سے وہ سو نہیں پایا تھا حبہ کے انسلٹنگ اور ہتک آمیز رویے نے جان کے اندر جارحیت کے احساس کو جنم دیا تھا وہ تڑپا تو تھا ہی بکھر بھی گیا تھا۔

''میں تمہیں محبت سے حاصل کرنا چاہتا تھا ہے۔ مگر تم مجھے سختی پہ اکسا رہی ہو تو یونہی سہی۔'' جھٹکے سے وہ گیلی ریت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ جان الیگزینڈر کیا ہے۔'' اس نے تنفر زدہ انداز میں سوچا اور واپسی کے ارادے سے اٹھ گیا۔

وہ بات کہ ہر ایک کو حیرت کمال ہو
مجھ کو ہر اک بیان پہ قدرت کمال ہو
وہ مجھ کو چاہنے لگے بے حد اور اس کے بعد
اس بات کی جہاں میں شہرت کمال ہو

پچھلے دنوں کی یاسیت اور گہری پژمردگی کے احساس کو رات وہ ساحل سمندر پہ ہی اتار کر پھینک آیا تھا جو فیصلہ اس نے وہاں کیا تھا وہ اس پہ بہت مطمئن تھا بہت دنوں بعد اس نے بشی سے فرمائش کر کے اپنی پسند کا ناشتہ تیار کرایا اور پوری وارڈ روب کھنگال کر بہترین لباس سلیکٹ کیا، سیاہ رنگ اس پہ بہت اٹھتا تھا کیتھرین کے علاوہ سویٹی بھی اس سے فرمائش کر کے یہ رنگ پہننے کو کہتی تھیں اس کے علاوہ اس پہ اٹھنے والی ستائشی نگاہوں سے بھی وہ اچھی طرح آگاہ تھا کہ یہ اس پہ کس حد تک جچتا ہے اس نے ڈھیروں پرفیوم خود

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

پہ چٹخ کر اسے ہی عکس کو آئینے میں مت چڑایا تھا اور سیل فون اٹھائے اسپورٹس گاڑی کی چابیاں اچھالتا باہر آ گیا جامعہ وہ صرف جب کی خاطر ہی جاتا تھا وہاں پہنچ کر اس نے بہت خوشدلی اور فریش موڈ کے ساتھ سب سے ہائے ہیلو کی تھی اینڈریو کے ساتھ مل کر لڑکیوں کو بھی چھیڑا اور بیئر کے چند گھونٹ بھی بھر لئے وہاں سے اٹھ کر وہ اپنے گروپ میں آ گیا تھا اس کا یہ خوشگوار موڈ چونکہ کئی دنوں سے رخصت ہو چکا تھا جبھی ان سب کو اسے فریش اور خوش دیکھ کر حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی۔

''جان نے لگتا ہے حالات سے سمجھوتہ کر لیا ہے اب جب کا خیال چھوڑ کر سوپٹی سے شادی کرنے گا یقیناً۔'' جارج کو مذاق سوجھا تھا جسے سب نے ہی انجوائے کیا خود سوپٹی کا بھی یہی خیال تھا اور یہ خیال ہی اس کا سیروں خون بڑھا گیا تھا۔

''جھینکس گاڈ!'' بالآخر وہ سنبھلا تو اس نے شکر کیا تھا جان نے چپ چاپ یہ سب کچھ سنا تھا اور بغیر کوئی تبصرہ کیے اٹھ کر چلا گیا۔

''خدیجہ جب آئی ہے۔'' اس نے پاس سے گزرتی خدیجہ کو پکار کر پوچھا تھا خدیجہ نے مختص سر ہلانے پہ اکتفا کیا وہ اس کا ٹھکانہ جانتا تھا مضبوط قدم اٹھاتا لائبریری میں آ گیا سفید اسکارف کے ہالے میں اس کا ملکوتی حسین چہرا اپنی دلکشی نزاکت اور رعنائی و حیا کا سنگم لئے اسے مبہوت کرنے لگا کتنے ہی پل یونہی بنا آہٹ کے چپ چاپ سرکے تھے جب کو کسی کی مسلسل اور پرتپش نگاہوں کا احساس ہوا تو بے اختیار نظر اٹھا لی تھی اسے روبرو اور پوری جان سے متوجہ پاتے ہی اس کے چہرے کے زاویے بگڑنے لگے تھے لب بھینچے ہوئے وہ اٹھنے کے ارادے سے کتابیں سمیٹنے لگی تھی جب جان چونک کر سنبھلتا ہوا ڈانٹ کر بولا تھا۔

''رک جاؤ جب اس قسم کی اکڑ مجھے دکھانے کی ضرورت نہیں کہ میں آج بھی تمہیں اپنی بات سنے بغیر جانے نہیں دوں گا۔'' جان کے ہٹیلے انداز پہ جب نے متحیر انداز میں چونک کر اسے دیکھا تھا اس کی یقین سے عاری نگاہ میں جو استعجاب تھا اس نے جان کو بہت مزا دیا تھا اس کی نگاہوں کی جارحانہ چمک پہ جب کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سردی لہر دوڑتی محسوس ہوئی تھی مگر وہ اپنا خوف ظاہر کر کے خود کو کمزور ثابت کرنا نہیں چاہتی تھی جبھی شعوری کوشش سمیت سابقہ انداز میں بہت ٹھوس اور بے تاثر لہجے میں بولی تھی۔

''مجھے تم میں اور تمہاری باتوں میں دلچسپی نہیں ہے۔''

''جانتا ہوں جبھی آج میں تمہیں آخری بار وارن کروں گا کہ تمہیں مجھ میں اور میری باتوں میں دلچسپی لینی پڑے گی۔'' وہ اکڑ انداز میں اسے گھور کر جارحانہ انداز میں کہہ رہا تھا جب اپنی جگہ سن ہو گئی اس کی آنچ دیتی قربت جب کو اپنے رخسار دہکاتی محسوس ہوئی اس کا یہ یکسر بدلا ہوا انداز اور تیور جب کو خائف کرنے کو کافی تھے۔

''دیکھو تم بدتمیزی کر رہے ہو جانے دو مجھے۔'' اس کی گستاخی پہ آمادہ جارحانہ نظروں پہ متوحش ہوتی وہ مزاحمت پہ اتر آئی۔ جان نے جواب دینے کی بجائے یونہی اسے بھٹکی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے جینز کی جیب سے بریسلیٹ نکال کر اس کے سامنے ٹیبل پہ اچھال دیا۔

''یہ تمہارے لئے تھا جسے تب تم نے بے اعتنائی اور غصہ سے لینے سے انکار کیا تھا خود پہنو گی یا میرے ہاتھ سے پہننا پسند کرو گی۔'' وہ یکسر بدلے ہوئے انداز میں اسے دھمکا کر خون خشک کر چکا تھا اس کے بھاری خشک بے رحم لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ جب کو شدت سے رونا آنے لگا اس

Skorpio FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کی ریڑھ کی ہڈی میں جو سرد لہریں اٹھی تھیں وہ اب پورے وجود میں پھیل رہی تھیں وہ اڑی ہوئی رنگت اور متوحش انداز میں بیٹھی رہ گئی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح یہاں سے نکل بھاگے۔

''میں تمہیں پرپوز کر رہا ہوں ٹیل می ول یو میری می۔'' اس کے حواس باختہ چہرے پہ نظریں ٹکائے وہ درمیانی فاصلہ گھٹا چکا تھا حبہ سراسیمگی کی انتہاؤں کو چھوتی ہاتھوں میں چہرا ڈھانپ کر بے بسی سے رو پڑی تھی گویا اس کی ساری بہادری جان کے نرم رویے کی مرہون منت تھی جیسے ہی اس نے رنگ بدلا حبہ کی بہادری بھی جیسے رفو چکر ہو گئی۔

''تو تم نہیں بتاؤ گی۔'' جان نے آنکھوں میں قہر بھر کے اسے گھورا۔

''نہیں بھی نہیں میں نے کہا تھا نا یہ ممکن نہیں ہے۔'' وہ ہسٹریک ہو کر چلائی تھی۔

''اوکے فائن تو تم نے انکار کر دیا لٹل۔'' جان نے تیز ہوتے تنفس سمیت اسے گھور کر دیکھا۔

''چیلنج سمجھ لو یا کچھ اور ہے یہ ڈیئر کہ تم صرف جان الیگزینڈر کے علاوہ اور کسی کی نہیں بن سکتیں۔'' اس نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھ کر پھنکار زدہ لہجے میں کہا اور جھٹکے سے مڑ کر چلا گیا حبہ بعد حیرت سے بیٹھی رہ گئی۔

اگلے کئی دنوں تک وہ جامعہ نہیں آئی تب بھی جان نے پرواہ نہیں کی وہ بہت مگن تھا اور خوش بھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا اسے افسوس ہوا اس نے ایسے ہی خوامخواہ حبہ کے پیچھے اتنا وقت ضائع کیا۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے اسے پاکستانی یہ کہاوت یاد آ کر بہت لطف اندوز کر رہی تھی حبہ کا جامعہ آنا اس کے گریز کی واضح چغلی کھا رہا تھا کہ وہ اس سے ڈر کر گھر میں دبک کر بیٹھ گئی تھی ایک ہفتے بعد وہ جامعہ آئی تو پہلا سامنا جان سے ہی ہوا تھا اس کی زرد رنگت اور کملائی ہوئی صورت دیکھ کر جان کو خفیف سے ملال نے آن لیا جو بھی تھا بالآخر اس نے اس سے محبت کی تھی اسے اس طرح سے ذہنی ٹارچر کرنا اسے اچھا نہیں لگا تھا مگر بسا اوقات وہ سب بھی کرنا پڑتا ہے جو انسان نہیں کرنا چاہتا اس نے خود کو تسلی دے لی تھی وہ جان سے کترا رہی تھی وہ اچھی طرح اس کی کیفیت کو سمجھ رہا تھا۔

ہپی ٹائپ چند لڑکوں کا گروپ جو اس معاشرے کی ہر برائی میں بڑے دھڑلے سے مبتلا تھے جان سے کچھ فاصلے سے گزر کر حبہ اور خدیجہ سے کچھ فاصلے پہ جا کھڑے ہوئے جان کی توجہ ان کی بجائے انجنی بھی حبہ پہ مرکوز تھی۔

ایک لڑکے نے اپنے ساتھی کی سمت جھک کر حبہ کو دیکھتے ہوئے کوئی سرگوشی کی تھی پھر وہ کوئی واہیات سا گانا بہت اونچی آواز میں گانے لگا جان کی توجہ نا چاہتے ہوئے بھی اس سمت ہوئی تھی اس نے ناگواری کے انجانے احساس سمیت پلٹ کر دیکھا تھا مگر اس لڑکے کی توجہ حبہ کی سمت دیکھ کر وہ جیسے ٹھٹک گیا تھا۔

''ڈارلنگ ہمارے ساتھ ڈانس کرو اگر تم اشارہ کرو تو ہم تمہاری خاطر تمہارے گھر بھی آ سکتے ہیں کچھ لمحے ہماری نظر بھی کر دو۔'' وہ جھومتا ہوا اٹھا تھا حبہ کے ساتھ خدیجہ بھی ششدر کر اسے دیکھنے لگی تھی اس سے پہلے کہ کوئی بھی کچھ سمجھتا ہنری نے یونہی جھومتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر حبہ کا اسکارف پکڑ کر کھینچ لیا تھا، حبہ اس حرکت پہ بوکھلائی تھی اور بدک کر پیچھے ہٹنے کی کوشش میں وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی اور لڑکھڑا کر سنبھلے بغیر گرتی چلی گئی، خدیجہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ پہ جہاں ساکت بیٹھا جان خفیف سے جھٹکے سے ہوش میں آیا تھا وہاں ہنری اور اس کے ساتھی ہذیانی انداز میں قہقہے لگانے لگا تھے اور جان کی

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

برداشت بس یہیں تک تھی یہ سب کچھ اتنا اچانک اور ہنگامی انداز میں ہوا تھا کہ کچھ فاصلے پہ موجود جان بھی ششدر رہ گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر حواس باختگی میں کسی بھی وقت رو پڑنے والی حبہ پہ مزید فقرے کستے جان قہر بن کر ان پہ ٹوٹ پڑا تھا اس نے وہیں سے جست لگا کر ہنری کی گردن دبوچی تھی۔

"اب کرو بکواس میں دیکھتا ہوں تم میں اتنی جرأت ہے۔" وہ اسے زوردار جھٹکا دیتے ہوئے سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے گھورتا حلق کے بل غرایا تھا وہ چار تھے اور جان تنہا وہ اکیلا ہو کر بھی ان تینوں پہ بھاری تھا اگلے چند منٹوں میں وہ ان کا حلیہ بگاڑ کر رکھ چکا تھا۔ فق چہرے پہ سراسیمگی وخوف کا ملا جلا تاثر لئے پھٹی پھٹی آنکھوں سمیت جان کو ان تینوں کو اٹھا اٹھا کر پٹخیاں دیتے دیکھ رہی تھی انہیں تو گویا اپنی جان چھڑانا مشکل لگا تھا، زخم سہلاتے وہ جدھر جس کا منہ اٹھا وحشت کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے جان تو ان کے پیچھے جا رہا تھا وہ تو اس ہنگامے کی خبر پا کر بھاگ کر آتے وقار حسن اور جارج نے اسے قابو کیا تب وہ جیسے بپھرے ہوئے انداز میں ان سے اپنا آپ چھڑاتا ہوا ہنکارا تھا۔

"چھوڑوں گا نہیں میں ان کتوں کو یہ کیا سمجھتے ہیں پوری جامعہ پہ بس ان کی اجارہ داری ہے۔" وہ کف اڑا رہا تھا

"جان پاگل ہو گئے ہو سنبھالو خود کو یہ پولیس کیس بن چکا ہے اس فضول کی مار کٹائی کے شوق میں اندر بھی ہو سکتے ہو تم۔" جانسن نے اسے جھنجھوڑ کے کہا تھا تب وہ حقارت بھرے انداز میں زمین پہ تھوک کر یوں گہرے گہرے سانس بھرنے لگا جیسے طیش اور اشتعال پہ قابو پا رہا ہو۔

"ہوا کیا تھا آخر کہ تم یوں آپے سے باہر ہونے لگے۔" وقار حسن کے سوال پہ جان کی بے ساختہ نگاہ حبہ کی سمت اٹھی تھی جس نے اس وقت گھبرا کر اسے دیکھا تھا اس کی نگاہوں میں جو خوف اور بے بسی تھی اس نے جان کو لب بھینچ کر نگاہ کا زاویہ بدلنے پہ مجبور کیا تھا۔

"جان تمہیں خوامخواہ ان لوگوں سے نہیں الجھنا چاہیے تھا تمہیں پتہ ہے ان لوگوں کی شہرت ٹھیک نہیں جامعہ میں ہر کوئی ان سے کسی اچھوت کی طرح ہی بچنے کی کوشش کرتا ہے۔" جارج اپنے رومال سے جان کے چہرے گردن اور ہاتھوں پہ پڑنے والی خراشوں سے اس کے خون کو صاف کرتا تشویش سے بولا تو جان نے بھرپور ناراضگی سمیت اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"وہ جو کریں گے دیکھ لوں گا میں۔" اس کی نگاہ بے اختیاری میں آنسو پونچھ کر خدیجہ کی کسی بات پہ نفی میں سر ہلاتی حبہ پہ ٹھہری تھی۔

"اسے کو کیا ہوا؟" جارج کو تشویش ہوئی تھی اسے روتے دیکھ کر۔

"تم جاؤ۔" جان نے نگاہ کا زاویہ بدل کر رکھائی سے کہا۔ وہ نہیں جانتا تھا اس نے ایسا کیوں کیا وہ اس امر پہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا، پھر وہ قدم بڑھاتا ہوا وہ عین حبہ کے سامنے آ گیا تھا۔

"تم گھر جاؤ اور کل کالج نہیں آنا۔" حبہ نے چونک کر تحیر بھری نگاہ سے اسے دیکھا اسے خود کو یہ یقین دلانے میں دشواری محسوس ہوئی تھی کہ جان نے یہ دونوں حکم اسی کو صادر کیئے ہیں، لاسٹ ملاقات پہ اس کی جارحیت اور تلخی پہ ہی وہ ابھی تک تلملائی ہوئی تھی کجا یہ انداز میں تو جیسے منٹوں میں آؤٹ آف کنٹرول ہوئی تھی۔

"تم اپنی حدود......"

"حبہ پلیز۔" خدیجہ نے بروقت اس کا ہاتھ دبا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں خاموش ہو جانے کی جو التجا کی تھی اسے بادل ناخواستہ ماننی وہ یوں جھٹکنے لگی جیسے غصے پہ قابو پانے کی کوشش کر رہی ہو گو کہ جان ابھی کچھ لمحے قبل اس کے لئے بہت

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کچھ کر چکا تھا مگر اس کا ذہن اس کی طرف سے اس قدر بدگمانی اور تنفر سمیٹے تھا کہ وہ اسے اپنا محسن تسلیم کرنے کو بھی آمادہ نظر نہیں آئی تھی۔ خدیجہ کا ہاتھ ہٹاتی وہ تیز قدموں سے پلٹ کر چلی گئی۔

''خدیجہ پلیز تم اس کے ساتھ جاؤ میں ابھی آتا ہوں۔'' جان کو کہ جارج اور وقار حسن سے کوئی ضروری بات کر رہا تھا اس کے باوجود جیسے اس کی توجہ کا مرکز حبہ کی ہی ذات تھی خدیجہ نے سر اثبات میں ہلایا تھا اور حبہ کے پیچھے چلی گئی، کچھ لمحے مزید جانسن سے بات کرنے کے بعد جان مضبوط قدم اٹھاتا ہوا باہر کی سمت بڑھ گیا اس سارے معاملے کو جامع کی انتظامیہ سے کس طرح ہینڈل کرنا ہے یہ وہ جانسن کو سمجھا چکا تھا جس وقت وہ پارکنگ لاٹ میں آیا حبہ، خدیجہ کی کسی بات پہ مستقل نفی میں سر ہلاتی کچھ کہہ رہی تھی اس کے چہرے کا تنفر اور رعونت اتنی دور ہونے کے باوجود بھی جان نے بہت شدت سے نوٹ کی تھی۔

''خادیجہ اگر تم ابھی جانا چاہتی ہو تب ٹھیک ہے اور وائز کوئی زبردستی نہیں میں حبہ کو اس کے اپارٹمنٹ ڈراپ کر کے ابھی جامعہ ہی آؤں گا۔'' گاڑی کا دروازہ ان لاکڈ کرتے ہوئے وہ خدیجہ سے مخاطب ہوا تھا مگر دیکھ حبہ کو ہی رہا تھا جو اسے روبرو پاتے ہی چہرے کا رخ پھیر چکی تھی رنگ خوشبو رعنائی کا بھرپور سنگم لئے وہ اپنے کبیدہ اور درشت تاثرات کے باوجود اس کی راحت جان کا باعث تھی۔

''میں اس کے ساتھ کہیں نہیں جا رہی ہوں خدیجہ یہ بات تم بھی سن لو اور اسے بھی بتا دو۔'' حبہ نے جھٹکے سے رخ پھیرتے ہوئے سرد لہجے میں گویا پھنکارنے کے انداز میں کہا تھا جان کے دروازہ وا کرتے ہاتھ اسی زاویے پہ ساکن ہوئے تھے وہ پلٹا تھا اور سنجیدگی سے بھرپور نگاہ سمیت اسے دیکھتا قریب آگیا۔

''خدیجہ کو کہنے کی ضرورت نہیں میں بہرہ نہیں ہوں جو تمہاری آواز نہ سن سکوں ان ڈائریکٹ بات کرنے کی بجائے یہ بات تم ڈائریکٹ بھی کر سکتیں تھیں مگر نہیں تمہیں ہر مقام پہ میری ذلت اور توہین کرنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ پھر بھلا کیسے مل پائے گا۔'' اس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں جکڑ کر جھٹکے سے اپنی طرف گھماتا ہوا اس پہ سرد نگاہ ڈال کر بھاری اور سنجیدہ لہجے میں بولا تھا اس کے لمس نے حبہ کے اندر جیسے شرارے بھرے تھے، ایک پل کو ہونق ہوتی وہ اگلے ہی لمحے بہت سرعت سے اپنا بازو اس سے چھڑا چکی تھی۔

''تم میرے ساتھ تنہا نہیں جانا چاہتیں آل رائٹ خدیجہ ہمارے ساتھ چلے گی۔''

''میں پھر بھی نہیں جاؤں گی۔'' وہ بھرے ہوئے انداز میں چلائی تھی کلائی پہ متاثرہ جگہ جیسے زرد چنٹیاں چپٹی تھی۔ اب کے بار جان نے لب بھینچ کر خاموش نگاہوں سے اسے دیکھا تھا بے بس کرتی ہوئی گہری نگاہیں حبہ جانے کیوں خائف سی ہو کر نظریں چرا گئی۔

''او کے فائن مت جاؤ میرے ساتھ خدیجہ یہ گاڑی کی چابی لو اور اسے چھوڑ آؤ۔'' معاً وہ گہرا سانس کھینچ کر خدیجہ کی سمت پلٹا تھا جو چپ چاپ لاتعلق سی کھڑی دونوں کی تکرار سن رہی تھی بنا کچھ کہے ہاتھ بڑھا کر چابی لے لی حبہ کے تنے ہوئے چہرے پہ عجیب سا تاثر پھیل گیا۔

''اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی حبہ! وہ محض حفاظت کے خیال سے تمہیں ڈراپ کرنا چاہتا تھا جن لڑکوں نے تمہیں چھیڑا وہ جامعہ کے بدنام اور غنڈہ گروپ کے ساتھی ہیں اب ان سے پنگا لے کر جان کو جانے کیا کچھ بھگتنا پڑے گا صرف تمہاری خاطر۔'' خدیجہ نے جیسے اسے جتایا تھا حبہ

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

نے جواب دینا ضروری خیال نہیں کیا گاڑی سے باہر دیکھتی رہی جس وقت وہ گاڑی سے اتر کر اپنے اپارٹمنٹ کی طرف بڑھ رہی تھی اس نے یونہی پلٹ کر خدیجہ کی سمت دیکھا تھا اور یہ دیکھ کر بھونچکی رہ گئی تھی کہ جان بائیک خدیجہ کی گاڑی کے پاس روکے ایک پاؤں زمین پر لگائے اسی کی سمت متوجہ تھا اب کے سینے میں موجود دل بے طرح دھڑ دھڑا رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ چہرے کا رخ موڑتی تیزی سے بھاگتی ہوئی لفٹ کی سمت چلی گئی تھی۔

اسی ایک شخص کے واسطے میرے دل میں درد ہے کس لیے
میری زندگی کا مطالبہ وہی ایک شخص ہے کس لیے
تیرے حسن سے یہ پتہ چلا تجھے دیکھ کر یہ خبر ہوئی
جہاں راستے ہی نہیں کوئی وہاں رہ نورد ہے کس لیے
وہ جو ترک تعلق کا عہد تھا کہیں ٹوٹنے تو نہیں لگا
تیرے دل کے درد کو دیکھ کر میرے دل میں درد ہے کس لیے

اگلا دن جان کی خفگی اور سنجیدگی میں مزید اضافے کا باعث بنا تھا پرنسپل کے آفس میں خاصی مغز ماری اور جھک مارنے کے بعد وہ ابھی باہر آیا ہی تھا جب حبہ کو موجود پا کر ایک پل کو حرکت کرنے کے قابل بھی نہ رہا اس کے منع کرنے کے باوجود وہ آئی تھی۔

مقصد اس پہ اس کی بات کی اہمیت کی واضح کرنا تھا، وہ لب بھینچ کر رہ گیا تھا ڈھیلے اور بے جان قدموں سمیت چلتا ہوا وہ ان سب کی طرف آگیا تھا وہ زور و شور سے کسی بحث میں مصروف تھے ان کے درمیان شاہ زیب خاصا جھنجھلایا ہوا اور بے بس سے تاثرات چہرے پہ سجائے بیٹھا تھا۔

"خدیجہ میری سمجھ میں نہیں آتا آخر تم لوگ اس طرح سے میرے پیچھے پڑ گئے ہو آخر ایسا کیوں ہے اس میں حرج ہی کیا ہے، اسلام میں اہل کتاب سے شادی جائز ہے میں گناہ تو نہیں کر رہا ہوں جو تم لوگ مجھ پہ گرفت کر کے بیٹھ گئے ہو۔" اتنی دیر بحث مباحثے میں لاجواب ہونے کے بعد وہ اب آخری دلیل کے طور پہ اسلام کو درمیان میں لے آیا تھا خدیجہ کو غصہ آیا تھا جب کہ حبہ گہرا سانس کھینچ کر رہ گئی تھی۔

"بس یہ پتہ ہے کہ اسلام میں اہل کتاب سے شادی جائز ہے ذرا سا بغور مطالعہ کر کے اس کی شرائط اور دیگر پہلوؤں سے بھی آگاہی حاصل کر لیتے۔" جواب عبدالعلی نے دیا تھا اور خاصی ناراضگی سے دیا تھا پھر حبہ کی سمت دیکھ کر بولا تھا۔

"کیوں حبہ تم کچھ کہو گی۔" اس سے حبہ نے ایک نظر شاہ زیب کے سنجیدہ چہرے پہ ڈالی تھی اور آہستگی سے گویا ہوئی تھی

"شاہ زیب بھائی علی بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اہل کتاب خواتین سے شادی کے حوالے میں ایک قلیل طبقہ تو علما کا اس بات پہ قائل ہے کہ یہ حکم اس وقت کے مخصوص حالات کے تحت وقتی تھا، بعد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس سے اپنی دور خلافت میں منع فرما دیا جب کہ ایک کثیر طبقہ قرآن کے دوسرے احکامات اور قوانین کی طرح اسے ابدی مانتے ہوئے کچھ تحفظات کا اظہار کرتا ہے سب سے پہلی چیز جس کی وضاحت خود قرآن نے کر دی ہے سورہ مائدہ کی آیت نمبر پانچ میں جہاں یہ اجازت دی گئی اس کے ساتھ لفظ پاکیزہ استعمال کر دیا گیا یعنی ان عورتوں سے شادی کی اجازت دی گئی جو پاکیزہ عفت ماب محفوظ رکھتی ہوں یہ تو قرآن ہی کی شرط ہے اس سے کوئی کیسے انحراف کر سکتا ہے۔" اس نے لمحہ بھر کا توقف کیا پھر سانس بحال کر کے بولی تھی۔

"آج یورپ کی اخلاقی قدریں زوال کی جس انتہا کو پہنچ چکی ہیں اس کے تناظر میں آج

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کے اس معاشرے میں پاک دامن عورت کو ڈھونڈنا کچھ ایسا ہی ہے جیسے صحرا میں سوئی تلاش کرنا پھر اس ضمن میں بعض فقہا کا خیال ہے کہ صرف ان اہل کتاب سے شادی کی جا سکتی ہے جو مسلم ممالک میں رہتے ہوں دارالکفر میں رہنے والی رعایا اس سے مستثنیٰ ہے جب کہ بعض اس کی بھی اجازت دیتے ہیں مگر قرآن کی بیان کردہ شرط کے مطابق کچھ اسکالرز اور بھی محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے یہ شرط لگاتے ہیں کہ عیسائیوں میں بھی جو خواتین خدا کو ایک مانتی ہوں یعنی عقیدہ تثلیث کے بجائے عقیدہ توحید پر یقین رکھتی ہوں انہیں ہی اہل کتاب شمار کیا جا سکتا ہے جس سے شادی کی اجازت دی گئی ہے، عیسائیوں میں اب بھی ایک طبقہ ہے جو بائبل کی تحریف شدہ مشرکانہ اور گمراہ کن عقائد کی بجائے عقیدہ توحید اور ان اخلاقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے [illegible] اور جو آج بھی بائبل میں موجود ہیں۔'' وہ بہت نرمی و حلاوت سمیت اس سے مخاطب تھی۔

''شاہ زیب بھائی جیسے آپ ایک عام سی اور معمولی بات سمجھ رہے ہیں وہ اتنی بھی عام نہیں ہے یہ صرف آپ کے ایمان کا ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے ایمان کا بھی معاملہ ہے حدیث شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ تم شادی کے معاملہ میں عورت میں تین چیزوں کا خاص خیال رکھو اس کا حسن اس کا خاندان اور اس کا دین یعنی مذہبی ہونا اور ان خوبیوں میں سب سے زیادہ بڑی خوبی مذہبی ہونا ہے تم اس خوبی کو برتری دو اور ایسی عورت ہی منتخب کرو۔'' جان بہت حیرانگی اور غیر یقینی سے اسے یوں نرمی و سجاؤ سے بات کرتے دیکھ رہا تھا۔

[illegible]

ہو چکے ہو ہے اس کر رہا ہے جب اس کی آنکھوں اور سنہرے بالوں والی ریٹا نے جو ملبوس براؤنی کی چسکیاں لیتی گھونٹ جوس میں تمہارے قابل نہیں تھی پھر اہم بات جیسا کسی نے کہا کہ یہ صرف تمہارے ہی نہیں آنے والی نسلوں کے ایمان کا بھی معاملہ ہے اور بہت نازک ہے یہ دیکھو یہ ایک انڈین میگزین ہے۔'' عبدالعلی نے بھرپور سنجیدگی سے کہتے ہاتھ میں پکڑا میگزین کھول کر شاہ زیب کے آگے کیا جو سر جھکائے بالکل خاموش بیٹھا تھا۔

''یہ تصویر جو تم دیکھ رہے ہو یہ پاکستان کی مایہ ناز گلوکارہ ملکہ ترنم نور جہاں کی پوتی سونیا کی تصویر ہے جو ایک ہندو تاجر کے ساتھ منڈپ میں پھیرے لے رہی ہے اس کا باپ مسلمان جب کہ ماں عیسائی تھی اور بچی نے اپنے لئے ایک تیسرے مذہب کا انتخاب کیا۔'' عبدالعلی کا لہجہ [illegible] تھا وہ یہ میگزین آج اسی مقصد کے لئے لایا تھا تاکہ آخری بار زیب کی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر سکے، شاہ زیب نے نظر اٹھا کر میگزین کے چکنے صفحے پہ چھپی تصویر کو دیکھا اور نگاہ کا زاویہ بدل لیا۔

''جب ہم ایک رعایت یا اجازت کو محض اپنے نفس کی خواہش کی تکمیل کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کے ساتھ جڑی شرائط کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو اسی قسم کی صورتحال سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے میں تمہیں شادی سے منع نہیں کرتا مگر بہتر ہو گا جو پہلے تم اسے اسلام سے متعارف کراؤ دھیرے دھیرے اسے اسی طرف راغب کرواسے مسلمان کرنے کے بعد شادی کر لو۔''

''اچھا چلو چھوڑو جو تم مناسب سمجھتے ہو کر لو۔'' خدیجہ لگا یک جھنجھلائی تھی اس کی سوئی اسی جگہ پہ اٹکی دیکھ کر وہ سب ایک ایک کرکے

SkorpiO
Friendskorner
Please register!
Visual Watermark

بکھرنے لگے جب ان کی نگاہ خود سے کچھ فاصلے پہ موجود گم سم سے جان پر پڑی تھی جو جیسے وہاں موجود ہو کر بھی وہاں نہیں تھا۔

''ہائے جان تم کب آئے؟'' خدیجہ اسے دیکھ کر خوشدلی سے مسکرائی تھی جان نے اسے دیکھا ضرور مگر اس کی بات کا جواب نہیں دیا اس کی توجہ حبہ کی طرف تھی جو اپنا بیگ اور کتابیں سنبھالتی یقیناً گھر جانے کے ارادے سے اٹھی تھی۔

''ایکسکیوزمی حبہ۔'' جان اسے بیرونی گیٹ کی سمت بڑھتے دیکھ کر بھاگتا ہوا پیچھے آیا تھا۔

''جو کچھ تم نے آج کہا وہ مجھے بہت اچھا لگا مجھے خوشی ہوئی یہ جان کر کہ تمہیں اپنے مذہب کے متعلق اتنی معلومات ہے پلیز ٹیل می حبہ اگر کوئی عیسائی مرد کسی مسلم لڑکی سے شادی کرنا چاہیے تو اسلام اس کے لئے کیا حکم دیتا ہے۔'' حبہ جو اس کی بات پہ دھیان دیے بغیر چل رہی تھی ایک جھٹکے سے رکی تھی اس کی نگاہوں میں بیک وقت غصہ اور حیرت اتری تھی۔

''حبہ پلیز۔'' وہ جیسے ملتجی ہوا۔

''بالکل اجازت نہیں مسلم لڑکی کسی غیر مذہب کے مرد سے ہرگز ہرگز شادی نہیں کر سکتی اٹس کلیئر۔'' تنک کر کہتی وہ اس کی سائیڈ سے ہو کر نکل گئی تو جان سٹپٹا کر ایک بار پھر اس کے پیچھے لپکا تھا اور اب کی بار اس کے ساتھ چلنے کی بجائے اپنے لمبے تڑنگے تندو مند وجود سمیت اس کی راہ میں کسی چٹان کی مانند حائل ہوا تھا۔

''واٹ نان سینس۔'' حبہ نے ناگواریت سمیت اس کی اس حرکت کو دیکھا تھا۔

''اور اگر وہ شخص پھر بھی اسے پانا چاہے اس کی خاطر مسلم ہونا چاہے تو اس لڑکی کو اسے گائیڈ کرنا چاہیے نا بالکل، ویسے جیسے وہ ابھی شاہ زیب کو کر رہی تھی۔'' اس کے لبوں کے کناروں میں مچلتی ہوئی مسکراہٹ اور آنکھوں میں معنی خیز سی چمک حبہ کے چہرے پہ موجود ناگواری اور تنفر کو مزید بڑھا گئی۔

''شٹ اپ تمہاری اس بے سروپا بات کا میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔'' ہونٹ سکوڑ کر کہتی وہ اگلے ہی لمحے کترا کر نکل گئی تھی جان وہیں کھڑا اسے دیکھتا رہا تھا۔

''تم جھوٹی ہو حبہ تمہارے قول و فعل میں تضاد ہے تم جس کا درس دوسروں کو دیتی ہو خود ویسا کرنا نہیں چاہتیں۔'' وہ تاسف زدہ انداز میں منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا۔

محبت وحشت فرقت میں
بنا رخت سفر چلتے کسی مجذوب کے دل سے
نکلے ایک توجہ ہے
محبت راستوں کے جال میں بھٹکا ہوا راہی
کسی کے نام پہ ٹھہرا ہوا اک اجنبی چہرا
محبت خواب بن جائے تو تعبیریں نہیں ملتیں
محبت ایک بارش ہے جو اک اک بوند
کر کے تن من میں جب اترتی ہے
سریلے ساز بجتے ہیں انوکھے باب کھلتے ہیں
کسی فنکار کے ہاتھوں سے چھڑتا بے خودی کا راگ
محبت بارشوں کے موسموں میں یاد کی کایا
محبت جلتے تپتے راستوں پہ پھیلتا سایہ
محبت اک اداسی ہے بلا کی خاموشی بھی ہے
محبت پت جھڑ والے کا نام
محبت اک سلگتی شام

حبہ کے جانے کے بعد وہ اپنے اندر ایک عجیب سی یاسیت ایک نامعلوم سی تھکن اترتی محسوس کرتا وہیں سیڑھیوں پہ بیٹھ گیا تھا، جارج وغیرہ سب جانے کہاں چلے گئے تھے وہ سوچنے لگا اسے انہیں ڈھونڈنا چاہیے یا واپس چلے جانا چاہیے ابھی

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"کوئی فیصلہ نہیں کر پایا تھا کہ اس کی کنپٹی پہ کوئی آہنی چیز پوری قوت سے آ کر لگی اسے لگا تھا جیسے زمین آسمان اس کی نگاہوں میں اسی ایک پل میں گھوم کر رہ گئے ہوں، دماغ جیسے آگ میں جل کر پھٹنے کے قریب ہوا وہ سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ وہی چیز پھر سے اس کی دوسری کنپٹی پہ آ کر لگی تھی اب کی بار وہ غم و غصے کی زیادتی سے خود کو چیخنے اور سرعت سے پلٹنے سے روک نہیں پایا۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنی جگہ سے دوسری طرف اچھل چکا تھا آنکھوں کے سامنے جیسے ہفت اقلیم گھوم رہے تھے ہنری اپنے ساتھیوں سمیت ہاتھ میں گن لئے بڑے فاتحانہ انداز میں لبوں پہ مگر وہ مسکراہٹ سجائے کینہ توز نگاہوں سے اسے گھورتا ہوا پھنکار کر بولا۔

"اب بھاگ کر دکھاؤ میں دیکھتا ہوں اب بھی تم کل کی طرح ہمارا حشر بگاڑو گے۔" اس کے لہجے میں حقارت کے ساتھ ساتھ بربریت بھی نمایاں تھی۔ جان نے محسوس کیا اس کی کنپٹی سے کوئی گرم سیال تیزی سے بہتا ہوا گردن تک پہنچا ہے اس نے ہاتھ سے چھوا اس کا ہاتھ خون سے رنگین ہوا تھا جان نے گھبرا کر پہلے ہنری اور اس کے ساتھیوں کو پھر اطراف میں نگاہ دوڑائی تھی جو اکا دکا اسٹوڈنٹس تھے وہ بھی ہنگامہ آرائی ہوتے دیکھ کر کہیں نہ کہیں دبک گئے تھے، کچھ کھڑکیوں کے گلاس سے نظارہ کرنے میں مگن تھے۔

"جان خبردار حرکت مت کرنا ورنہ میں یہ ساری گولیاں تمہارے سر میں اتار دوں گا۔" ہنری چلایا تھا، جان لب بھینچے بے بس سا کھڑا رہا تھا۔

"کیا لگتی تھی وہ تمہاری بولو وہ مسلم تھی اور ہم......"

"شٹ اپ شٹ یور ماؤتھ۔" جان کا رنگ اس وقت غصے سے ... کر سرخ ہوا تھا جب کہ

آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا غضب میں بھر کر اس نے بنا سوچے سمجھے ہنری پہ چھلانگ لگائی تھی ارادہ خطرناک تھا ہنری بوکھلا کر پیچھے ہوا تھا اور اگلے ہی لمحے اس نے اس گھبراہٹ و بوکھلاہٹ میں گن کا رخ جان کی طرف کرتے ہی ٹریگر دبایا تھا ایک لپکتا ہوا شعلہ جان کے پیٹ اور سینے کے درمیان گھسا تھا جان کے حلق سے نکلنے والی دلخراش چیخ سمیت پیچھے کی جانب چت ہوا اگلے ہی لمحے وہ لڑکھڑا کر گر گیا تھا۔

"ہنری بھاگو ہری اپ ورنہ پھنس جائیں گے۔" ہنری کے ساتھی نے چیخ کر کہا تھا اگلے ہی لمحے وہ بدحواسی کے عالم میں بھاگتے چلے گئے تھے جان گم ہوتے حواسوں سمیت تنہا رہ گیا تھا دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو خود کو ہوسپٹل کے بیڈ پہ پایا تھا چند لمحوں تک وہ خالی الذہنی کی کیفیت میں مفلوج ہوئے اعصاب سمیت یونہی اطراف میں نگاہوں کو بے مقصد گھماتا کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا تھا۔

"آر یو او کے ناؤ۔" کوئی اس پہ جھکا تھا۔ جان نے اسے پہچاننا چاہا تھا مگر اسے کامیابی نہیں ہو پائی اس کا ذہن ابھی بھی کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں ہو پایا تھا۔

"جان تم اب کیا محسوس کر رہے ہو۔" سوال تھوڑی دیر سے پھر دوہرایا گیا اب کی بار اس نے محض سر ہلانے پہ اکتفا کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں تو دھیرے دھیرے اسے یاد آیا تھا اس کے ساتھ ہنری اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا تھا اس کے لبوں سے کراہ نکلی تو وقار حسن اور عبدالعلی جو اسی وقت اندر آئے تھے بے ساختہ اس پہ جھکے تھے جان کا گلا بھرانے لگا اور آنکھوں کی سطح نم ہو گئی۔

"عابدل علی پلیز جے بے کا خیال رکھنا ہنری بہت خطرناک ہے مجھے ڈر ہے وہ جے بے کو......"

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

"آوہ کم آن جان حبہ بالکل ٹھیک ہے ڈونٹ یو وری۔" اس کا ہاتھ تھپک کر تسلی دیتا ہوا بولا۔

"وہ دونوں پولیس کسٹڈی میں ہیں۔" عبدالعلی عجب سی تھکن عجیب سی یاسیت سے گویا ہوا تھا جان کے چہرے پہ جیسے گہرا اطمینان چھا گیا۔

"تھینک گاڈ میں جب تک یہاں ہوں پھر بھی تم اس کا خیال رکھنا۔" اس نے پتہ نہیں تاکید کی تھی یا التجا عبدالعلی محض سر ہلا کر رہ گیا اس کے اندر یہ سوچ یاسیت گہری کر رہی تھی کہ جان جن راستوں کا مسافر بن چکا تھا وہاں نارسائی اور تھکن کے سوا کچھ نہیں تھا وہ محض سراب کا پیچھا کر رہا تھا۔

عشق کے سمندر میں ہر اترنے والے کو
کشتیاں نہیں ملتیں
دور دور تک جاناں دھوپ کی مسافت ہے
اور کہیں بھی پل بھر کو
دھوپ کے مسافر پر سائباں نہیں کھلتے
اس عجب سمندر میں عمر کی ریاضت کے بعد ہم نے
جانا ہے
جس طرح فضاؤں میں اڑنے والے پنچھی پر
برس ہا برس میں بھی بھید بھید رہتا ہے
راز داں نہیں کھلتے بام و در نہیں ملتے
اس طرح محبت کے ہجر بیکراں میں بھی
ہر اترنے والے کشتیاں نہیں ملتیں
اور مل بھی جائیں تو بادباں نہیں کھلتے
عشق کے سمندر میں بھید بھید ہی رہتا ہے

اس حادثے کے بعد جان اندر سے ڈھے سا گیا تھا وہ خود کو اچانک ہی بہت اکیلا کمزور اور بے بس سا محسوس کرنے لگا گو کہ اس کے ہم مذہب اور مسلم فرینڈز ہر پل ہر گھڑی اس کے ساتھ رہے تھے اس کے باوجود حبہ کے رویے نے جیسے اسے توڑ کے رکھ دیا تھا، ڈیڑھ ہفتہ وہ ہوسپٹل میں رہا تھا اور اس دوران حبہ نے ایک مرتبہ بھی اس کی عیادت کی لئے آنا گوارا نہیں کیا اسے ایک بار پھر بہت شدت سمیت حبہ کے قول و فعل میں تضاد محسوس ہوا وہ بہت گہرائی سے دوسروں کو جس بات کی تلقین کرتی تھی اس پہ خود عمل نہیں کرتی تھی یا پھر صرف جان کے معاملے میں ایسا تھا باقی سب کے ساتھ اس کا رویہ بہت مختلف نرم اور پرخلوص ہوا کرتا اور یہی چیز جان کو اندر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر چکی تھی، وہ اتنا افسردہ اور غمگین ہوا تھا کہ ایک رات فون پہ اس نے کیتھرین الیگزینڈر کو خود پہ بیتنے والے اس حادثے کی ہر بات من و عن بتا دی تھی اپنا درد کہتے ہوئے وہ فون پہ ہی بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا اور اس اضطرابی کیفیت میں اس نے کیتھرین الیگزینڈر سے بار بار ایک ہی بات کہی تھی کہ وہ حبہ کے بغیر نہیں رہ سکتا کیتھرین الیگزینڈر اگلے دن کی پہلی فلائٹ سے اس کے روبرو تھی کتنی دیر تک وہ اسے اپنے سینے سے لگائے گھٹ گھٹ کر روتی رہی تھی اس قدر کہ جان اپنا درد بھلا کر اس کے لئے پریشان ہونے لگا اس نے ہوش سنبھالنے کے بعد پہلی بار کیتھرین الیگزینڈر کو یوں روتے دیکھا تھا وہ بہت مضبوط اعصاب کی بہادر عورت تھی ہر قسم کے حالات کا اس نے بہت ڈٹ کر مقابلہ کیا تھا مگر جان کے معاملے میں اس کی یہ بہادری اور سنگدلی جانے کہاں غائب ہو جاتی تھی جان کو خبر تھی وہ اس کے لئے بے حد جذباتی ہے اسے اپنی اس رات کی جذباتیت میں کی گئی غلطی پہ تاسف ہوا اسے کیتھرین کو یہ سب نہیں بتانا چاہیے تھا اسے یاد آیا تھا بچپن میں وہ ایک بار سیڑھیوں سے گر کر چوٹ لگوا بیٹھا تھا اس کا ماتھے کا گہرا گھاؤ اور خون میں

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

لت وقت دیکھ کر کیتھرین نے یونہی ہوا میں گنوائے تھے وہ کسی قیمتی شو پیس کی طرح ہی اس کی حفاظت کیا کرتی تھی یوں جیسے وہ نازک آبگینہ ہو یا پھر بلور سے بنا ہوا جان کو تو ایسا ہی محسوس ہوا کرتا تھا وہ اس کے معاملے میں بہت کریزی تھی اسے مضر صحت چیزوں کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا کرتی تھی اسے سنبھالنا جان خود ہلکان ہو گیا کیتھرین الیگزینڈر کے پاس لاتعداد سوالات تھے جن کا تسلی بخش جواب پا کے بھی وہ مکمل طور پہ مطمئن نظر نہیں آ رہی تھی۔

''وہ ہنری اس کی تمہارے ساتھ کیا دشمنی تھی کس بیس پہ اس نے اتنا بڑا اسٹیپ لیا۔'' چونکہ جان نے اسے اصل بات نہیں بتائی تھی کہ اس روز وجیہ کی وجہ سے ان سے جھگڑا مول لے چکا تھا اس سوال پہ وہ ٹپٹا گیا تھا کیتھرین کی متوقع ناراضگی اسے گڑبڑانے لگی۔

''بولو جان جواب دو میں اس باسٹرڈ کو پھانسی کے پھندے پہ لٹکا کر دم لوں گی۔''

کیتھرین کا غصہ کم ہونے کی بجائے بڑھنے لگا تھا وہ لازماً ٹال دیتا اگر جو سوئٹی اس وقت نہ آ جاتی پھر اس کے گھورنے آنکھیں دکھانے سے خائف ہوئے بغیر اس نے ہنری کے وجیہ کو چھیڑنے والا واقعہ نمک مرچ لگا کر کیتھرین کو گوش گزارا تھا جان نچلا لب کچلتا خفیف سا بیٹھا کیتھرین کی تیز نگاہوں سے نظریں چراتا رہا۔

''اب دفع ہو جاؤ فسادی لڑکی۔'' اس نے ہونٹ سکوڑ کر نفرت سے کہا۔

سوئٹی اثر لئے بنا کیتھرین کو جب سے کچھ مزید بھڑکا لی رہی تو جان کھا جانے والی نظر اس پہ ڈال کر آنکھوں میں بازو رکھ کے لیٹ گیا تھا اس میں کیتھرین کی شاکی نگاہوں کو سہنے کا یارا نہیں تھا۔

''تو تم اتنا آگے بڑھ گئے اس کی طلب میں مجھے کال کی میں بھی تم نے

ڈرنک شروع کر دی ہے جبھی الٹا بہک رہے ہو مگر کاش اس ہوسے بجز تھا تم نے اس وقت ابھی ڈرنک کی ہوئی۔'' کیتھرین کا لہجہ غم، غصے اور صدمے سے چور تھا جان چمکار رہا تھا۔

''اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر تم نے اپنا آپ داؤ پہ لگا دیا اپنی ماں کی پرواہ نہیں۔''

''ممی پلیز۔'' جان منمنایا تھا۔

''بات مت کرو مجھ سے۔'' کیتھرین نے بھڑک کر بری طرح ڈپٹا پھر اس کی سمت دیکھ کر آنسوؤں سے چھلکتی آنکھوں کو پونچھتی ہوئی بولی تھی۔

''خود کو تباہ مت کرو جان میرے بچے کہ تم جانتے نہیں اس لاحاصل سفر میں تمہیں کچھ نہیں ملنے والا تم خود کو ضائع کرو مجھے بالکل گوارا نہیں یہ بعض محبتیں گھاس پہ جمی کہر کی طرح ہوتی ہیں جو اندر ہی اندر گھلا کے رکھ دیتی ہیں میں تمہیں ایسی محبت کا شکار ہوتا نہیں دیکھ سکتی، اس لڑکی کا دل بھی کوہسار پہ جمی برف کی طرح سخت ہے جسے تمہاری محبت کی تیز آنچ بھی پگھلانے میں بری طرح ناکام رہے گی مذہب کی خلیج تمہیں کبھی بھی ایک نہ ہونے دے گی میرے بچے لوٹ آؤ تم اسے چاند سمجھ کر چکور کی طرح لپک رہے ہو مگر وہ کبھی تمہاری رسائی میں نہیں آئے گی لاحاصل حاصل نہیں بن سکتا ہے مجھے ڈر لگتا ہے جان جس راستے کا تم انتخاب کر رہے ہو وہاں کانٹوں خار دار جھاڑیوں کے سوا کچھ نہیں ہے میں تمہیں ایسی راہوں کا مسافر نہیں بننے دوں گی۔'' وہ یونہی روتی ہوئی اسکی خفگی چھلکاتی آنکھوں میں جھانک کر زعم ہٹ دھرمی سے بولی تو جان نے دانت پیستے ہوئے ایک بار پھر آنکھوں پہ بازو رکھ لیا وہ بامشکل خود کو کچھ کہنے سے روک پایا تھا اس کے خیال میں ابھی وہ بات کہنے کا وقت نہیں آیا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

ابھی کچھ دیر قبل جب، جھرنا، خدیجہ، عائشہ اور رائحہ کو رخصت کرنے کے بعد آ کر بیٹھی تھی اس کا ذہن تناؤ کا شکار تھا تو چہرے پہ جیسے آگ سی دہک رہی تھی وہ اسے جان کے لئے ہموار کرنے آئیں تھیں ان کا موقف تھا کہ جب کو جان کی عیادت کے لئے ہو سپٹل جانا چاہیے جس نے جب کو صرف غصہ نہیں دلایا تھا ان سے متنفر بھی کر ڈالا۔

''تم جانتی ہو تم لوگ یہ کیا کہہ رہی ہو۔''

اس نے تڑخ کر کہا تھا۔

''ہاں کسی بیمار کی عیادت کرنا کار ثواب ہے اور اس کا بہت بڑا اجر ہے پھر تم تو پوری پوری مذہب میں داخل ہونا چاہتی ہو۔''

''خدیجہ پلیز۔'' اس نے ہاتھ اٹھا کر فی الفور اسے ٹوک دیا تھا۔

''میں جانتی ہوں اس کا بہت اجر ہے مگر جو کچھ اس نے میرے ساتھ کیا اس کے بعد میرے دل میں اس کے لئے قطعی یہ گنجائش نہیں بچی کہ میں یہ کر پاؤں۔'' اس کا لہجہ دو ٹوک اور کسی بھی قسم کی گنجائش سے عاری تھا۔

''کیا کیا اس نے تمہارے ساتھ محبت ہمدردی اور فیور۔'' رائحہ نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر طنز سے کہا تھا جب کی آنکھوں میں تمسخر بکھرا۔

''تمہاری نظر میں یہ محبت ہمدردی اور فیور ہو گی میرے نزدیک یہ فضول قسم کی تھرڈ کلاس محبت ہمدردی صرف ذہنی ٹارچر ہے پورے جامع میں اس کی وجہ سے میں اشتہار بن کر رہ گئی ہوں اسے کس نے حق دیا تھا میرے ساتھ اس قسم کا بی ہیویر رکھنے کا۔'' اس کا گلا بھر آیا تب وہ چپ ہوئی تھی پھر چند ثانیوں کے توقف کے بعد انہیں بھرپور ناراضگی کے تاثرات سے دیکھتی ملامت زدہ انداز میں گویا ہوئی تھی۔

''اب تم لوگ چاہتی ہو کہ میں اس کی خبر

گیری کو جا کر اس کے حوصلوں کو جلا بخشوں یا پھر اسے ان اعلیٰ کارناموں پہ میڈل پہنا دوں تو آئی ایم سوری کہ مجھ سے یہ نہیں ہو گا تم شاید میری بات کو نہ سمجھو لیکن میں اپنی جگہ پہ خود کو ٹھیک سمجھتی ہوں سو اس ٹاپک پہ پلیز آئندہ مجھ سے بات نہیں کرنا دوست ہونے کے ناطے میرے دل میں تمہارے لئے بہت محبت احترام اور خلوص ہے جسے میں کسی تیسرے کے تذکرے سے بدمزگی میں ڈھالنا نہیں چاہتی، میرا خیال ہے تم لوگ میری بات سمجھ گئی ہو گی۔'' اس نے بات کے اختتام پہ تائید طلب نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔ مگر اسے یہ دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا تھا کہ ان کے چہروں پہ متفق ہونے کے تاثرات کی بجائے کشیدگی نمایاں تھی۔

''تمہاری بات پہ رضا مندی دے کر ہاں یہ چاہتی تو ہمیں اچھا لگتا جان بھی خوش ہو جاتا کسی کو خوشی دینا بھی صدقہ ہے۔'' خدیجہ نے کہا ان تینوں کی نگاہوں نے اس کی تائید کی تھی جب کو اتنا دکھ محسوس ہوا کہ وہ کچھ بول نہیں پائی تھی۔

اب اسے کیتھرین کی باتوں کی صداقت پہ بھی یقین سا آنے لگا شاید وہ کبھی بھی اسے پا نہ سکے، اسے جیتنے میں ناکام رہتا اس نے یاسیت بھرے انداز میں سوچا اور سگریٹ کا ایک گہرا طویل کش لیا اس سوچ نے ہی اسے ڈسٹرب کر دیا تھا، وہ بے چین نظر آنے لگا تھا وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھا کہ اسے کیتھرین کے اندر آنے اور اپنے قریب بیٹھنے کی بھی خبر نہیں ہوئی، کیتھرین نے ٹرے ٹیبل پہ رکھ کر سوپ کا باؤل اٹھالیا۔

''جان سوپ پی لو۔'' کیتھرین نے اس کے خود سے بیگانہ انداز اور چہرے کی ویرانی کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں جب کو کئی گالیاں دے ڈالیں،

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"کاش کبھی تم میرے سامنے آجاؤ تو میں تمہیں شوٹ کر ڈالوں فساد کی جڑ۔" اس نے دانت کچکچائے تھے۔

"تم کچھ چین اسموکر لگنے لگے ہو جان۔"

اسے پہلا سگریٹ ختم ہوتے ہی نئے سرے سے سگریٹ سلگاتے دیکھ کر کیتھرین ایک نئے دکھ کا شکار ہوئی تھی۔

"بے کار بیٹھا ہوں ممی کچھ تو کرنے دو۔"

گہرا کش لے کر دھواں اس کے منہ پہ چھوڑتے ہوئے وہ بےزاری سے گویا ہوا تھا، کیتھرین کو اس کا یہ مایوسانہ انداز اچھا نہیں لگا مگر عادت کے خلاف اس وقت وہ چپ رہی اور سوپ کا بھاپ اڑاتا باؤل اس کے سامنے کر دیا۔

"تمہارا بہت خون ضائع ہوا ڈائٹ پہ توجہ دیا کرو۔" کیتھرین نے کہتے ہوئے اس کے لبوں کے درمیان سے سگریٹ کھینچنا چاہا تو جان بدک کر پیچھے ہوا تھا۔

"ممی پلیز سوپ پینے پہ فورس نہ کرو میں عاجز آ گیا ہوں۔" اس نے برا سا منہ بنایا تھا۔

"او پھر کیا چاہیے جو دل چاہ رہا ہے وہ بتا دو۔" کیتھرین نے اس کے چہرے پہ پیار بھرے انداز میں ہاتھ پھیرا تھا اس کی یہ حالت اس کا دل تڑپا رہی تھی۔

"جو مجھے چاہیے وہ تم نہیں مجھے خود لانا ہو گا اپنے لئے۔" اس کی موٹی موٹی آنکھوں میں تپش در آئی نقوش تن سے گئے تھے، کیتھرین نے تلملا کر بھرپور قسم کی خفگی سے اسے دیکھا۔

"تم اس لڑکی کا پیچھا نہیں چھوڑو گے۔"

"نہیں بلکہ میں اب اسے بتاؤں گا کہ جان الیگزینڈر کی محبت کو ٹھکرانے کی کیا سزا ہے۔" وہ ہونٹ سکوڑ کر غرانے کے انداز میں بولا۔

"اس کی وجہ سے تم پہلے ہی خود کو نقصان پہنچا چکے ہو جان میں مزید تمہیں کوئی غلطی نہیں کرنے دوں گی۔" کیتھرین کے لہجے میں سرسراہٹ اور خوف در آئی تھی، جان بے ساختہ چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کھلے ہی لہجے ہنس پڑا تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا مجھے ممی ڈونٹ وری۔" اس کا ہاتھ تھپکتا وہ بظاہر متوازن لہجے میں بولا مگر کیتھرین کی تشویش اس کی گھبراہٹ ختم نہیں ہوئی تھی۔

آ قریب آ تجھے دیکھ لوں تجھے جان لوں تجھے باندھ لوں
اک ان دیکھی کچی ڈور سے آ قریب آ
میرے دل کے کونے یہاں وہاں
تیرے قدموں کے ہیں منتظر
میرے راستوں کو باندھ لے مجھے اپنے سنگ لے کے چل
آ مجھے، مجھے زندگی کا احساس دے
میرا ٹھہرا وقت ہوں میرے ساتھ رہ
میرے ساتھ چل آ قریب آ

ٹھیک ہونے کے بعد جان جامعہ آیا تو وہاں سب نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا تھا پھولوں کے بکے سمیت اسے وش کیا اور ساتھ ہی صحت مندی کی خوشی میں ٹریٹ کا مطالبہ کر دیا، یہاں

مشہور مزاح نگار ابن انشاء
کی تازہ ترین کتاب
نگری نگری پھرا مسافر
قیمت [illegible] روپے
شائع ہو گئی ہے۔
قریبی بک سٹال سے خریدیں
یا ہم سے طلب فرمائیں
لاہور اکیڈمی ۲۰۵ سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

آنے کے بعد اسے حبہ کی محض ایک جھلک نظر آئی تھی، بلیو سوٹ پہ لانگ کوٹ اور اسکارف میں لپٹی ہو کسی سربستہ راز کی طرح منہ بند کلی نظر آ رہی تھی وہ اسے کھوجنا اسے سمجھنا چاہتا تھا مگر وہ ہر بار اس کے ہاتھوں کی گرفت سے مچھلی کی مانند پھسل جاتی تھی، کیتھرین الیگزینڈر اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

"اگر تمہیں اس سے محبت ہے تب بھی تمہیں اسے آزاد چھوڑ دینا چاہیے اگر وہ لوٹ کر تمہاری جانب آئے تب اس کی پرستش بھی کرنا اور جو واپس نہ پلٹے تو سمجھ لینا وہ تمہارا نصیب نہیں بن سکتی۔"

وہ خاموش تو رہا تھا مگر متفق نہ ہو پایا وہ جانتا تھا کیتھرین تو یہی چاہتی ہے وہ حبہ کو چھوڑ دے وہ ایسی باتیں کرتی ہی اس وجہ سے تھی کہ وہ اسے چھوڑ دے مگر وہ ایسا کسی طور نہیں کر سکتا تھا وہ ہر قیمت پہ اسے حاصل کرنا چاہتا تھا اگر وہ اسے آسانی اور سہولت سے نہ ملتی تب وہ اسے زبردستی چھین لیتا یہ بات اس نے خود سے طے کر رکھی تھی اس کے لئے اس کا حصول اب صرف محبت کی تکمیل نہیں تھی، ایک چیلنج بھی تھا جسے اسے ہر صورت پورا کرنا تھا اس کے خیال میں اسے اس حد تک باغی بنانے والی بھی حبہ ہی تھی اس کے رولز تھے جن سے وہ ذرا برابر بھی سرکنے کو تیار نہ تھی اس نے اپنے دوستوں کی خواہش کا احترام کیا تھا اور ان کے لئے ایک گرینڈ پارٹی کا اہتمام کر لیا اس نے باقی سب کی طرح حبہ کو بھی اسپیشل مدعو کیا تھا حبہ نے اس کی بات سنی تھی مگر جواب نہیں دیا تھا جان کو تو لگا تھا اس نے جیسے اس کی بات بھی نہیں سنی مگر اس کے باوجود اس نے پارٹی پہ بالخصوص اہتمام کیا تھا یہ خوف رکھتے ہوئے بھی کہ وہ نہیں آئے گی وہ اس کا منتظر رہا تھا اس کا انتظار اور جوش وخروش سب بے کار گیا تھا اسے نہ آنا تھا نہ وہ آئی تھی جان کو لگا تھا جیسے اس کے اندر کانچ بکھر گیا ہو، شعلوں کا رقص اس کے دل کے آس پاس جاری رہا تھا، کیتھرین صرف اس کی فرمائش پہ رکی تھی اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے حبہ سے ملوائے گا اس کا دعوا تھا کہ کیتھرین حبہ سے مل کر اس کی پسند کو سراہے بغیر نہ رہ سکے گی ایک بار پھر وہ حبہ کی تعریفوں میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا رہا تھا کیتھرین متفق نہ ہوتے ہوئے بھی اس کی خوشی کی خاطر خاموش رہی تھی ایسا ہوتا ہے ایک بات ہمیں ناگوار گزرتی ہے مگر ہمیں اپنے پیاروں کی خاطر جبراً اسے سہنا پڑتا ہے، کیتھرین نے بھی خود پہ جبر کیا تھا پارٹی کے اختتام پہ اس نے جان کا دھواں دھواں چہرا دیکھ کر کچھ جتانے اور نشتر چلانے کا ارادہ موقوف کر دیا تھا [illegible] بغیر اس کا وسیع بزنس چلنا مشکل تھا اس کے باوجود وہ جان کی خاطر وہاں آئی تھی مگر اب مزید نہیں رک سکتی تھی اگلی صبح اسے لوٹ جانا تھا۔

کہو اک دن کہو اک دن
کہ جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے سب کچھ تمہارا ہے
کہو اک دن کہو اک دن
اگر سب کچھ میرا ہے
تو سب کچھ بخش دو اک
وجود اپنا مجھے دے دو
محبت بخش دو اک دن
کہو اک دن کہو اک دن
میرے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ کے
روح کھینچ لو میری
کہو اک دن کہو اک دن

جانے سے قبل کیتھرین جان کے لئے شاپنگ کرنے آئی تھی اس نے جان کے لئے اتنے کپڑے خریدے تھے کہ وہ روکتا رہ گیا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

''بس کرو ممی اپنی محبتوں کے اتنے قرض کیوں مجھ پہ چڑھا رہی ہو جو اتارنے مشکل ہو جائیں۔'' اس کی محبت کے احساس سے بوجھل ہوتے دل سمیت وہ آہستگی سے بولا، کسی کی ناقدری اور نظر اندازی اس کے اندر بہت درد بڑھانے لگی تھی۔

''تو تم مجھے کوئی ڈریس گفٹ کر کے اس قرض کو بھی اتار دو۔'' کیتھرین نے مسکرا کر محبت پاش نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

''اچھا یہ قرض اتنی آسانی سے اتر سکتا ہے تو ٹھیک ہے۔'' وہ اس کو لئے لیڈیز کے لئے مخصوص کیے گئے حصے میں چلا آیا تھا، پھر اس نے کیتھرین کے اشارہ کرنے پہ خود ہی سلیکشن شروع کی تھی، کیتھرین تو ایک سائیڈ پہ بیٹھ گئی تھی یہ کہہ کر کہ وہ اس کی چوائس دیکھنا چاہتی ہے، جان بے ساختہ ہنس کر بھرپور شرارتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

''ایسی بات ہے تو ٹھیک ہے ممی تم میری چوائس کی داد دیے بغیر نہیں رہ پاؤ گی۔'' وہ یوں مسکراتا ہوا ایڑیوں کے بل پلٹا تھا کیتھرین جو اس کے دیکھنے اور مسکرانے کے انداز پہ مسمرائز ہوئی تھی، گنگ سی رہ گئی اس کے لمبے ترنگے شاندار وجود اور ابرو کو مخصوص انداز میں جنبش دے کر ہنسنے پہ کیتھرین کو بہت شدت سے کچھ یاد آیا تھا، کچھ ایسا جو نہ سوچنا چاہتی تھی نہ یاد رکھنا اس کی نگاہ میں نہیں دل میں بھی خوف اترا تھا اپنی مجدوش حالت کو سنبھالتی وہ وہیں بیٹھی رہ گئی تھی جب کہ جان آگے بڑھ چکا تھا اس کی نگاہ ڈیپ ریڈ شلوار سوٹ پہ آ کر اٹکی تھی یہ ایشن لباس تھا اور اس لباس کو اکثر اس نے حبہ کو پہنے دیکھا تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر وہی ہینگر کھینچنا چاہا تھا کہ دوسری طرف سے اس پل کسی اور نے بھی ہاتھ بڑھایا تھا، جان نے چونک کر سر اٹھایا اور غیر متوقع طور پہ چہرہ کو روبرو پا کے اس کے خوش رو وجیہہ چہرے پہ خوشگوار حیرت لہرائی پھر کشادہ آنکھوں میں چمک اور خوشی پھیل گئی۔

''ہے یہ تم ہو۔'' جس قدر پر جوش ہوا تھا حبہ کے چہرے پہ اسی قدر ناگواری نظر آئی۔ حبہ وہ سرعت سے پلٹی تھی جب جان بجلی کی سرعت سے لپک کر اس کا راستہ بلاک کر گیا۔

''ہے یہ میں نے تمہیں پارٹی پہ انوائیٹ کیا تھا پھر بھی......''

''اسٹاپ اٹ پلیز۔'' حبہ نے ہاتھ اٹھا کر ٹوکتے ہوئے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

''پہلی بات تو یہ کہ تمہیں مجھے انوائیٹ کرنا ہی نہیں چاہیے تھا اگر بالفرض تم ایسا کر چکے اور میں نہیں آئی تو تب بھی یہ میرا ذاتی معاملہ ہے جس میں مداخلت کی اجازت کم از کم میں تمہیں ہرگز نہیں دیتی، دوسری بات یہ کہ اس پارٹی میں ان لوگوں کو ہی آنا چاہیے جنہیں تمہارے زندہ بچ جانے یا صحت یاب ہو جانے کی خوشی ہوئی تھی، میرا اشمار ان لوگوں میں نہیں کیا جا سکتا۔'' اس کے تیزی سے پھیکے پڑتے چہرے پہ سرسری نگاہ ڈال کر وہ سرعت سے پلٹی تھی کہ جان ایک بار پھر اس کا رستہ روک گیا۔

''اوکے فائن جو تم نے مناسب سمجھا کیا میں واقعی تمہیں فورس نہیں کر سکا آئی ایگری ود یو لیکن یہ ڈریس یہ تو لے لو یہ کلر تم پہ سوٹ کرے گا آئی نو پلیز میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لو پلیز۔'' اس نے ہینگر نکال کر زبردستی اسے تھمانا چاہا تو حبہ بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔

''تم پاگل ہو چکے ہو کوئی بات تم پہ اثر نہیں کرتی۔'' اس کی یہ زبردستی اسے آتش فشاں بنانے کو کافی تھی۔

''ممی میرے ساتھ ہے میں تمہیں اس سے ملوانا چاہتا ہوں آؤ پلیز۔'' جان نے جیسے اس کی

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

بات ہی نہیں سنی اور کمال جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا، یہیں غضب ہوا تھا وہ تو جیسے انگاروں پہ لوٹ گئی تھی، وہی ہاتھ انتہائی جارحانہ انداز میں اس سے چھڑا کر وہ اس کے منہ پہ بھرپور طمانچے کی صورت مارنا چاہتی تھی کہ اس کا تیزی سے اٹھا ہوا ہاتھ کسی کی سخت گرفت میں جکڑا جانے کے بعد اگلے ہی لمحے ایک جھٹکے سے نیچے کیا گیا تھا حبہ کی انگارے برساتی نگاہوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ ناراضگی بھی گہری ہوئی تھی وہ ایک جھٹکے سے پلٹی تھی، کیتھرین الیگزینڈر کی سرد پھنکارتی ہوئی نظریں تیروں کی طرح اس کے اندر اتری تھیں۔

''ہاؤ ڈیئر یو۔'' اسے پیچھے کی جانب دھکا دیتی کیتھرین اس قدر نفرت سے چیخی تھی کہ حبہ کے اوسان خطا ہونے لگے شاید اسے اس صورتحال سے نپٹنے کا گمان تک نہ تھا۔

''خون پی لوں گی میں تمہارا۔'' وہ اس کا گلا دبانے کے ارادے سے آگے بڑھی تھی کہ جان جو تب سے حیران کھڑا یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا تڑپ کر دونوں کے درمیان آ گیا۔

''ممی پلیز...... پلیز ممی اسے چھوڑ دیں۔'' اس کے لہجے میں لجاجت کی بجائے کھن گرج تھی بدلحاظی تھی۔

''اتنی پارسا تھیں تو اس پہ ڈورے کیوں ڈالے کیوں یہ تمہیں میرے مقابل لے آیا۔'' کیتھرین نے نفرت سے تھوکا تھا حبہ کے تیزی سے رنگ بدلتے چہرے پہ نگاہ رکھے وہ غرا رہی تھی اسے پوری زندگی کا غصہ انہیں لمحوں میں آیا تھا۔

''اچھی طرح جانتی ہوں میں تم جیسی فاحشاؤں کو اوپر سے کچھ اندر سے کچھ۔''

''شٹ اپ۔'' حبہ کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی اس کا چہرہ دیکھ کر لگتا تھا کسی بھی پل وہ پھوٹ پھوٹ کے رو سکتی ہے، جان جو گھبرا گیا تھا اسے کبھی کیتھرین کو دیکھ رہا تھا بے بس سا گھبرا گیا۔

''حبہ پلیز تم جاؤ۔'' اس نے حبہ کا ہاتھ چھو کر التجا کی تھی حبہ نے کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹتے کینہ توز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

''ٹچ می ناٹ انڈر اسٹینڈ۔'' وہ غرانے کے انداز میں بولی تھی اور تیزی سے پلٹ کر بھاگنے کے انداز میں وہاں سے نکلی تھی۔

''تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا حبہ کے ساتھ۔'' اس کا لہجہ درشت اور نگاہ میں خفگی تھی۔

''مجھے اس سے بھی زیادہ اس کی تواضع کرنا چاہیے تھی، اگر تم ساتھ نہ ہوتے مجھے نہ روکتے تو میں اس کا منہ توڑ کے رکھ دیتی ذلیل عورت۔''

''جان۔'' کیتھرین کے پھنکار، جان کی دھاڑ میں دب سی گئی وہ خائف سی ہو کر اس کی لہو رنگ آنکھوں کو دیکھنے لگی۔

''انف ممی انف اب اگر تم نے ایک لفظ بھی مزید حبہ کے لئے کہا تو میں یہ بھول جاؤں گا کہ تم میری ممی ہو۔'' اس کے سرد لہجے میں کسی اژدہے کی پھنکار تھی اور آنکھوں میں قہر و غضب کروٹیں لے رہا تھا، کیتھرین نے شاکڈ نگاہ سمیت اسے دیکھا تھا اس کی نگاہ میں جو شاکی پن تھا تاسف تھا اس نے جان کو شرمندہ کیا تھا مگر وہ نظر چرا کر کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گیا۔

درد پھیل جائے تو
ایک وقت آتا ہے
دل دھڑکتا رہتا ہے
آرزو گزیدوں کے حوصلے نہیں ملتے
دشت بے یقیں میں آسرے نہیں چلتے
عشق کے علاقے میں حکم یار چلتا ہے
ضابطے نہیں چلتے

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

حسن کی عدالت میں
عاجزی تو چلتی ہے
مرجے نہیں چلتے

اگلے دن حبہ جامعہ نہیں آئی تھی جان کو جیسے ہی پتہ چلا تھا اس کی غیر حاضری کا وہ بھی وہاں تک نہیں جاسکا گاڑی میں بیٹھ کر وہ اپنے اپارٹمنٹ آنے کی بجائے حبہ کے اپارٹمنٹ آ گیا تھا جانے کیسی بے قراری تھی جو اسے وحشت زدہ کر چکی تھی جانے کیسی قوت تھی جو اسے کھینچ کر یہاں تک لے آئی تھی، کال بیل کے جواب میں دروازہ کھولنے والی حبہ ہی تھی اسے جان کی آمد کا گمان تک نہیں تھا اس کا اندازہ جان کو اس کے چہرے پہ اڑتے تحیر کو دیکھ کر ہوا تھا اگلے ہی لمحے وہ گھبرا کر بوکھلا کر سراسیمگی کے عالم میں دروازہ بند کرنا چاہ رہی تھی کہ جان نے با سرعت اپنا پاؤں چوکھٹ کے درمیان رکھ کر اس کوشش کو ناکامی سے دو چار کیا تھا، حبہ کے چہرے پہ سراسی گھبراہٹ و سراسیمگی میں وحشت کا اضافہ ہوا تھا۔

”تم بیشک میرے پاس نہ آؤ مگر مجھے اپنے پاس آنے سے تم روک بھی نہیں سکتیں۔“ وہ اس کے اڑے اڑے چہرے پہ گہری معنی خیز نگاہ ڈالتا فتح و سرشاری کے احساس سمیت ہنسا تھا حبہ نے بے بسی کے احساس سمیت اسے دیکھا تھا پھر خشک لبوں پہ زبان پھیر کر بامشکل خود کو بولنے کے قابل بنا پائی تھی۔

”دیکھو تم اس طرح نہیں کر سکتے مم..... میں شور مچا دوں گی پولیس کو بلا لوں گی۔“

”تم اپنے یہ دونوں شوق پورے کر سکتی ہو۔“ وہ اس کی دھمکیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے چڑانے والے انداز میں بولا تو حبہ واقعی روہانسی سی ہو گئی تھی جان کو پورے طمطراق سمیت گھر میں تنہا دیکھ کر، وہ جانتی تھی

جان اس بات سے اچھی طرح آگاہ ہے اس کا دل خوف کے حصار میں گھرنے لگا، وہ اس کی انہی حرکتوں سے ہی تو اتنا عاجز آئی تھی کہ اب کوئی چارہ نہ پا کر اس نے پاکستان واپس جانے کا فیصلہ کر لیا تھا آج وہ واپس ہی تو جا رہی تھی، رات اس نے پیکنگ بھی کر لی تھی ولید حسن کو ابھی اس نے کچھ نہیں بتایا تھا وہ چاہتی تھی وہاں جا کر وہ مناسب الفاظ میں انہیں سب کچھ بتا دے گی، جان کی نظروں کی جارحانہ چمک اور بڑھتے ہوئے حوصلے اسے خوفزدہ کر چکے تھے یہاں دیار غیر میں وہ تنہا تھی غیر محفوظ تھی، عزت سے بڑھ کر اسے اپنا کیریئر اپنی تعلیم عزیز نہیں تھی گو کہ یہ فیصلہ کر کے وہ اندر سے بہت تھک گئی تھی مگر وہ جانتی تھی اسی میں اس کی بھلائی ہے اب اسے بی بی جان کی شدید مخالفت کی سمجھ آئی تھی شاید وہ اس قسم کے خدشات کی وجہ سے اسے تنہا بھیجنے سے گریزاں تھیں مگر تب وہ اڑ گئی تھی اسے خود پہ زعم تھا بابا جان کو بھی اس پہ اعتماد تھا مگر مردوں کے اس معاشرے میں عورت ہمیشہ سے کمزور اور غیر محفوظ رہی ہے اس نے پہلے سوچا تھا وہ عبدالعلی یا وقار حسن سے مدد کی درخواست کرے مگر اس کے ضمیر نے یہ گوارا نہیں کیا تھا جبھی دل پہ پتھر رکھ کے وہ ایک بڑا فیصلہ کر چکی تھی اپنے اس فیصلے سے اس نے صرف خدیجہ کو آگاہ کیا تھا اور گزارش کی تھی کہ وہ اس کی واپسی سے قبل کسی سے یہ بات نہ کہے مگر اب یہ جان اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا پتہ نہیں اب کیا ہونے والا تھا اس کی موجودگی میں وہ اندر جانے کی غلطی تو کرنا نہیں چاہتی تھی اسے سمجھ نہ آئی وہ کیا کرے بے بسی کے مظہر آنسو اس کے گالوں پہ اتر آئے تھے جان اسے وہاں چھوڑ کر دندناتا ہوا اندر جا چکا تھا جیسے یہ اپارٹمنٹ حبہ کے نہیں اس کی ذاتی ملکیت ہو وہ بے بسی کے شدید احساس سمیت ہونٹ کچلتی وہیں

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

کھڑی رہی تھی۔

"اوہ تو تم مجھ سے بھاگ رہی تھیں کتنا غلط خیال ہے تمہارا کہ جان الیگزینڈر سے بھاگ جاؤ گی۔" وہ سر جھکائے کھڑی تھی جب جان کی بھاری آواز پہ اس کا دل اچھل کر حلق میں آیا سر اونچا کرتے ہی اسے جیسے سکتہ ہوا تھا کال بیل کی آواز سن کر وہ اپنا پاسپورٹ اور دوسرے ضروری ڈاکومنٹس وہیں ٹیبل پہ رکھ آئی تھی اور اب وہی پاسپورٹ جان کے ہاتھ میں دیکھ کر اسے خود پہ غشی طاری ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

"اب سمجھا یہاں کیا کیا پلان ہو گئے تھے چوری چھپے بھاگنا چاہتی تھیں میرا چین و قرار لوٹ کر۔" قدم بڑھاتا وہ اس کی خطرناک حد تک زرد ہوتی رنگت کو دیکھ کر طنز سے کہتا بالکل نزدیک آ گیا تھا۔ اگر حواسوں میں ہوتی تو اس بے وجہ قربت پہ کوئی نہ کوئی بچاؤ کی تدبیر ضرور کرتی۔

"دیکھو تو شاید قدرت کو بھی ہمارا بچھڑنا منظور نہیں تبھی تو مجھے عین وقت پہ یہاں بھیج دیا ذرا سوچو میری لگن سچی ہونے کی دلیل ہے یہ پاسپورٹ۔" اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھتا وہ اس کی ساکن آنکھوں میں جھانک کر مسکرایا تھا۔

"اب بتاؤ مجھ سے شادی کرو گی۔" ایک بازو اس کے پیچھے دیوار پہ رکھ کر وہ ذرا سا جھکا اس طرح کی وہ پوری طرح سے اس کے حصار میں گھر گئی وہ اس قدر شاکڈ تھی کہ حرکت تک نہ کر سکی۔

"اب میں تمہارے انکار کو بھی کوئی اہمیت نہیں دوں گا ہماری شادی ہو گی اور اس کے بعد آہ..." اس نے آنکھیں بند کر کے قہقہہ لگایا۔

"آؤ جے بے ڈارلنگ اب ان تمام فاصلوں کو مٹا دیں۔" وہ اس پہ جھک کر مخمور سرگوشی میں گنگنایا تھا اس کی کلائی اس کے بھاری ہاتھ میں آئی ... ی لہرا کر اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی جان بھونچکا سا ہوتا اس کا بے ہوش وجود سنبھال رہا تھا۔

ہکی عمر دے پکے دکھ
بندہ کتھے رکھے دکھ
اپنے ہتھ تے لیک بنائی
اوہدے وچوں کٹے دکھ
رب سوہنے دی مرضی یارو
جینے چولی تے دکھ

جان، حبہ کے بے سدھ ہوش سے عاری وجود کو گاڑی میں ڈال کر اپنے اپارٹمنٹ آیا تو کیتھرین اس کا انتظار کر کے جا چکی تھی اسے آج واپس جانا ہی تھا یہ بات جان اچھی طرح جانتا تھا جبھی وہ بے فکر حبہ کو لے کر وہاں آ گیا تھا اس نے گردن موڑ کر ایک نظر پچھلی سیٹ پہ ہنوز بے خبری کے عالم میں پڑی حبہ کو دیکھا پھر کھڑکی سے باہر تیرتی کہر کی چادر کو گاڑی سے باہر آتے ہی سرد ہوا کے یخ جھونکے نے اسے کپکپا کے رکھ دیا تھا دونوں ہتھیلیاں آپس میں رگڑ کر اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تھا، کہر کی گہری چادر اس کی نگاہوں کے رستے میں دیوار بنی کھڑی تھی دن کے تین بجے ہی رات کا گمان غالب آ رہا تھا اس نے پچھلا دروازہ کھول کر آہستگی و نرمی سمیت حبہ کے نازک وجود کو بہت احتیاط سے اپنی بانہوں میں کسی قیمتی متاع کی طرح سمیٹا تھا اور چلتا ہوا اپنے اپارٹمنٹ میں آ گیا اس کے ملازم بخش نے اسے کسی لڑکی کو بانہوں میں اٹھائے اپنے بیڈروم کی سمت جاتے دیکھا تو چند ثانیوں کو ششدر ہوا تھا وہ اسے بچپن سے دیکھ رہا تھا اور آج تک اس نے جان کی ایسی حرکت نہیں دیکھی تھی اس کی یہ حیرانگی لمحاتی تھی اگلے ہی پل وہ سر جھٹک چکا تھا اس کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی تھی اسے یہ جان کر خوشی ہوئی تھی کہ جان نے بھی نارمل

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

نوجوان لڑکوں جیسی حرکت کی تھی ویسے بہر حال وہ نارمل ہو گیا تھا ورنہ اس کے خیال میں کیتھرین الیگزینڈر نے اپنی بے رنگ ویران زندگی کا بدلہ جان کو ابنارمل بنا کر لے لیا تھا اپنے بیڈ روم میں آنے کے بعد جان نے جب کو احتیاط کے ساتھ بیڈ پہ لٹا دیا اس کے چہرے پہ اطمینان اور ایسی خوشی کا احساس تھا جس نے اس کی آنکھوں اور چہرے کو مزید حسین بنا دیا تھا اسے لٹا کر سیدھے ہوتے جان ٹھٹھک گیا تھا بے ہوشی کے دوران ہی اس کا اسکارف ڈھلکا تھا اور تازہ شیمپو کیے بال کھل کر بکھر چکے تھے سیاہ زلفوں کی گھٹاؤں میں شعاعیں بکھیرتا جگمگاتا ہوا حسین چہرا چودھویں کے چاند کو بھی گویا مات دے رہا تھا، دلکشی نزاکت رعنائی حیا اور پاکیزگی کا سنگم لئے اس کا بہکا دینے والے حسن کی تابانیاں اس کی نگاہوں کو خیرہ کرتیں حواس پہ بجلی بن کر گری تھیں وہ مبہوت سا ہو کر یک تک اسے دیکھتا چلا گیا وہ تو گویا نگاہ ڈال کر پچھتایا تھا گم صم سا بے خودی کے عالم میں کھڑا کا کھڑا رہ گیا تھا جب کے لبوں سے کراہ سی نکلی تھی اور پلکوں میں خفیف سی جنبش ہوئی وہ چونک کر حواسوں میں لوٹا ورنہ جانے اس گستاخی پہ آمادہ کرتے خوابناک ماحول میں آ کر وہ کس حد تک بہک جاتا۔

''جے ب!'' وہ بے قراری سے اس پہ جھکتا ہوا اس کا گال تھپک کر ملائمت سے بولا تھا وہ منہ میں کچھ بڑبڑائی تھی، اگلے ہی لمحے جیسے کسی احساس کو پاتے ہی اس نے آنکھیں کھول دی تھیں جان کو خود پہ جھکے پا کر ایک پل کو اس کی پلکیں ساکن ہوئی تھیں اگلے ہی لمحے وہ بے ساختہ حلق سے نکلنے گھٹی گھٹی چیخ سمیت سرک کر اس کی پہنچ سے دور ہوئی تھی دونوں ہاتھوں پہ دباؤ ڈال کر اٹھتے ہوئے اسے اپنے کھلے بکھرے بالوں اور اسکارف کی غیر موجودگی کا احساس سراسیمہ کر گیا اس نے سراساں ہو کر پہلے اسکارف ٹٹولا تھا پھر گھبرائی ہوئی مضطرب آنکھوں بے قابو ہوتی دھڑکنوں اور نم پلکوں سمیت جان کو دیکھا جو پوری جان سے اس کی سمت متوجہ اس کی ایک ایک جنبش کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

''ک..... کہاں ہوں میں۔'' اسکارف بنا کر شال سے اپنا آپ اچھی طرح ڈھانپتی وہ سرسراتی ہوئی آواز میں بولی تو آنکھیں چھلک پڑی تھی۔

''میرے گھر میں میرے پاس۔'' جان بے ساختہ مسکرایا پھر نچلا لب دانتوں تلے داب کر شرارتی انداز میں گویا ہوا تھا۔

''یہیں آنا تھا تمہیں بالآخر۔'' جیسے وحشت، خوف سے پھیلی نگاہوں سمیت متوحش سی اسے دیکھتی رہی۔

''تم..... تم مجھے۔'' حیرت و رنج اور بے بسی کے احساس نے اسے بات مکمل نہیں کرنے دی جگہ کی اجنبیت ماحول کی تبدیلی جان کی بات کی سچائی واضح کرتی اس کا دل اتھاہ گہرائیوں میں اتار گئی تھی، اگلے ہی لمحے وہ منہ پہ ہاتھ رکھے زور زور سے رونے لگی تھی۔

''نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے۔''

''میں ایسا کر چکا ہوں مائی انوسینٹ اور تم ریلیکس تو ابھی کرو گی تمہیں ایسا کرو اس حقیقت کو قبول کر لو رونا چاہو رو لو جو چاہو کر لو تب تک میں تمہاری بھوک مٹانے کو کچھ لاتا ہوں اس کے بعد تم فریش ہو جانا پھر ہم دونوں شادی کے ٹاپک پہ بات کریں گے۔''

اس کے گلابی چہرے کی جاذبیت اور مسحور کر دینے والی دلکشی کو نگاہ میں بساتا وہ بہت اطمینان سے کہتا پلٹا تو جب لپک کر بیڈ سے اتری اس کے پیچھے بھاگی تھی مگر وہ مڑ کر دیکھے بنا دروازہ لاکڈ کر چکا تھا جب وحشت کے حصار میں گھرتی دروازہ پیٹتی

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

چیخی رہ گئی تھی مگر اس کی داد فریاد سننے کوئی نہیں آیا تھا۔

جس وقت جان نے دوبارہ اندر قدم رکھا حبہ رو رو کر اپنا حشر بگاڑ چکی تھی اس کا چہرہ ستا ہوا جب کہ آنکھیں شدت گریہ سے مکمل طور پہ سوج چکی تھیں دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو تھا مگر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا جان نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے ٹیبل پہ رکھ دی تھی اور اسے یونہی دیکھتا ہوا آ کر اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔

"دس از ناٹ فیئر بے بی ان آنکھوں پہ اس قدر ظلم ڈھانے کی میں تمہیں اجازت نہیں دے سکتا کہ ان پہ اب تم سے زیادہ میرا حق ہے۔" ہاتھ بڑھا کر اس کی نم پلکوں کو چھوتا وہ خمار آلود سحر انگیز لہجے میں بولا تھا۔

حبہ نے نہایت حقارت سمیت اس کا ہاتھ جھٹکا تھا اور سرک کر اس سے دور ہو گئی جان جیسے اس کی اس حرکت پہ بے اختیار ہنسا تھا۔

"یہ حد بندیاں آخر کب تک ہے بے بی ڈیئر۔" حبہ کے اندر اس کی ذو معنی بات پہ تلملاہٹ کے ساتھ سنسنی کا احساس بھی دوڑا تھا۔

"دیکھو تم اپنے لئے بہت برا کر رہے ہو کب تک یہاں رکھو گے تم مجھے میں باہر جاتے ہی پولیس کو انفارم کروں گی۔" اس نے بے بسی کی انتہاؤں پہ پہنچ کر دھمکی دی، جان جواب میں کچھ کہے بغیر جچتی ہوئی متبسم نگاہوں سمیت اس کا سرخ ہوتا چہرا دیکھتا رہا تھا حبہ نے نفرت کے شدید احساس سمیت منہ پھیر لیا۔

"میں دانستہ تمہیں چھونے سے اجتناب برت رہا ہوں بے بی احترام سمجھ لو یا کچھ بھی کہ تم اسے پسند نہیں کرتیں ورنہ تم میری پہنچ سے باہر ہرگز نہیں ہو اب یہ سب شادی کے بعد کے لئے اٹھا رکھا ہے میں نے، بس تم شادی کے لئے راضی ہو جاؤ۔" جگ سے فریش جوس گلاس میں انڈیل کر اس کی سمت بڑھائے وہ اس کے ضبط کے تمام بندھن ریزہ ریزہ بکھر گیا تھا۔

"کرتے رہو بکواس تم مر بھی رہے ہو میں تب بھی تم سے شادی نہیں کروں گی۔" ہاتھ مار کر گلاس اس پہ گراتے ہوئے یکدم مشتعل ہو کے بپھرے ہوئے انداز میں حلق کے بل چیخی تھی، جان ایک پل کو رکا تھا، اگلے ہی لمحے مائنڈ کیے بغیر مسکرا دیا۔

"اوہ تھینکس گاڈ کہ یہ جوس ہی تھا کچھ اور نہیں۔" منہ اور ہاتھوں سے جوس کے قطرے صاف کرتے ہوئے اس کی خوشدلی نقطہ عروج پہ تھی بے بسی کے شدید احساس نے حبہ کی آنکھیں ڈبڈبا کے رکھ دیں جان کی نگاہوں سے عیاں بے تابی اور بے باکی اور فضول معنی خیز گفتگو اس کا دل [illegible] رہی تھی۔

"ایک رات دے رہا ہوں تمہیں فیصلہ کرنے کو اس کے بعد میں تمہارے انکار کی صورت میں اپنے ہر عمل میں خود کو آزاد اور جائز سمجھوں گا میں تمہاری عزت کرتا ہوں اور عزت سے ہی تمہیں اپنانا چاہتا ہوں یہ سب کچھ تمہیں اس لئے بتا رہا ہوں کہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے جوس پڑا ہے پی لینا۔" اپنی بات کے اختتام پہ وہ مڑا تھا جب حبہ حلق کے بل چیخی تھی۔

"جوس کی بجائے تم مجھے زہر لا دو۔" بے بسی کا شدید احساس اس کا دل بھینچے جا رہا تھا جان نے مڑ کر محبت بھری نگاہوں سمیت اسے دیکھا تھا اور دلبری سے مسکرایا۔

"اتنی مشکلوں سے تمہیں کھونے کے لئے نہیں حاصل کیا، ینگ پریٹی گرل۔" حبہ نے لب بھینچ لئے اس کی آنکھیں سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں شفاف پانیوں سے چھلکی تھیں۔

"اللہ!" وہ بے بسی بے قراری سے روتے

SkorpIO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ہوئے اللہ کو پکارے گئی۔

"حبہ شادی کر لو مجھ سے پر اس میں تمہیں اتنا پیار دوں گا کہ تم رشک کرو گی خود پہ ہر بات مانوں گا تمہاری چاہے وہ پاکستان جانے کی ہو میں تمہاری خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں ایک بار آزما کر تو دیکھو۔"

وعدہ کے مطابق اگلے دن وہ اس کے روبرو تھا اور شرافت کے جامے میں بھی حبہ سے فیصلہ سننے کی چاہ میں اس کا انکار سنتے ہی اس کے ہشاش بشاش بے فکرے چہرے پہ تاریک سایہ لہرا کر معدوم ہوا تھا وہ کتنی دیر یوں خاموش رہا تھا جیسے اب کبھی نہیں بولے گا پھر حبہ نے اس کی آواز ہی نہیں سنی وہ پتہ نہیں اسے لالچ دے رہا تھا یا کسی طرح بھی منانے کی سعی کچھ بھی تھا یہ بات طے تھی کہ اسے جان کی یہ بات نہیں ماننا تھی ساری رات اس نے اپنے رب کے آگے گریہ وزاری میں گزاری تھی اب اسے جان سے کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا اس نے اللہ سے اپنی عزت کی حفاظت مانگی تھی رو کر گڑگڑا کر پھر کیسے ممکن تھا ہمیشہ نوازنے والا رب اس سے اسے خالی لوٹا دیتا۔

"تم جو مرضی کہو مجھے تمہاری کسی بات سے غرض نہیں بہتر ہوگا کہ تم مجھے جانے دو۔" حبہ نے سابقہ انداز میں دوٹوک اور حتمی بات کی تھی جان کو وہ کل رات کی گھبراہٹ سراسیمگی اور وحشت کہیں نظر نہ آئی تھی اس کا یہ ہٹ دھرم بے نیاز انداز اور دوٹوک انکار جان کو آگ لگانے کا باعث بنا تھا اس کا جذبوں سے سرشار دل ایک دم ہی ویران ہوا تھا۔

"تو تم نہیں مانو گی۔" اس کی سرکشی اور بغاوت کو دیکھتے ہوئے اس نے خود پہ انا کا خول چڑھا کر درشتگی سے پوچھا تھا۔

"نہیں کبھی نہیں۔" حبہ کا کٹھور اور سفاک

دل کی بند شریانیں کھولنے کا نسخہ

دل کی بند شریانیں کھولنے کا ایک نسخہ درج ذیل ہے۔

1۔۔۔۔ لیموں کا رس ایک پیالی۔

2۔۔۔۔ ادرک کا رس ایک پیالی۔

3۔۔۔۔ لہسن کا رس ایک پیالی۔

4۔۔۔۔ سرکہ سیب ایک پیالی۔

ان چار پیالی رسوں کو ملا کر دھیمی آنچ پر نصف گھنٹہ آگ دیں۔ جب ایک پیالی کم ہو کر تین رہ جائیں تو آگ سے محلول کو اتار کر ٹھنڈا ہونے پر تین پیالی شہد ملائیں۔ سب کو خوب مکس کر کے بوتل میں محفوظ کر لیں۔ یومیہ نہار منہ تین چمچ کھانے والے اس محلول کو ٹوئیں۔ انشاءاللہ دل کی بند شریانیں کھل جائیں گی۔

(ماہنامہ الحسن۔ لاہور)

بشکریہ۔ حافظ حسین احمد قاسمی۔ لاہور۔

لہجہ اپنے اندر قطعی کوئی گنجائش نہیں رکھتا تھا اس کی یہی برہمی اور نخوت جان کو بھڑکنے پہ اکسانے کا سبب بنی تھی۔

"تو پھر ٹھیک ہے میں نے تمہیں کہا تھا کہ صرف کل کی رات اس کے بعد کچھ نہیں اگر یوں تو یونہی سہی یونہی فضول میں ٹائم ضائع کیا تم پہ۔" انتہائی سرد پن سے کہتا وہ اسے وحشت بھرے انداز میں اپنی طرف گھسیٹ چکا تھا حبہ کے حلق سے چیخ نکلی تھی اور پورا وجود جیسے اس کا لمس پاتے ہی جل اٹھا اس کی گرفت میں وہ ماہی بے آب کی مانند مچلی تھی مگر جان نے اس کا تڑپنا بلکنا جیسے دیکھا ہی نہیں وہ اس جارحانہ موڈ میں اسے بیڈ پہ پٹخ چکا تھا حبہ کے جیسے سانسیں الجھنے لگیں۔

"جان پلیز رک جاؤ۔" اسے اپنی سمت بڑھتے دیکھ کر حبہ کے حواس کھونے لگے تھے

(باقی اگلے ماہ)

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

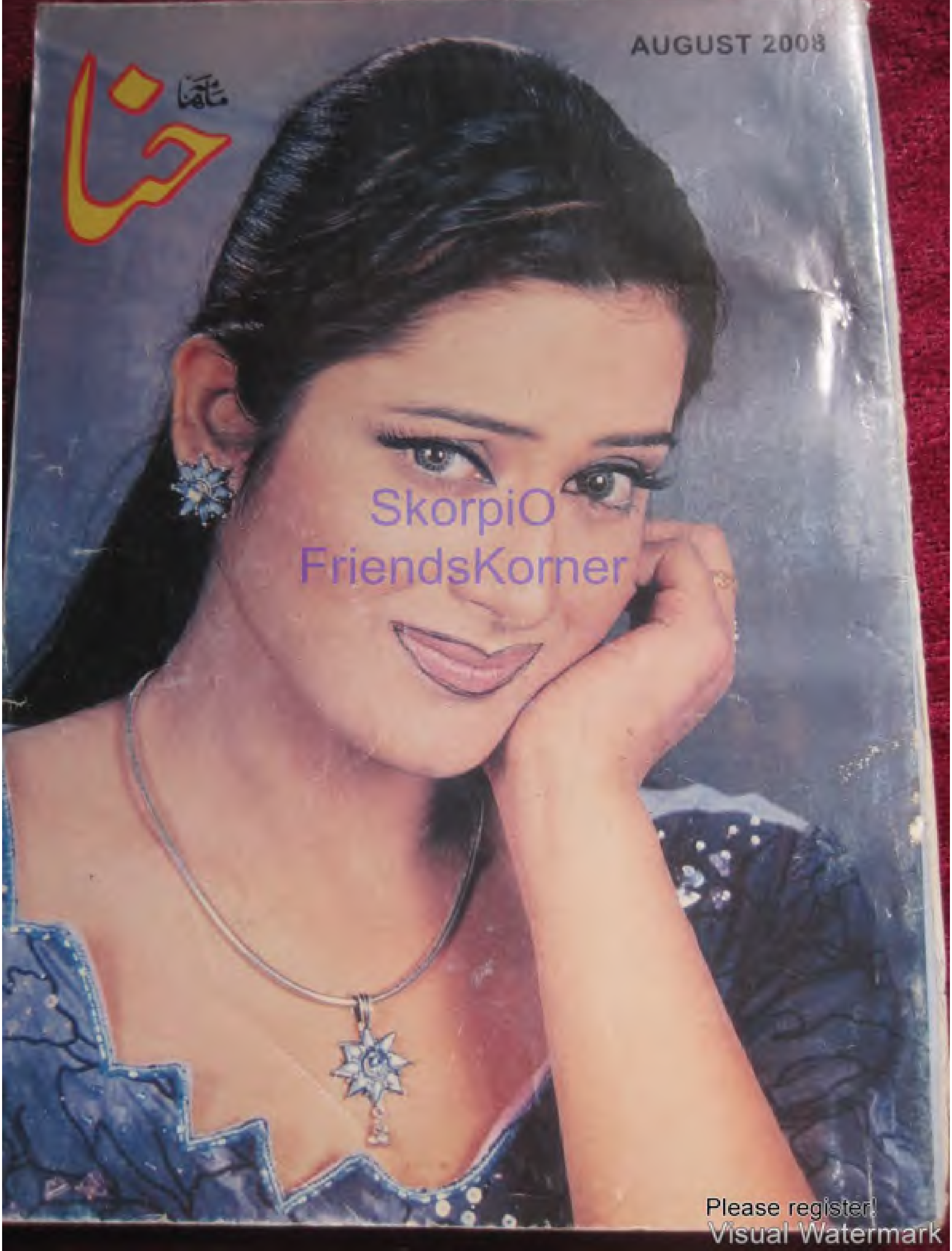

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تیری چاہ میں تیری راہ میں

ام مریم

اس کے ارادے خطرناک تھے لہجہ حد درجہ رعونت اور بیگانگی و سرد مہری لئے تھا حبہ کا دل جیسے دھڑکنا بھی بھول گیا۔

''جان رک جاؤ جان میری بات سنو۔''

وہ اسکے گستاخ ارادوں سے گھبرا کر بے ساختہ چیخ کر بولی تھی جان نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا۔

''اب کیا ہے؟'' ماتھے پہ تیوریاں اور آنکھوں میں خفگی لئے وہ پرتپش لہجے میں بولا تھا، غصے کی شدید لہر نے اس کا دماغ دہکا ڈالا تھا اس کے آنسو اسے اندر سے کمزور کر رہے تھے مگر وہ کمزور پڑنا نہیں چاہتا تھا۔

''جان پلیز ایسا مت کرو تمہاری یہ لمحاتی خوشی مجھے عمر بھر کے لئے زندہ درگور کر سکتی ہے میں خود سے بھی نگاہ نہیں ملا پاؤں گی تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ ہے۔'' چھلکتی آنکھوں سمیت وہ گڑگڑائی تھی۔

''اگر میں کہوں میں پھر بھی نہیں مانوں گا

SkorpiO
FriendsKorner

مکمل ناول

3ep

Please register!
Visual Watermark

تو۔'' اس نے سرد پھنکار زدہ لہجے میں کہا۔
''میں نے تمہیں اس لئے شادی کی آفر کی تھی۔'' وہ تنک کر بولا تھا۔

''مم...... میں تم سے شادی نہیں کر سکتی میرا مذہب مجھے اس کی اجازت نہیں دیتا۔'' وہ بے بسی کے احساس سمیت رو پڑی۔

''میں نے کہا تھا اگر تم اپنا مذہب نہیں چھوڑ سکتیں تو میں چھوڑ دیتا ہوں مگر جب تم نے میری بات بھی سننا گوارا نہیں کیا تھا۔'' وہ زہر خند سے بولا جب چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''تم ایسا کر لو گے۔''

''ہاں اگر مجھے تمہیں پانا ہے تو ایسا کرنا پڑے گا۔'' وہ اطمینان و سکون سے بولا تھا جبکہ بے دردی سے نچلا لب کاٹنے لگی۔

''ایسا ضروری تو نہیں ہے جان تمہارے مذہب کی ہزاروں لڑکیاں تم میں انٹرسٹڈ ہوں گی۔'' گڑگڑاتے ہوئے اس نے جان سے گزارش کی کہ وہ اسے چھوڑ دے اس سے شادی کرنے سے قبل اسے اسلام قبول کرنا پڑے گا جان پہ جیسے شادی مرگ طاری ہوئی تھی۔

''زینی۔'' وہ بے ساختہ جھوم اٹھا تھا جب نے سسکیاں دبانے کی غرض سے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔

محبت تم نے کب کی ہے
محبت میں نے کی ہے
تم نے تو اک خامشی اک اوٹ میں رکھ کر
کچھ اپنے لمس کے مصرعے میرے دل میں
اتارے ہیں
لب نم ساز کے نم میں کئی نظمیں بھگو کر
میرے شانوں پہ بکھیری ہیں
محبت تم نے کب کی ہے
تم نے اپنی آنکھوں میں دو رنگ
اسرار میں ڈوبی ہوئی
اک شام جیسی سرد آنکھوں میں مجھے تحلیل کرنا تھا
سو میں بھی ایک بے وقت سے لمحے کی طرح اب
تک
تمہارے پاؤں کی مٹی سے لپٹا ہوں
نہ تم نے اس مٹی کو جھٹکا ہے
نہ اس بے وقعت بے مایہ لمحے کو اٹھا کر اپنی پیشانی
پہ رکھا ہے
تمہاری خامشی کی اوٹ میں میرے لئے کیا ہے
کچھ کچھ ہے مگر اقرار کی جھلمل نہیں ہے
سمندر موجزن ہے اور کوئی ساحل نہیں ہے

جان نے گاڑی جامعہ کی پارکنگ لاٹ میں پارک کی تھی اور چلتا ہوا مین گیٹ سے اندر چلا آیا اپنے ڈیپارٹمنٹ میں آتے ہی اسے سب سے پہلے جارج نظر آیا تھا جس نے وہیں سے ہاتھ ہلایا تھا پھر ہاتھ کے اشارے سے اپنی طرف بلانے لگا جان نے اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے بھی کو ایگنور کر ڈالا اسے عبد العلی یا وقار حسین میں سے کسی کی تلاش تھی، ڈیپارٹمنٹ کو جاتی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے سوچا تھا۔

''پتہ نہیں عبدالعلی آج آیا بھی ہے یا نہیں۔''

''ڈونٹ وری وہ نہ سہی میں وقار حسن یا پھر شاہ زیب سے بھی بات کر لوں گا۔'' اس نے جیسے خود کو تسلی دی مگر اسے پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا، عبد العلی اسے کچھ فاصلے پہ چند اسٹوڈنٹس ساتھیوں کے ساتھ نظر آ گیا وہ کوئی اہم بات ڈسکس کر رہے تھے۔

''عابدل علی پلیز میری بات سنو ذرا تنہائی میں۔'' وہ جاتے ہی عجلت بھرے انداز میں بولا تھا، عبد العلی نے اسے دیکھا تھا پھر ذرا رکنے کا اشارہ کرتا ہوا دوسری سمت متوجہ ہو کر بات کرنا چاہتا ہی تھا کہ جان نے اس کا بازو دبوچ لیا۔

''عابدل علی پلیز پہلے میری بات سن لو۔'' اس پہ عجلت سوار تھی عبد العلی نے اس کے مضطرب

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

چہرے کو دیکھا تھا پھر اپنے ساتھیوں سے ایکسکیوز کرتا اس کے ساتھ ہو لیا تھا۔

"خیریت جان مجھے تم کچھ پریشان نظر آ رہے ہو۔" عبدالعلی کے لہجے میں اس کے لئے تشویش تھی جان نے جلدی سے منہ پہ ہاتھ پھیر کر جانے کون سے تاثر کو مٹانا چاہا تھا پھر سر کو نفی میں جنبش دیتا ہوا اس کی پرزور تردید کرتا ہوا بولا تھا۔

"نہیں غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں میں تو پریشان نہیں۔" عبدالعلی نے ایک نگاہ اس پہ ڈالی تھی اور قائل نہ ہونے کے باوجود چپ رہا پھر اس نے ایک بینچ کی سمت اشارہ کیا تھا اور جان کو دیکھ کر نرمی سے بولا۔

"ہم یہاں بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔"

"اوہ ایز یو وش۔" جان نے اپنے خیال سے چونکتے ہوئے کاندھے جھٹکے اور بے نیازی سے کہا۔

عبدالعلی نے بیٹھنے کے بعد اسے ہنوز کھڑے پا کر الجھن بھرے انداز میں اسے دیکھا اسے ایک بار پھر جان کی غائب دماغی کا شدت سے احساس ہوا اسے گم صم انداز میں کش لیتے اور دھواں بکھیرتے عبدالعلی نے بہت گہری نگاہ سے دیکھا تھا۔

"جان تم کچھ کہنا چاہ رہے تھے غالباً۔" عبدالعلی کو خود اسے یاد دلانا پڑا کہ وہ اسے کس مقصد کے تحت یہاں لایا ہے۔

"عابدل علی میں مسلم ہونا چاہتا ہوں مجھے تمہاری ہیلپ کی ضرورت ہے آئی مین مجھے کیا کرنا چاہیے۔" اس کی جانب سے رخ پھیرے وہ بغیر کسی تمہید کے کہہ گیا تھا، عبدالعلی کی آنکھوں میں ہی نہیں چہرے پہ بھی حیرت منجمد ہوئی تھی اس نے چونک کر اسے دیکھا تھا وہ اتنا حیران ہوا تھا کہ کچھ لمحوں تک بولنے کے قابل نہ ہو پایا۔

"تم جانتے ہو جان کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔"

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں اور یہ بات میں نے یونہی منہ اٹھا کر نہیں کہہ دی۔"

"یہ اتنا بڑا فیصلہ تم نے یونہی کیا ہو گا اس اہم فیصلے کے پیچھے یقیناً کوئی خاص وجہ رہی ہو گی اور شاید نہیں یقیناً وہ وجہ حبہ ہے۔" وہ اچانک اس کی سمت متوجہ ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

جان نے نظریں چرالیں، عبدالعلی کے چہرے پہ تاسف پھیل گیا۔

"مجھے افسوس ہے جان کہ اب اس کی خاطر اٹھایا گیا تمہارا یہ قدم تمہیں کچھ نہیں دے سکے گا کیونکہ حبہ پاکستان واپس جا چکی ہے شاید کبھی واپس نہ آنے کے لئے اس نے یہ بات صرف خدیجہ کو بتائی تھی اس وعدے کے ساتھ کہ وہ اس کے جانے کے بعد کسی کو بتائے گی اور کل وہ چلی گئی ہے تعلیم ادھوری چھوڑ کر صرف تمہاری وجہ سے اور یہ کیسی محبت تھی جان کہ تم نے اسے اس حد تک مجبور اور محدود کر دیا۔" رسانیت سے بات کرتا وہ یکایک غصے میں آیا تھا، جان نے لب بھینچ کر امڈتی ہوئی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا تھا حبہ کا وہ اقدام یہاں بھی اس کے لئے آسانی پیدا کر گیا تھا گویا ہر طرح سے قسمت اس پہ مہربان تھی حبہ کو تو الٹی سیدھی باتیں اور دھمکیاں دے کر اس نے چپ کروا دیا تھا مگر اندر سے خائف تھا کہ اگر اس کے کسی دوست نے اس کی گمشدگی کی اطلاع پولیس کو دے دی تو اس کے لئے کڑی پریشانی کھڑی ہو سکتی تھی اس نے بے اختیار طویل گہرا سانس کھینچا اور اپنے کشیدہ تنے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا چھوڑ دیا وہ عبدالعلی کی جانب پلٹا تو اس کے لبوں پہ سنجیدگی کی مہر تھی جب کہ آنکھیں مسکرا رہی تھیں۔

"اگر میں تم سے کہوں کہ حبہ کے جانے کے باوجود بھی میں مسلم ہونے میں دلچسپی رکھتا ہوں تب تم کیا کہو گے۔" اس نے ہونٹ سکوڑ کر کہا

SkorpIO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

تھا۔

عبدالعلی ایک بار پھر بری طرح چونکا کچھ دیر اسے دیکھتا رہا تھا پھر اسے خود سے لپٹا کر بھینچ لیا تھا۔

''یہ میرے لئے خدا کا خاص تحفہ خاص اعزاز ہوگا کہ میں اس نیک کام میں حصے دار بنوں گا آؤ میرے ساتھ۔'' خوشی سے کانپتی آواز میں کہتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر تیز چلنے لگا جان کا جی چاہا تھا ہذیانی قہقہہ لگائے۔

''یہ مفتی ابراہیم لغاری کی رہائش گاہ ہے یہ یہاں کے اسکالر ہیں مسجد امام بھی ان کا یہاں ایک اسلامک سینٹر ہے یہاں یہ خواتین مرد اور بچوں کو نہ صرف دین کی تبلیغ کرتے ہیں بلکہ قرآن بھی پڑھاتے ہیں، ہم لوگ اکثر یہاں وعظ سننے آتے ہیں۔'' عبدالعلی اسے لے کر جس جگہ آیا تھا وہ ایک درمیانے درجہ کا ایک ... وال ٹو وال ریڈ کارپٹ پہ ہی فرشی نشست کا اہتمام تھا دیوار گیر الماریوں میں لاتعداد اسلامی کتب بھری پڑی تھیں عبدالعلی کچھ اور تفصیل بھی بتا رہا تھا جب کہ جان کی سوچ اس کمرے سے ہٹ کر اپنے بیڈ روم میں بھٹکنے لگی تھی جہاں وہ حبہ کو بند کر آیا تھا گو کہ اس نے خود رضا مندی دی تھی اس کے باوجود اسے اس پہ اعتبار نہیں تھا، بش کو اس نے سختی سے دروازہ کھولنے کی ممانعت کی تھی اس کی سوچوں کا تسلسل اس وقت بکھرا تھا جب عبدالعلی نے اسے شانوں سے تھام کر باقاعدہ جھنجھوڑا تھا وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا تو نگاہ عبدالعلی کے ساتھ موجود شخصیت میں الجھ گئی،

دراز قامت دبلے پتلے وجود اور باریش نورانی چہرے کا پچاس ساٹھ سال کے درمیان بزرگ چہرا۔

''جان یہ مفتی صاحب ہیں۔'' وہ ابھی جائزہ لے رہا تھا جب عبدالعلی نے تعارف کروایا مفتی صاحب نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

''میں انہیں تمہارے بارے متعلق بتا چکا ہوں۔'' عبدالعلی نے سرگوشی کی۔

''بیٹھ جاؤ بیٹے۔'' مفتی صاحب نے اس کے کندھے کو تھپک کر نرمی سے کہا پھر ان کے ساتھ ہی خود بھی بیٹھ گئے۔

''عبدالعلی ٹھیک کہہ رہے ہیں بیٹے کہ آپ اسلام قبول کرنا چاہتے ہو۔'' ان کا سوال جان کو بدمزا کر گیا اسے یہ سوچ کر غصہ آنے لگا کہ اب جانے کیا کچھ وضاحت انہیں بھی دینا پڑے گی۔

''جی۔'' وہ دانت پیس کر یہی کہہ پایا اس ماحول اس فضا میں آ کر اس کا دل گھبرانے لگا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کسی طرح یہ کاروائی جلد از جلد نپٹا کر اڑ کے حبہ کے پاس پہنچ جائے۔

''الحمدللہ رب العالمین شکر ہے اس خدائے ذوالجلال کا جس نے مجھ جیسے بندہ حقیر کو یہ خوشی ... میں کسی قابل کہاں۔'' مفتی صاحب نے بھیگی ہوئی نم لرزتی آواز میں کہا تھا پھر آنکھوں کے نم گوشے صاف کرتے ہوئے اسے دیکھ کر جذب سے بولے تھے۔

''پڑھو بیٹے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔'' جان نے اٹک اٹک کر وہ کلمات ادا کئے تھے مفتی صاحب نے دو تین بار آہستہ آہستہ پڑھایا تھا پھر دعا کو ہاتھ اٹھا دیئے تھے، عبدالعلی نے بھی ہاتھ بلند کیے تھے جان نے ان دونوں کے درمیان خود کو خاصا ہونق محسوس کیا تو خود بھی اسی انداز میں ہتھیلیاں پھیلا دیں۔

''یا اللہ، یا رحمن، یا رحیم بیشک تمام تر لازوال اور بے مثال تعریفوں کے لائق تیری ہی پاک و برتر اعلیٰ صفات ذات ہے یا مالک و مولا اس پوری کائنات میں ہونے والا وقوع پذیر ہر چھوٹا بڑا کام تیرے حکم کا محتاج ہے کن فرمانے کا منتظر ہے بیشک جو آج یہ بچہ مشرف با اسلام ہوا ہے تو بلاشبہ اس میں بھی تیرا حکم تیری رضا تیری

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

فضیلت شامل ہے، اے بزرگ و برتر اے بلند شان والے اے حقیقی بادشاہ ہم تیرے خاکسار بندے تیری بارگاہ ایزدی میں التجا کرتے ہیں کہ اے وہاب اس بچے کو اپنے سایہ رحمت اپنی حفاظت میں پناہ دے دے میرے اللہ ہمارا ایمان ہے کہ ضرور تجھے اس کام میں کوئی مقصد پوشیدہ ہے ہدایت کا راہنمائی کا میرے بزرگ و برتر تو اسے اپنی خاص رحمت کے صدقے خاص رحمتوں سے نواز کر صراط مستقیم کا راہی بنا دے گمراہی و اندھیروں سے ہدایت کی روشنیوں میں اس کے دل کو پاک و صاف معطر منور فرما دے، اپنے محبوب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آل پاک کے صدقے اسے نیک اور صادق بنا کر نائب مقرر فرمائے آمین ثم آمین۔''

جان نے مفتی صاحب اور عبدالعلی کی تقلید میں خود میں اسی انداز میں منہ پر ہاتھ پھیرے تھے اس نے کچھ حیرانگی میں مفتی صاحب کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھا جو ان کے گالوں اور داڑھی کو بھگو چکے تھے وہ ان کے رونے کی وجہ کو سمجھنے سے قاصر رہا اسے وجہ جاننے کی کوئی بیقراری بھی نہیں تھی اس کا کام یقیناً پورا ہو چکا تھا وہ وہاں سے اب جلد از جلد بھاگ جانا چاہتا تھا مگر ابھی شاید ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ مفتی صاحب نے اپنے کاندھوں پر پڑے سفید رومال کو اتار کر اپنی آنکھوں اور چہرے کی نمی کو صاف کیا تھا پھر زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر پرجوش انداز میں مصافحہ کیا تھا ان کی بوڑھی ہتھیلیوں کا گرمجوش سا لمس جان کے اندر عجیب سی سنسنی بھر گیا انہوں نے یہی پر اکتفا نہیں کیا اس کے گلے لگا کر پیشانی پہ بوسہ ثبت کیا تھا جان کچھ خجل سا ہو کر جھینپے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا جانے کیوں اس پل وہ ان سے خائف سا ہو گیا تھا اس کے دل میں کیا تھا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

''بیٹے آپ کا نام بدلنا پڑے گا کچھ سوچا۔''

انہوں نے اسے مخاطب کیا تھا ان کی نگاہوں کی چمک جان کو گڑبڑا کر رکھ رہی تھی وہ ہونقوں کی طرح اس سوال پر نظر انہیں دیکھنے لگا۔

''اگر آپ نے کوئی نام نہیں سوچا تو میں آپ کا نام رکھ دوں۔'' انہوں نے محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا تھا، جان کیا کہتا عبدالعلی کو دیکھ کر کاندھے اچکا کر رہ گیا۔

''آج سے اٹھائیس سال قبل خدا نے مجھے ایک بیٹا دیا تھا اس کا نام اللہ کے حکم پہ میں نے عبدالباری رکھا مگر کچھ دیر بعد وہ اللہ کی رضا سے اللہ کو پیارا ہو گیا بیٹا تمہیں دیکھ کر مجھے اس کا خیال آ گیا اگر وہ زندہ رہتا تو تمہارے جیسا ہی ہوتا میں نے تمہیں اسی کا نام دیا۔''

''عبدالباری بہت اچھا نام ہے اللہ مبارک کرے۔'' عبدالعلی نے بھرپور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جوش سے کہا تھا۔

''کیوں بیٹے آپ کو یہ نام کیسا لگا۔'' مفتی صاحب نے جان کی رائے لینا چاہی۔

''اچھا ہے۔'' وہ سٹپٹا کر بولا تھا مفتی صاحب اپنی جگہ سے اٹھے تھے اور کچھ کتابیں لا کر جان کی طرف بڑھا دیں۔

''عبدالباری یہ آپ کے لیے۔'' وہ بری طرح ٹھٹکا عبدالباری اسے یہ نام جس قدر مشکل لگا اس سے بڑھ کے ناشناسا۔

''آپ نو مسلم ہو بیٹے یہ بکس آپ کو گائیڈ کریں گی اس کے علاوہ عبدالعلی کے علاوہ میں بھی ہوں تم جب چاہو میرے پاس آ سکتے ہو باقی اصل راہنما تو وہی ذات ہے جسے چاہے نواز دے۔'' انگلی اٹھا کر اوپر اشارہ کرتے وہ نیاز مندی سے بولے تھے عبدالعلی کو اٹھنے کا اشارہ کرتا وہ کتابیں لے کر اٹھ کھڑا ہوا تھا مفتی صاحب نے انہیں رکنے کا کہا تھا مگر وہ معذرت کرتے نکل آئے گاڑی میں آ کر بیٹھتے ہی جان نے وہ بکس لاپرواہی سمیت ڈیش بورڈ پہ ڈال دی تھیں،

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

عبدالعلی نے بہت گہری اور پرسوچ نگاہ سمیت اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا تھا۔

"کیسا محسوس کر رہے ہو عبدالباری۔" عبدالعلی نے اسے گاڑی کو ٹرن کر کے مین ڈور پہ اترتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

"ویری ہیپی۔" اس نے بلند قہقہہ لگایا۔ "کوئی بھی نہیں جانتا میں نے کیا فتح کر لیا ہے۔"

اقرار گئے انکار گئے ہم ہار گئے
آنکھوں سے سب آثار گئے ہم ہار گئے
کچھ یادیں اس کی بیچ سمندر ڈوب گئیں
کچھ سپنے وہ اس پار گئے ہم ہار گئے
اک عمر رہے ہیں جیت سے بے پرواہ لیکن
جب جیتنا چاہا ہار گئے ہم ہار گئے

نماز پڑھنے کے بعد اس نے دعا کو ہاتھ اٹھائے تو کئی جگنو ہتھیلیوں پہ چمکنے لگے تھے جو اس نے کبھی گمان نہیں کیا تھا وہ ہوا تھا اسے یاد آیا تھا ایک بار خدیجہ اور رائمہ وغیرہ نے اسے اس بات پہ قائل کرتے ہوئے جان کا پرپوزل قبول کرنے کا کہا تھا۔

"تو اس نے کتنا برا منایا تھا تب خدیجہ نے اس کے برا منانے کی پرواہ کیئے بغیر کہا تھا منفی انداز میں سوچنے کی بجائے تم اس طرح کیوں نہیں سوچتیں جب کہ ہو سکتا ہے اس میں خدا کی کوئی مصلحت ہو وہ اسے سدھارنے کے لئے تمہیں ذریعہ بنانا چاہ رہا ہو اس اینگل سے اگر سوچیں تو یہ ایک سعادت ہے جو تمہیں نصیب ہو رہی ہو تم اس کی خاص نگاہوں میں ہو جب میں نے کہیں پڑھا تھا کہ خدا جب کسی کے دل میں قیام فرمانا چاہتا ہے تو وہاں پہلے کسی اور کو ٹھہرا کے دیکھتا ہے آیا یہ مٹی اس کی محبت کے لئے کتنی زرخیز ہے جب غور تو کرو سوچو تو کسی جان کا یہ مجنونانہ انداز یہ محبت اس سمت اشارہ کرتی نظر نہیں آتی وہ عشق مجاز سے عشق حقیقی کی منزل طے کرنے والا ہو۔ اگر تمہاری بجائے میں جان کی محبت ٹھہرتی تو خدا کی قسم ایک پل کی تاخیر کیئے بغیر یہ رسک لے لیتی خسارے میں تو نہیں رہنا اسی طرح جیسے شہزادوں جیسی آن بان رکھنے والا محبت لٹانے والا شوہر اور بے تحاشا دولت پھر اللہ کی خوشنودی سب سے اہم چیز۔" وہ بات کے آخر میں مسکرائی تھی مگر تب جب نے اس کی باتوں پہ اتنا سوچا نہیں تھا اسے جان سے چڑ تھی جو گزرتے وقت کے ساتھ اس کی حرکتوں کی وجہ سے نفرت میں ڈھل گئی تھی صرف اسی کی وجہ سے وہ اپنے خوابوں کا تاج محل بکھیرنے پہ بھی آمادہ ہو گئی تھی کہ اسے بہر حال اس سے شادی نہیں کرنا تھا اس کے متعلق ایسا سوچ کر ہی اس کا دل متلانے لگتا تھا مگر جس طرح مجاز پہ اسے شکست کا سامنا ہوا تھا اور جان کے جذبوں کو سرخروئی حاصل ہوئی تھی اس کی تمام دعاؤں کو رد کر دیا گیا تھا اور وہ مجبور مجبور کر دی گئی تھی اسے خدیجہ کی باتوں میں صداقت نظر آنے لگی تھی اس نے خود کو حالات پہ دھارے پہ بہنے کے لئے چھوڑ دیا تھا جانے کیوں اسے صبر نہیں آیا تھا اسے یہ سب حکم خداوندی سے زیادہ جان کی سازشوں کا نتیجہ محسوس ہوا تھا بلاشبہ خدا کے حکم کے بغیر پتہ بھی نہیں ہلتا مگر زمین پہ جو جرائم ہوتے ہیں گناہ ہوتے ہیں اس میں بندوں کا اپنا دوش ہوا کرتا ہے وہ بھی ایسا ہی دوش جان کو دے رہی تھی اس کے دل میں جان کے لئے نفرت کا جذبہ کچھ اور بڑھا تھا اور اپنی بے بسی کا خیال آنسو بن کر آنکھوں میں چمکا تھا جان واپس آیا تو اسے جائے نماز بچھائے دعا کی حالت میں ہچکیوں سے روتا پا کر ساکن رہ گیا اسے یاد آیا عبدالعلی اور مفتی صاحب کے ساتھ اس نے بھی اسی طرح ہاتھ پھیلائے تھے وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا اپنے آپ سے بے نیاز بھولپن اور معصومیت لئے نوخیز اور غضب کی جاذبیت چھلکاتا جو کہ

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

میں اس کی نگاہ کو ہمیشہ کی طرح پلٹنا بھلا چکا تھا
ہاتھ پھیر کر اٹھی تو اسے رو برو پا کر لب
بھینچتی ہوئی کترا کر فاصلے پہ چلی گئی تھی۔
"تمہارے لیے گڈ نیوز ہے ڈیئر میں نے
تمہارا مذہب اختیار کر لیا ہے اب بس جلدی
شادی کرو تم مجھ سے۔" وہ چہک کر بولا تھا
سرشاری اس کے انگ انگ سے چھلک رہی تھی
جب نے ایک نگاہ اس کے ہنستے مسکراتے خوش رو
چہرے کو دیکھا تھا اور دل پہ جیسے خنجر چلتا محسوس
کیا۔

"شادی سے پہلے میں تم سے ایک اگریمنٹ سائن کروانا چاہتی ہوں جس میں میں کچھ
ڈیمانڈ کروں گی تم انہیں نبھانے کے ذمہ
دار ہو گے۔" اس نے خشک اور روکھے لہجے میں
کہا تھا نگاہ اٹھائے بغیر بھی وہ اس کی نگاہوں کے
مسلسل ارتکاز کو محسوس کر رہی تھی۔
"مجھے سب کچھ منظور ہے تم جو چاہو منوا لو۔"
جان نے بلا جھجک کہا تو جب نے اسے نا چاہتے
ہوئے بھی دیکھا تھا اس کی پرشوق لو دیتی نگاہوں
میں وہ زیادہ دیر تاب نہیں لا پائی۔
"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم اسلام
قبول کر چکے ہو۔" اس نے تنفر سے کہا تھا۔
"عابد علی اس بات کا ثبوت ہے میں نے
ان کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے تم اس سے پوچھ
سکتی ہو۔" جان نے نرمی سے جواب دیا تھا جب
خاموش ہو گئی پھر سائیڈ ٹیبل پہ پڑا پیڈ اور قلم اٹھا
کر کاغذ پھاڑ کر اس کی سمت بڑھا دیا تھا۔
"یہ میری شرائط ہیں اگر تمہیں قبول ہوں تو
سائن کر دو۔" اس نے نخوت سے کہا۔
"دل و جان سے قبول ہوں گی۔" وہ کھل کر
ہنسا تو جب نے گہرے تمسخر سے اسے دیکھا تھا۔
"پہلے پڑھ لو اور پھر فیصلہ کرنا۔" جان چونکا
تھا پھر کچھ کہے بغیر اس نے کاغذ پہ نگاہ جما دی تھی،
جوں جوں پڑھتا گیا اس کا چہرہ متغیر ہوتا گیا تھا۔

"واٹ نان سینس۔" اس نے کاغذ جب کے
سامنے پھینک کر مشتعل انداز میں اسے گھورا تھا،
جو اطمینان سے اسے دیکھ رہی تھی۔
"مرضی ہے تمہاری اگر تمہیں ماننا ہے تب
ہی ہماری شادی ہوگی۔" جب نے بے نیازی سے
کہا تھا، جان کے چہرے سے بے بسی کا اظہار
چھلکا تھا۔
"دس از ناٹ فیئر جب اس میں تم نے لکھا ہے
کہ تم طلاق کا حق اپنے پاس رکھنا چاہتی ہو جتنی
نفرت تم مجھ سے کرتی ہو تم شادی کے پہلے دن ہی
مجھے طلاق دے ڈالو گی ہے نا۔" اس نے اس کی
آنکھوں میں جھانکا گڑبڑا کر جب نظریں چرا گئی
تھی۔

"دوسری بات تم نے لکھا ہے صرف نکاح
ہوگا رخصتی تمہاری تعلیم مکمل ہونے پہ جس میں
ابھی ایک سال باقی ہے بتاؤ مجھے شادی کا کیا
فائدہ ہوگا۔" وہ اسے گھورنے لگا جب کی پیشانی
سلگنے لگی اس کی نظریں نہیں اٹھ پائی تھیں اس کی
نظروں کی تپش اس کے رخساروں پہ خون چھلکا
گئی تھی۔
"باقی کی شرائط میں مان لیتا ہوں مگر یہ
دونوں نہیں۔" اس نے پوری سختی سے انکار کیا تو
جب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔
"تمہیں یہ دونوں شرائط بھی ماننا ہیں دوسری
صورت میں شادی نہیں ہوگی۔" اس نے بے رخی
سے کہا تھا۔
"او کے نہ کرو شادی دوسرا راستہ میرے
پاس تو کھلا ہے نا نہ کوئی شرط نہ کوئی بندش۔" اس
نے خباثت سے کہہ کر اس کی آنکھوں میں جھانکا
جب کا شرم اور غصے سے برا حال ہو گیا خاصی وقت
سے اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔
"او کے پھر ایسا ہے کہ تم ان میں سے کوئی
ایک شرط مان لو۔" لرزتی آواز پہ قابو پا کر وہ
آہستگی سے بولی تو جان گہرا سانس کھینچ کر رہ گیا

Skorpio FriendsKorner
Please register Visual Watermark

لگا۔

''اف کتنی مجبور ہو گی ہو نا میرے سامنے مجھے ترس آنے لگا ہے تم پہ۔'' اس کے لال بھبھوکا چہرے پہ گہری نگاہ ڈالتا ہوا وہ بد معاشی سے بولا تھا حبہ نے دانت بھینچ کر اندر امڈتی غصے کی لہر کو دبایا تھا ورنہ جی تو چاہ رہا تھا اس کا منہ نوچ لے۔

''او کے فائن میں طلاق کا حق اپنے پاس رکھ کر تمہاری دوسری شرط مان رہا ہوں، چلو اپنی آزمائش سہی ڈونٹ وری۔'' اس کے آنچ دیتے لہجے محبت بھرے نرم گرم انداز میں کہتے اس نے بظاہر احسان جتایا تھا مگر اس کے لہجے کی گمبھیرتا میں اس کی ذات کی اہمیت اور خاصیت کا جادو بول رہا تھا محض ایک پل کو حبہ کو اس کے جذبوں کی سچائی پہ یقین آیا تھا مگر اگلے ہی لمحے وہ سر جھٹک چکی تھی۔

''او کے تم طلاق والی شرط کاٹ کر باقی رہنے دو اور اس پہ اپنے سگنیچر کر دو۔'' اس نے جس بے اختیاری سے کہا تھا، اسے جان نے اپنے ہی انداز میں لیا اور نچلا لب دانتوں تلے داب کر شرارت بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

''بہت جلدی ہے تمہیں بظاہر کچھ اور پوز کر رہی ہو۔'' حبہ نے تیز نظروں سے اسے گھورا تھا اور اس کا بڑھایا ہوا کاغذ سنبھال لیا۔

......

جان کے بلانے پہ ان کا پورا گروپ جمع ہوا تھا عبدالعلی کے ذریعے ان سب تک اس کے اسلام قبول کرنے کی خبر پہنچ چکی تھی اس بلاوے کا مقصد وہ اسی حوالے کو سمجھے تھے مگر وہاں آ کر انہیں پہلا شاک حبہ کو وہاں موجود پا کر لگا تو دوسرا ان دونوں کی شادی کی خبر سن کر کتنی دیر تک تو انہیں یقین نہیں آیا، جان خوب چہک رہا تھا اس کی شگفتگی بھری برجستگی آج عروج پہ تھی وہ حبہ کے لیے برائیڈل ڈریس لایا تھا اونٹ کلر کا خوبصورت فراق جسے ایک نظر دیکھ کر ہی حبہ نے ناک چڑھا لیا تھا۔

''اسے کہہ دو مجھے یہ لباس نہیں پہننا۔'' اس نے خدیجہ سے کہا تھا خدیجہ مسکرا دی۔

''جب اس کی اتنی بڑی بات مان لی ہے تو اسے ماننے میں کیا حرج ہے۔''

''بکو نہیں۔'' حبہ کو غصہ آرہا تھا خوامخواہ ہی۔

''بڑی چھپی رستم نکلیں تم تو۔'' کرسٹینا نے اسے چھیڑا تھا۔

''چھپی رستم میں نہیں وہ نکلا ہے ذلیل کمینہ گھٹیا۔'' حبہ بے ساختہ ہاتھوں میں چہرا چھپا کر رو پڑی تھی اس کا ضبط یہیں تک تھا وہ سب بوکھلا گئیں تھیں پھر ان کے اصرار پہ بھی نہ تو حبہ نے ڈریس چینج کیا نہ ہی میک اپ کرنے پہ آمادہ ہو گی وہ [illegible] کر رہ گئی۔

''لیکن نکاح کے ایجاب و قبول کے مراحل [illegible] ایک بار پھر اس کا ضبط پارہ پارہ ہوا تھا اب کی بار وہ ان سب کے سنبھالنے پہ بھی نہیں سنبھلی تھی۔''

جان نے ان کے لیے کھانے کا بہت اعلیٰ انتظام کروایا تھا وہ سب لڑکوں کے ساتھ دوسرے کمرے میں تھا ان کے ہنسنے بولنے کی آوازیں وہاں تک آ کے اس کا دل مسل رہی تھیں۔

''بھئی یہ شادی کا گھر ہے کچھ تو پتہ چلنا چاہیے خوشی کا جھرنا تم گانا سناؤ نا۔''

خدیجہ کی فرمائش پہ جھرنا جیسے تیار ہی بیٹھی تھی فوراً تیار ہو گئی۔

''یہ پاکستانی گانا ہے اور حبہ کے حسب حال بھی آئی تھنک اسے پسند آئے گا۔'' اس نے بھرپور شوخی سمیت حبہ کو دیکھا جو نم پلکوں کو جھکائے بیٹھی تھی کوئی تاثر نہیں دیا جھرنا نے چٹکی بجا کر گانا شروع کیا تھا حبہ آج کی رات کچھ ایسی ہی جان سے بننے والی ہے اس نے حبہ کو دیکھ کر مسکراہٹ دباتے ہوئے ہانک لگائی تھی۔

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

باؤ جی میں اک عرض کراں ہائے
دل میرا ڈرا اے اللہ دی سوں
میتوں رہنا پراں پراں
باؤ جی میں اک عرض کراں
میں ایہوں جی لڑکی نئیں
باؤ میتوں کجھ نہ کہیں

"شٹ اپ جھرنا۔"

جب نے گالوں کی لوؤں تلک سرخ پڑتے ... سمیت بری طرح اسے ڈانٹا اس کے سرد ... لہجے میں جو پھنکار تھی اسے جھرنا نے محسوس کیا۔

"ہونہہ۔" خدیجہ نے ضرور کیا تھا جب کہ ... جھرنا تو کرسٹینا اور عائشہ کی فرمائش پہ انہیں انگلش ... میں اس گانے کی شاعری کو جسٹ فن کر سنا رہی تھی ... مگر وہ اکیلی نہیں چاروں ہنسنے لگی تھیں اور ساتھ ہی ... کے لحاظ سے اس پہ شوخ فقروں کی بوچھاڑ کر ... رہی تھی۔

"تم خوش نہیں ہو جب۔" خدیجہ نے اس کے ... بھینچے ہوتے لبوں کو دیکھتے ہوئے ... ٹھہر کر پوچھا تھا۔

"نہیں کس کو کڈنیپ کر کے زبردستی کی ... جانے والی شادی پہ خوش ہونے والی کوئی بات بھی ... نہیں ہوتی۔" اس نے تڑخ کر کہا تھا جب کہ ... خدیجہ ششدر بیٹھی تھی اسے اپنے تمام سوالوں کا ... جواب جیسے ایک ہی جواب میں مل گیا تھا جب کا ... یہاں ہونا پاکستان نہ جانا تو گویا یہ سب جان کا ... کارنامہ تھا وہ بھی ٹھنڈا سانس بھر کے جب کے ... چہرے کے کشیدہ تاثرات کو دیکھنے لگی تھی۔

ازل سے ہے محبت لفظوں کی مالا ہے
مگر یہ بھی حقیقت ہے

جان، عبدالعلی اور مفتی صاحب کو رخصت ... کر کے اندر آیا تو جارج اور جانسن کے ساتھ وقار ... حسن اور شاہ زیب نے اسے آڑے ہاتھوں لیا ... تھا۔

"تو یہ وجہ تھی اس لیے اتنے بگے لیے رہے تم ہر کسی کے ساتھ واؤ جو بھی ہے بہرحال تمہاری محبت کو مان لیا بہت خلوص تھا اس میں اور جب تو بہت نائس اور خاص لڑکی ہے۔" جارج نے اس کا شانہ تھپک کر وش کیا تھا جان کھل کر ہنس دیا بہت دل سے ہنسا تھا جبھی اس کی ہنسی میں کھنک بھی تھی اور زندگی کا بھرپور احساس بھی۔

"شیم آن یو جان ایک عام سی لڑکی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑتے ہوئے میں ان احمقوں کی طرح تمہیں کم از کم شاباش نہیں دے سکتا۔" جو تشکیلی ... اینڈریو جو تب سے محض اسے ... نگاہوں سے گھورنے پہ اکتفا کر رہا تھا نفرت زدہ انداز میں ہونٹ سکوڑ کر بولا اس کے لہجے میں نفرت سے زیادہ تضحیک و اہانت نمایاں تھی جان کے چہرے پہ ناگواری کا تاثر لہرا کر معدوم ہو گیا۔

"وہ عام سی لڑکی نہیں ہے۔" رسان سے کہہ کر اس نے جیسے جتایا تھا۔

"تو کون سے لال جڑے ہیں اس ابھی میں جو ہمیں نظر نہیں آئے جن کی خاطر تم نے اپنا مذہب اپنی پہچان تک کھو دی۔" اینڈریو کا لہجہ جنوز تھا جان کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔

"مذہب اور شادی ہر انسان کا خالصتاً پرسنل میٹر ہوا کرتی ہے اور میں اپنے پرسنل میٹر میں کسی کو گھسنے کی اجازت ہرگز نہیں دیتا چاہے وہ میرا دوست ہی کیوں نہ ہو۔" اس نے غرا کر کہتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

"اینڈریو اگر تم چپ نہیں رہ سکتے تو یہاں سے چلے جاؤ۔"

"جان ٹھیک کہہ رہا ہے یہ اس کا پرسنل میٹر ہے ہم اس کی خوشی میں شریک ہونے آئے ہیں ڈیٹ سک۔" جارج نے بات کو بڑھتا دیکھ کر معاملہ رفع دفع کرانا چاہا مگر اینڈریو الٹا اسی پہ چڑھ دوڑا تھا۔

"تم چپ رہو میں تم سے بات نہیں کر

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

رہا۔" اینڈریو کو اس کی مداخلت پہ تاؤ آیا تھا بھی آپے سے باہر ہو کر بولا۔

"ہاں جارج تم چپ رہو اس سے میں خود نپٹ لوں گا۔" جان نے جارج سے کہا تھا پھر درمیانی فاصلہ گھٹا کر اینڈریو کے مقابل آ گیا تھا اور اسے دھکا دیتے ہوئے ترش روئی سے بولا تھا۔

"مذہب میں نے چھوڑا ہے اپنی مرضی سے تمہیں کیا تکلیف ہے۔" اس کا چہرہ یک بیک سرخ ہو کر دہک رہا تھا اینڈریو نے آنکھیں نکال کر اسے جواباً دھکا دیا تھا اور پھنکار کر بولا تھا۔

"تم لڑنا چاہ رہے ہو مجھ سے ان مسلمز کی خاطر جو سب سے بڑے فسادی اور قابل نفرت لوگ ہیں" "تمہیں اس سے کیا جو جیسا بھی ہے بہرحال تمہیں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔" جارج اپنی صلح جو فطرت سے مجبور ہو کر پھر ان کے درمیان کودا۔

"یہ میرا گھر ہے اور میں یہاں سے تمہیں اپنی شکل گم کرنے کا کہتا ہوں نکلو یہاں سے۔" جان نے جیسے جارج کی بات ہی نہیں سنی تھی اینڈریو کو دھکیلتے ہوئے چیخا۔

"بری بات جان ڈس از ٹو مچ وہ تمہارا مہمان ہے۔" جارج کے ساتھ اب وقار حسن اور شاہ زیب بھی اٹھ کر معاملہ سنبھالنے لگے مگر جان نے کسی کی نہیں سنی تھی اس کے اگلے دھکے نے اینڈریو کو لڑکھڑا کر دروازے سے باہر کر دیا تھا۔

"بی ہیو یور سیلف عبدالباری۔" شاہ زیب نے اسے شانوں سے تھام کر ڈانٹنے کے انداز میں کہا۔

"آج میں بہت خوش تھا اس باسٹرڈ نے میرا موڈ خراب کیا ہے اسے کہو یہ یہاں سے دفعان ہو جائے۔" جان دانت بھینچ کر چلایا تب اینڈریو اس پہ نفرت بھری نگاہ ڈالتا جھٹکے سے پلٹ کر چلا گیا تھا وقار حسن تاسف سے سر جھٹک کر رہ گیا۔

چونکہ وہ سب ہی جان چکے تھے کہ ابھی صرف نکاح ہوا ہے اور حبہ کو جان کے اپارٹمنٹ نہیں رکنا ابھی وہ رات گئے تک وہیں ڈیرے ڈالے رہے تھے حبہ نے ہی بے زار ہو کر واپسی پہ زور دیا تھا تب وہ سب بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی تھیں، سوزی تو سب سے پہلے واک آؤٹ کر چکی تھی اس کے اعصاب پہ تو یہ انکشاف بجلی بن کر گرا تھا ایک صرف حبہ ہی تھی جسے اس کی صورت پہ ترس آ رہا تھا باقی سب تو مطمئن تھے۔ حبہ نے اسکارف اچھی طرح سیٹ کرنے کے بعد کوٹ پہن کر شال اوڑھ لی تھی جبھی اس عرصے میں جان پہلی بار اندر آیا تھا ان سب کو خاص طور پہ حبہ کو تیار دیکھ کر ٹھٹھکا تھا۔

"خیریت کہاں کی تیاری ہے۔" اس نے براہ راست سوال حبہ سے ہی کیا تھا مگر اس نے بھرپور خفگی سمیت رخ موڑ لیا۔

"اب چلنا بھی تو ہے نا۔" خدیجہ نے جواب دینے کے ساتھ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے حبہ سے کچھ نہ پوچھنے کا اشارہ کیا تھا کہ برائیڈل ڈریس میں اسے نہ پا کر جان کی پیشانی پہ بل پڑے تھے۔

"ہاں تم لوگ جاؤ حبہ کو میں خود ڈراپ کر دوں گا۔" اس جواب پہ حبہ جو چہرے پہ تنی لئے مارے بندھے کھڑی تھی ہراساں ہو گئی۔

"خادیجہ میں نے تم سے کچھ کہا تھا۔" جان کے لہجے میں شاکی پن تھا۔

"سوری میں کچھ نہیں کر پائی حبہ مانی ہی نہیں۔" وہ شرارتی ہوئی تھی۔

"کیوں حبہ کوئی بات تو ہماری بھی ماننی ہوتی۔" اس کے بے تابانہ نگاہ میں بلا کی وارفتگی تھی تو انداز لوٹ لینے والا حبہ ان سب کی موجودگی میں خفیف سی ہوتی گڑبڑا کر رہ گئی۔

Skorpio FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"تم لوگ نہیں جانا چاہتیں تو ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں۔" وہ خدیجہ کو گھور کر طیش بھرے انداز میں بولتی جیسے ہی آگے بڑھی جان نے اس کی کلائی تھام لی۔ جب تھرا کر پلٹی تھی وہ اس کی سراسیمگی و گھبراہٹ محسوس کر کے بھرپور انداز میں مسکرایا۔

"بیشک چلی جاؤ مگر اب اس بریسلٹ کو اپنی خوبصورت کلائی کی زینت بنا لینا کہ میرے دل کو اب اتنا حق تو حاصل ہو گیا ہے کہ وہ یہاں دھڑکے۔" اس کی نگاہ سے عیاں بے تابی اور جوش کس اس کے والہانہ پن کو عیاں کر گئے تھے جب کہ جب یوں لگی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہ ہو ان سب کی مصنوعی کھانسی کی آواز اسے ہوش میں واپس لانے کا سبب بنی تھی جان کی آنکھوں میں چھلکتی شرارت سے نظر چرائی وہ ایک جھٹکے سے ہاتھ چھڑا کر تیزی سے بھاگ نکلی تھی۔

صبح کو خواب ہوا شب کو پاس کتنا تھا
ہجر کے اس سے مگر دل اداس کتنا تھا
جس کو بزم میں مہمان بھی نہیں سمجھا
بتاتے ہیں وہ خلوت میں خاص کتنا تھا

اگلے دن وہ صرف جب کی خاطر جامع آیا تھا مگر جب خدیجہ سے اسے پتہ چلا وہ نہیں آئی آج تو اس کا سارا جوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا وہ واپس جانے کو تھا کہ ساری دلچسپی ہی صفر ہو کر رہ گئی تھی کہ جارج اور ڈورتھی وغیرہ نے اسے زبردستی روک لیا۔

"ایسا کیا ہے اس مذہب میں جان کہ کر جب دیکھو اس طرف لپک رہا ہے کیا اٹریکشن ہے اس مذہب میں کہ آج تک کوئی مسلمان اپنا مذہب چھوڑ کر نہیں دیکھا گیا البتہ باقی ہر مذہب کے لوگ اپنا دین چھوڑ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں عجیب ہے۔" ریٹا۔

اس نے شاہ زیب سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو اسٹڈی کی پھر اگر اسے اس مذہب نے متاثر کیا تو ضرور اسلام قبول کر لے گی۔" جارج کے لہجے میں ایک تجسس، ایک شوق تھا جان کوئی جواب نہ دے پایا وہ اسے یہ بتانے میں متامل تھا کہ اس نے صرف جب کے لئے اسلام قبول کیا ہے وہ صرف یہ بات اس لئے نہیں کہنا چاہتا تھا کہ جب کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر اس نے صرف اس کو حاصل کرنے کو اسلام قبول کیا ہے تو پھر وہ اپنے بارے میں خود فیصلہ کرنے کی مجاز ہو گی وہ ان کی کسی بات کا جواب دیئے بغیر کترا کر نکل آیا تھا اب اس کا رخ جب کے اپارٹمنٹ کی طرف تھا کال بیل کے جواب میں خاموشی چھائی رہی تھی جان نے دوبارہ بٹن پش کیا تھا اور انتظار کرنے لگا۔

"واپس چلے جاؤ میں دروازہ نہیں کھولوں گی۔" وہ یقیناً میجک آئی کے ذریعے ہے اسے دیکھ رہی تھی اور درجہ نفرت سمیت گویا ہوئی تھی جان ایک لمحے کو شاکڈ رہ گیا جب کا یہ محتاط اور روڈ طرز عمل اور بداعتمادی اسے کسی تھپڑ کی طرح منہ پہ آ کر لگی تھی۔

"میں جان ہوں جان الیگزینڈر اب بھی کھولو گی یا نہیں۔" ابلتے ہوئے خون اور کھولتے ہوئے ذہن سمیت اس نے غرا کر کہا تو دوسری سمت جب کا جواب اسے آگ لگا کے رکھ گیا۔

"کون جان میں کسی جان الیگزینڈر کو نہیں جانتی۔" وہ یقیناً دانستہ اسے یہ تجسس دلانا چاہتی تھی یا پھر وہ اس کی صورت تک بھی دیکھنے کی روادار نہیں تھی جو کچھ بھی جان کے لئے انتہائی اذیت کا باعث تھا اس نے بامشکل خود کو کنٹرول کیا تھا اور بند دروازے کو ٹھوکر رسید کرتا ہوا پھنکارنے کے انداز میں بولا تھا۔

"عابدل باری کو تو جانتی ہو نا جو تمہارا عزیز ترین ہی ہے بوائے فرینڈ نہیں اب کھولو یہ دروازہ میں اسے توڑ کے پھینک دوں گا۔" بات کے اختتام پہ

Skorpio FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

اس نے اپنے وزنی بوٹ سے ایک اور ضرب لگائی تھی دروازہ بری طرح سے جھنجھنا اٹھا تھا۔

''ڈرنے کی کیا بات تھی وہ اسے کھانے سے تو رہا تھا وہ تو صرف اسے ایک نگاہ دیکھنے کو مچل رہا تھا، نہیں جانتا تھا کہ جب سے وہ اپنا تاثر انتہائی خراب کر چکا ہے اسے واقعی اس پہ اعتماد نہیں رہا تھا جس طرح اس نے اسے مجبور و لاچار کر کے ایک طرف سے دھکا کر گن پوائنٹ پہ نکاح کروایا تھا اس کے بعد حب کے دل میں قطعی اس کے لئے گنجائش نہیں بچی تھی وہ اس کی صورت دیکھنے کی بھی روادار نہیں تھی۔

''اگر میں کہوں میں کسی عبدل باری کو بھی نہیں جانتی تب تم کیا کہو گے۔'' حب نے گہرے کاٹ دار طنز سمیت سوال کیا۔

تو جان کا بس نہیں چلا تھا کسی طرح اندر پہنچ کر اس کا دماغ ٹھکانے پہ لے آئے۔

''بہت پچھتاؤ گی تم تمہارے ساتھ میں وہ کچھ کروں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتیں۔''

وہ تمام نرم و نازک کومل جذبے حب کی ہٹ دھرمی اور نفرت کی بھڑکائی آگ میں جل کر خاکستر ہوئے تو جان دھمکیوں پہ اتر آیا تھا، وہاں سے واپس ہوتے اس کا دل بری طرح سے مجروح ہوا تھا یہ وہ حب تھی جس کی خاطر وہ پہلے بھی کئی بار ذلت سمیٹ چکا تھا۔

دھند بن کر چھا رہے ہیں سب سسکتے واقعات
منقطع ہیں راستے اور ہے تاریک رات
اک سکوت برف پہ ہے چند کرنوں کی پکار
بے جہت سے راستے ہیں اور صدیوں کا غبار

کال بیل جس طرح بے صبری اور اندھا دھند بجائی جا رہی تھی کیتھرین الیگزینڈر جو اتنے دنوں بعد نکلنے والی دھوپ کو دیکھ کر آفس جانے کا پروگرام کینسل کر کے دھوپ کا مزا لینے کو نکل گئی تھی وہی لان میں چیئر پہ ٹانگیں ٹیبل پہ رکھے آنکھیں موندے پڑی تھی گھبرا کر خود ہی گیٹ کھولنے چلی آئی۔

''ربش یہ کیا طریقہ ہے۔'' اسے غصہ آیا تھا، پٹ وا کرتے ہی اسے سویٹی کا مسرت سے چور چہرہ نظر آیا۔

''آہاہ سویٹی ڈارلنگ۔'' وہ تہذیب کے مظاہرے کو بھلائے سویٹی کو بھینچتی ہوئی چہک کر اس کے گلے جا لگی۔

''آنے کی اطلاع کر دیتی ڈارلنگ میں خود تمہیں ریسیو کرنے آتی۔'' اپنی خوشی میں مگن اسے سویٹی کا بجھا ہوا چہرہ اور گیلی آنکھیں محسوس نہ ہو پائیں، وہ اس کا ہاتھ پکڑے واپس لان میں آتے ہوئے بولی تھی۔

''اگر تم تھکن نہیں محسوس کر رہی تو یہیں بیٹھ کر چائے پیتے ہیں اور ہاں یہ بھی تو بتاؤ جان کیسا ہے۔'' بات کے اختتام پہ اس نے سویٹی کا چہرہ دیکھا اور پہلی بار چونکتے ہوئے ٹھٹک گئی۔

''آر یو او کے سویٹی۔''

''کون جان، عابدل باری کی بات کرو آنٹی۔'' اس نے ہونٹ سکوڑ کر تلخی سے کہتے ہوئے جیسے دل کی بھڑاس نکالنے کا آغاز کیا۔

''عابدل باری کون۔'' کیتھرین نے حیرت سمیت اسے دیکھا تب سویٹی جو بری طرح سے بھری ہوئی تھی اچھا خاصا چونک کر ان کے چہرے کو کھوجنے لگی جہاں موجود طمانیت اور سکون چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا وہ کس درجہ انجان ہے۔

''یو مین جان نے آپ سے بھی چھپایا آپ کو کچھ نہیں بتایا۔'' سویٹی کا انداز اس کے اندر انجانے خوف کو ابھار رہا تھا۔

''یہ کہ وہ مسلم ہو گیا ہے اب وہ جان نہیں عابدل باری ہے۔'' سویٹی نے انکشاف نہیں کیا تھا کوئی طاقتور بم تھا جو عین کیتھرین کے دماغ کے اوپر بلاسٹ کیا گیا، کیتھرین الیگزینڈر کے چہرے پہ یکلخت تاریکی چھا گئی اس کی سانس

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

آنکھوں میں دیکھ کر سویٹی کو ایک پل کو خوف محسوس ہوا اسے لگا جیسے کیتھرین کا ہارٹ فیل ہو گیا ہو مگر اس کی لمحہ بہ لمحہ سفید پڑتی رنگت اور کانپتے لب اس کی زندگی کے احساس کے گواہ تھے تب ہی وہ اسے دیکھتے ہوئی مزید گوہر افشانی کرنے لگی تھی۔

''اور اس نے ایسا کیوں کیا، کیا آنٹی صرف اس مسلم لڑکی کو حاصل کرنے کے لئے وہ وہاں گیا بھی اسی کی خاطر تھا وہ پہلی نگاہ اس پہ ڈال کر ہی پاگل ہو گیا تھا۔'' سویٹی تیز لہجے میں بولتی رہی تھی روتی رہی تھی اس نے جان کو گالیاں دی تھیں جب کو بے دریغ موت کی بد دعائیں دی تھیں تب بھی اس کا غم نہیں ڈھل سکا تو کتنی دیر وہ مزید یونہی روتی رہی تھی معاً اسے کچھ انہونی کا احساس ہوا تھا اس نے دھندلے غبار کے پار نظر آتے کیتھرین الیگزینڈر کے پتھر کی مانند ساکت وجود کو خوفزدگی کے عالم میں دیکھا وہ تب سے اسی زاویے پہ ساکن تھی [illegible] محسوس کی تھی اسے ایک بار پھر لگا کیتھرین مر چکی ہے اس کی کھلی ہوئی ساکن آنکھوں کو دیکھ کر اس کے سوا کوئی بھی ہوتا تو پہلا خیال ہی دل میں لاتا۔

''آنٹی۔'' اس نے کانپتے ہاتھوں سمیت اس کا گھٹنا پکڑ کر جھنجھوڑا جس کی آواز میں بھی نمایاں لرزہٹ تھی، کیتھرین الیگزینڈر کا پورا وجود پلاسٹک کی بے جان گڑیا کی مانند لڑھک کر کرسی سے نیچے جا گرا سویٹی کے حلق سے چیخوں کا کبھی نہ رکنے والا سیلاب امڈا تھا۔

مالک میرے دل کی خوشیاں تو نے
کن لوگوں سے جوڑی ہیں
جن سے ملنے کے راستے میں
آگ کا دریا پڑتا ہے

جان بے حد الجھا ہوا اپارٹمنٹ واپس آیا تھا اس کی غائب دماغی اور ٹینشن کا یہ عالم تھا کہ وہ لفٹ کی موجودگی کے باوجود سیڑھیاں چڑھتا ہوا آیا تھا اپارٹمنٹ کا دروازہ اسے کھلا ہوا ملا حالانکہ بکس نے بھی دروازہ یوں کھلا نہیں چھوڑا تھا جان کے پاس ڈپلی کیٹ چابی ہوا کرتی تھی جسے وہ استعمال کرتا تھا بکس کو بھی اس کے لئے دروازہ کھولنا نہیں پڑتا تھا لیکن بکس کو اگر کسی کام سے مارکیٹ جانا پڑتا تب وہ بھی وہ چابی استعمال کرتا تھا جو اس کے پاس ہمیشہ رہتی تھی مگر اس ٹائم ان کی بات نے بھی اسے حیران نہیں کیا وہ اندر چلا آیا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس سے ملنے سے انکاری تھی جامعہ وہ آ نہیں رہی تھی جب کہ اپارٹمنٹ میں وہ اسے گھسنے بھی نہیں دے رہی تھی شادی کی رضا مندی دینے کے بعد اس کی اس قسم کی حرکت جان کو صرف طیش نہیں دلا رہی تھی بلکہ گہری تشویش اور پریشانی میں بھی مبتلا کر چکی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اب بہت اپ سیٹ رہنے لگا تھا اپنے اپارٹمنٹ کی سمت بڑھتے اس کا پاؤں راہ میں آئی کسی چیز سے الجھا تھا وہ گرتے گرتے بامشکل بچا یہی ٹھوکر اسے سوچوں کی عمیق کھائی سے گھسیٹ لانے کا سبب بنی تھی۔

''وہیں رک جاؤ عابدل باری۔'' اس تیز چنگھاڑ نے اسے گویا رہے سہے حواس بھی معطل کئے تھے اس نے چونکتے ہوئے گردن موڑ کر دیکھا کیتھرین الیگزینڈر کڑے تیوروں سمیت اسے دروازے میں تن کر کھڑی نظر آئی۔

''اوہ ممی۔'' اس کے اندر خفیف سا جوش جاگا اس سے قبل کہ وہ قدم بڑھا کر اس کے نزدیک جاتا کیتھرین نے اسے بری طرح سے ڈپٹ کر رکھ دیا۔

''میرے قریب مت آنا عابدل باری۔'' اس کے ہر انداز سے اجنبیت اور بیگانگی چھلک رہی تھی۔

''عابدل باری۔'' جان کے اعصاب کو جیسے دھچکا لگا تھا اس نے چونکتے ہوئے کیتھرین

SkorpIO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

الیگزینڈر کو دیکھا جو پھنکارتی ہوئی نگاہ سمیت اسے گھور رہی تھی۔

"واٹ از دس۔" اس نے برانڈی پیپر اور شمپین کی لاتعداد خالی اور بھری ہوئی بوتلوں کی سمت اشارہ کرتے ہوئے ہتک آمیز انداز میں کڑے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم ڈرنک کرنے لگے تم نے مذہب چینج کر لیا، میں کیسے مانوں تم جان ہو تم میرے بیٹے ہو۔" جان نے سٹپٹا کر گھبرا کر اس کے نفرت چھلکاتے بیگانہ چہرے کو دیکھا، بے چینی اور بے تابی اس کے اندر وحشت بھرنے لگی اس کا سر آپ ہی آپ مجرمانہ انداز میں جھکا تھا اس کے اس شدید ردعمل سے خائف ہوتے ہوئے ہی اس نے کیتھرین کو اس بات سے لاعلم رکھا تھا اسے سمجھ نہیں آئی یہ معلومات بہم اسے پہنچانے والا کون تھا۔

"تم نے واقعی اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔" کیتھرین پیر پٹختی ہوئی نزدیک آئی، جان نے اسے دیکھا اور لب کچلتے ہوئے نظر چرائی۔

"ہاں یا نہیں میں جواب دو میں سچ جانتی ہوں مگر میں تمہارے منہ سے سننا چاہتی ہوں۔" اس کے چہرے پہ کشمکش و پیچ دیکھ کر کیتھرین الیگزینڈر نے تنے ہوئے چہرے سمیت بے لچک انداز اختیار کیا تو جان گہرا سانس کھینچ کر جیسے بے بس سا ہوتا سر اثبات میں ہلا کر بولا تھا۔

"ہاں یہ سچ ہے ممی۔" کیتھرین کی پیشانی پہ موجود تیوریوں میں اضافہ ہوا اور آنکھوں سے جیسے شعلے نکلنے لگے۔

"تم نے صرف اس دو ٹکے کی لڑکی کی خاطر......"

"ممی پلیز۔" جان نے اسے بیچ میں ہی ٹوکا اس کا چہرہ جانے کس جذبے کے تحت سرخ ہوا تھا۔

"بہت خوب۔" کیتھرین بولتے ہوئے گھورتی سرد سے کہتے سرد نظروں سمیت اسے گھورا۔

"اگر اس سے شادی کر لی تھی تو پھر اب تک تمہیں حاجت کیوں ہوئی کیا اس نے تمہیں ترغیب دی تمہیں۔" وہ آگ بگولہ ہوتی نفرت، تنفر سے بولی اس کا انداز سفاکی لیے ہوئے تھا جان نے اس ہتک آمیز انداز پہ مٹھیاں بھینچ کر طیش پہ قابو پایا اس نے پہلی بار ڈرنک اس روز کی تھی جب حبہ نے اسے اپنے اپارٹمنٹ سے ذلیل کر کے نکالا تھا اس روز وہ بہت ڈس ہارٹ ہوا تھا اور اتنا تھک گیا تھا کہ اس نے خود کو اس اذیت سے نکالنے کی غرض سے پہلی بار ڈرنک کی تھی اس کے بعد جیسے جیسے حبہ کی ضد بڑھتی گئی تھی وہ بھی جیسے اپنا غم غلط کرنے کی خاطر ڈرنک کا عادی ہوتا چلا گیا تھا گو کہ پہلی بار ڈرنک کرنے سے اس کی طبیعت خراب ہوئی تھی مگر وہ اس نشے میں کھو کر حبہ کو حبہ سے متعلق ہر بات کو فراموش کر دینا چاہتا تھا مگر اب کیتھرین کے کاٹ دار نشتر جیسے اسے لہولہان کر چکے تھے وہ ایک بار پھر رو رہی تھی حبہ کو بددعائیں دے رہی تھی، جان لب بھینچے اسے اس سے رونے سسکنے دیکھتا رہا ایک بار پھر اس کا جی چاہا تھا اس ٹینشن زدہ ماحول سے فرار کرنے کو ڈرنک کرنے کے بعد ایک لمبی پرسکون نیند سو جائے مگر وہ کیتھرین کے سامنے ڈرنک نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"تم نے جس قدر ہرٹ کرنا تھا مجھے کر چکے اب مزید نہیں تم نے جو کچھ کیا وہ ناقابل معافی ہے اب تمہیں مجھ سے ایک ڈیل کرنا ہو گی تمہیں چوائس کرنا ہے مجھے یا اسے۔" کیتھرین نے رونا سسکنا موقوف کیا تھا اور وہ بے دردی سے آنسو صاف کرتی اسے دیکھنے لگی جان نے ٹھٹھک کر کیتھرین کے چہرے کو دیکھا جہاں درشتگی و کرختگی چھا چکی تھی۔

"ایک طرف میں ہوں اور میرا مذہب اور

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

میری تمام دولت بینک بیلنس وغیرہ اور دوسری طرف وہ گھٹیا عورت ہے اس کا گمراہ کن طرزِ عمل اور اس کا کنگلا پن ہے بتاؤ تم کیا چوز کرتے ہو مجھے یا پھر اسے۔" جان نے اس کے سفاک انداز پہ کرنٹ کھا کر اسے دیکھا تھا اس فیصلے کی بے رحمی نے اس کے پیروں تلے سے جیسے زمین کھینچ لی وہ مضطرب سا ہو کر بے اختیار کیتھرین کی طرف بڑھا تھا۔

"ممی یہ...... یہ کیا کہہ رہی ہو تم مجھے چھوڑ سکتی ہو میرے بغیر رہ سکتی ہو۔" اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔

"تم بھی اس سے پہلے مجھے چھوڑ چکے ہو میں تمہارے بغیر رہ رہی ہوں ہمیشہ کے لئے بھی رہ لوں گی۔" وہ جواباً تنک کر تیکھے لہجے میں بولی تھی جان بے بس سا ہو کر ساکت نظروں سمیت اسے دیکھنے لگا۔

"ممی تم اتنی سیلفش نہیں ہو...... تم...... میں تمہارا بیٹا ہوں اکلوتا بیٹا۔" وہ جیسے روہانسا ہونے لگا۔

"میں اس بات کو تب مانوں گی جب تم اس کے مقابلے میں مجھے اہمیت دو گے مجھے چوز کرو گے میری تمام جائیداد بینک بیلنس محبت سب کچھ تمہارا ہوگا بس اسے چھوڑ دو۔" کیتھرین کے لہجے کی بے رحمی اور سفاکی میں کمی آئی تھی جان لمحوں میں سرد پڑا تھا ایک سمت کیتھرین الیگزینڈر تھی جو اس کی ماں تھی جس نے بلاشبہ اس سے محبت کی تھی ناز بھی اٹھائے تھے ہمیشہ اس کے لئے وہ سب کچھ کیا تھا جو اس نے چاہا بلکہ اس سے بڑھ کر ہی کیا تھا وہ اسے کیسے چھوڑ سکتا تھا دوسری سمت وہ تھی جو اس کی دھڑکنوں میں سما چکی تھی جس کا نام اس کے دماغ کی ایک ایک رگ پہ لکھا جا چکا تھا جس کی طلب جس کی خواہش کا حصول ہی اب زندگی کا مقصد تھا جسے اتنے پاپڑ بیل کر اس نے حاصل کیا تھا بلکہ حاصل کیا گیا تھا ابھی تو سارے جذبے یونہی دل میں مچل رہے تھے وہ اسے کبھی نہیں چھوڑ سکتا تھا کیتھرین کے فیصلے کے دو دھاری تلوار نے اسے بہت بے دردی سے کاٹنا شروع کیا تھا اس نے خود کو ایسے دوراہے پہ محسوس کیا تھا جہاں ایک طرف بند گلی تھی تو دوسری طرف کھائی۔

"میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے جان جو بھی فیصلہ کرنا ہے مجھے آگاہ کرو۔" کیتھرین کی سپاٹ آواز اسے سوچوں کے بھنور سے کھینچ لانے کا سبب بنی تھی اسے کیتھرین کا چہرا اپنی ماں کا چہرا محسوس نہ ہوا کرخت اجنبی اور ہٹیلا اس نے ایک پل کے لئے سوچا اگر وہ جب کو چھوڑ دے اسے لگا جیسے کسی نے اس سوچ کے ساتھ ہی جسم سے جان کھینچنا شروع کر دی ہو اسے لگا وہ مر جائے گا اور اسے ابھی جینا تھا اپنے لئے جب کے لئے۔

"جان" کیتھرین نے جھنجلا کر پھر اسے پکارا تھا جان نے مضطرب آنکھوں ڈوبتی دھڑکنوں سمیت اسے دیکھا۔

"ممی میں جب کے بغیر نہیں رہ سکتا فار گاڈ سیک ممی کچھ۔"

"ہاں انف از انف جان مجھے اپنی بے قراری کی داستان مت سناؤ مجھے تمہی فیصلہ سناؤ۔" وہ ہسٹریک ہو کر چیخی تو جان نے ڈوبتی نظروں سمیت اسے دیکھا تھا۔

"تم آسائشوں میں پلے ہو جان آج تک ایک دھیلا بھی تم نے اپنی محنت سے نہیں کمایا سوچ لو مجھے چھوڑ کر تم ایک ایک چیز کے لئے ترسو گے۔" کیتھرین الیگزینڈر نے جیسے اسے فیصلے میں سہولت مہیا کرنے کی غرض سے ہی آئینہ دکھایا تھا مگر جان کو اس کا یہی انداز برا لگ گیا اس کا طنزیہ انداز جان کو اپنی عزتِ نفس پہ تازیانے کی طرح لگی تھی اور جو فیصلہ وہ نہیں پا رہا تھا لمحوں میں آسان ہو گیا۔

"سوری ٹو سے ممی میں تمہیں اور تمہاری

Skorpion FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

دولت و جائیداد کو چھوڑ رہا ہوں اس کے باوجود بھی کہ مجھے ایک ایک چیز کو کتنا ہی ترسنا پڑے۔'' بچاتے ہوئے بھی اس کا گلا بھرا رہا تھا کیتھرین الیگزینڈر کو جانے کیوں اتنا کچھ ہو جانے کے باوجود اس سے اس فیصلے کی توقع نہیں تھی اسے جیسے دھچکا لگا تھا لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کی آنکھوں میں چھائی دھند نے پانی کی شکل اختیار کی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ شدتوں سے پھوٹ پھوٹ کر روتی چلی گئی تھی حالانکہ وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس کے باوجود اس نے غم و غصے کی زیادتی سے پاگل ہوتے ہوئے جان کو زور دار دھکا دیا تھا۔

''جانتی تھی میں تم یہ فیصلہ کرو گے چلے جاؤ اپنی منحوس صورت سمیت میں تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔'' بولی نہیں تھی جان کچھ دیر لب بھینچے تاسف زدہ نظروں سمیت اسے دیکھتا رہا تھا پھر ایک جھٹکے سے پلٹ کر چلا گیا کیتھرین الیگزینڈر وہیں گھٹنوں کے بل گر پڑی تھی۔

''کاش تم پیدا ہوتے ہی مر جاتے۔'' اس نے سسکی بھرتے ہوئے انتہاپسندی سے سوچا۔

میری آنکھوں کو سوجتا ہی نہیں
یا مقدر میں راستہ ہی نہیں
وہ بھرے شہر میں کسی سے بھی
میرے بارے میں پوچھتا ہی نہیں
پھر وہی شام ہے وہی ہم ہیں
ہاں مگر دل میں حوصلہ ہی نہیں
میں تو اس کی تلاش میں گم ہوں
وہ بھی مجھ کو ڈھونڈتا ہی نہیں

جان اپنے اپارٹمنٹ سے نکل کر فٹ پاتھ پہ چلنے لگا تھا اس کی ذہنی حالت بہت دگرگوں تھی گاڑی کی چابی اس کے پاس تھی مگر اس نے گاڑی میں بیٹھنے کی کوشش نہیں کی جب اس نے کیتھرین کو چھوڑا تھا تو اس سے پہلے اس کی ہر چیز کو خود پر حرام کیا تھا شاید کیتھرین بھی اپنی جگہ ٹھیک تھی اس نے اسے دکھ بھی تو بہت بڑا دیا تھا مگر اس کا کیا قصور تھا اسے جب سے محبت ہی ایسی ہوئی تھی کیتھرین ماں تھی اسے اپنے بیٹے کی خوشی سے سمجھوتہ کرنا چاہیے تھا اس کا ذہن بے حد کشیدہ تھا اس کی سوچوں کا کوئی مرکز نہیں تھا خود کو ریلیکس کرنے کی اس ٹینشن کو ریلیز کرنے کو اسے ایک چیز کی طلب بہت شدت سے پیدا ہوئی تھی وہ بار میں چلا آیا وہاں بیٹھے بیٹھے اس نے زندگی میں پہلی بار اتنی ڈرنک کی کہ وہاں سے اٹھتے وقت اسے اپنا بالکل ہوش نہیں رہا تھا لڑکھڑاتے ہوئے قدموں سے باہر نکلتے ہوئے اسے یہ بھی اندازہ نہیں تھا کہ اب اس کا کوئی گھر نہیں ہے جہاں پناہ لے کر وہ محفوظ ہو سکتا ہے وہ قدم رکھ کہیں رہا تھا پڑ کہیں رہا تھا اس مدہوشی میں وہ روڈ تک آیا تھا اور سمت کی پرواہ کیے بغیر چلتا رہا تھا روڈ کراس کرتے ہوئے وہ مخالف سمت سے آتی گاڑی کو دیکھنے سے قاصر رہا گاڑی کے چیختے ہارن کو سننے میں ناکام رہا گاڑی کی تیز ہیڈ لائٹس نے اس کی بند ہوتی آنکھوں کو چندھیا کے رکھ دیا تھا تب اس نے جیسے کچھ محسوس کرتے ہوئے سائیڈ پہ ہونا چاہا مگر وہ گاڑی کسی بدمست بیل کی طرح لہراتی ہوئی اس سے آن ٹکرائی تھی جان گاڑی کے بونٹ سے ٹکرا کر ایک سمت گرا تھا۔

محبت کا ایک اداس اور ویران گیت
ایک اداس اور ویران شہر کی طرح
میرے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے
لفظ اور گلیاں ایک لمبی سڑک
ایک غمناک آواز اور آواز سے گرمی
سڑک پر بکھری ہوئی بہت ساری رنگ برنگی تصویریں
محبت گاتی ہے اور شہر ویران کر دیتی ہے
اداسی کے سر بے چینی کے تاثل اور گھٹن کے

Skorpio FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

پورا ہے
بے بسی چاروں طرف سے آ کے جہاں رکتی ہے
اور گھر کر جاتی ہے میں ایسے ہی ایک گھر میں رہتا ہوں
اداسی اور لمبی لمبی سڑکوں کے درمیان
محبت کے ایک اداس اور ویران گیت کے اکتارے

رات وہ جارج کی گاڑی سے ٹکرایا تھا جسے دیکھ کر جارج پہلے حیران پھر پریشان ہوتا اپنے ساتھ اپنے اپارٹمنٹ لے آیا تھا پوری رات بھی وہ غافل رہا تھا اور اب آدھے سے زیادہ دن گزر چکا تھا وہ تب بھی یونہی بے سدھ تھا اسے بظاہر کوئی ایسی چوٹ نہیں آئی تھی کہ وہ یوں حواس کھو دیتا جارج اسے یوں ہاتھ پیر چھوڑے پڑے دیکھ کر اپنے ہاتھ پیر پھولتے محسوس کر [illegible] ڈسٹرب ہوا تھا کہ فون کر کے ڈاکٹر بلایا تھا یہ بات اس کے ذہنی [illegible] ایک خراش نہ ہونے کے باوجود وہ ہوش میں کیوں نہیں تھا ڈاکٹر کے اس انکشاف پہ کہ وہ شدید نشے میں ہے مقررہ وقت تک نشہ اترتے ہی وہ ٹھیک ہو جائے گا جارج شاکڈ رہ گیا تھا جان اور نشہ ایک بالکل متضاد چیز تھی وہ اس بات سے بہت اچھی طرح آگاہ تھا اکثر جب بھی وہ سب مل کر بیٹھتے تو شرارتاً کبھی وہ اور اینڈریو ضرور اسے ڈرنک آفر کرتے تھے مگر وہ ہر بار ہی ٹال جاتا تھا پھر اب ایسا کیا ہوا تھا کہ اس نے یوں ڈرنک کی تھی اب جب کہ اس کے خیال میں وہ اپنی سب سے بڑی خوشی جو کہ اس کا جنون اختیار کر چکی تھی کو بھی پا چکا تھا وہ جتنا سوچتا تھا الجھتا جا رہا تھا اس کے بیڈ روم میں بے سدھ پڑا تھا اور وہ کچن میں ہاٹ ڈرنک اپنے لئے تیار کرتا ہوا اس کے بارے میں سوچ سوچ کر پاگل ہوا جا رہا تھا اس اضطراب میں اس نے اپنی گرل فرینڈ کو بھی لوٹا دیا تھا جو اس کی فرمائش پہ ہی اس کے ساتھ رات بسر کرنے آئی تھی اس انکار کو اپنی انسلٹ سے تعبیر کرتے ہوئے وہ خاصا برا منا چکی تھی اور اپنے تعلقات اس سے منقطع کر کے چلی گئی تھی جارج نے کسی کی پرواہ نہیں کی تھی سابقہ رات اس نے بہت اضطراب میں گزاری تھی ہاٹ ڈاگ اور چکن کاٹن کرنے میں رکھ کر وہ ایک بار پھر بیڈ روم میں آیا تھا جان تکیوں کے سہارے نیم دراز سگریٹ کے کش لیتا واقعی نارمل نظر آ رہا تھا جارج کو دیکھ کر جان نے بجھتی ایک لمحہ کو اپنی سرخ آنکھیں اس پہ ٹکائی تھیں پھر سے سابقہ شغل میں مگن ہو گیا جب کہ جارج نے بے اختیار سکھ کا سانس بھرا تھا۔

”ہائے جان آر یو آل رائٹ ناؤ۔“ اس کے سپاٹ چہرے پہ مسکراتی دوستانہ نگاہ ڈال کر جارج نے نرمی سے کہا تو جان کی نظروں میں سرد تاثر ابھر آیا۔

”ہاں مجھے کیا ہوا۔“ اس نے ہونٹ سکوڑ کر کہا تھا۔

”کل تم نشے کی حالت میں میری گاڑی سے ٹکرا گئے تھے۔“ جارج نے بتا کر جواباً بہت گہری نظروں سے اسے دیکھا اس کی نگاہوں میں جو کھوج تھا اس نے جان کو نہ صرف نظریں چرانے پہ مجبور کیا بلکہ چہرے پہ عجیب سا تاثر بھی پھیلا دیا تھا۔

”تم نے ڈرنک کب شروع کی۔“ اسے سر جھکائے لب کچلتے دیکھ کر جارج نے ہمدردی سے پوچھا تھا جان نے اس کی بات کا جواب دینا ضروری خیال نہیں کیا، ادھ جلا سگریٹ ایش ٹرے میں اچھال کر انگلیوں سے پیشانی پہ بکھرے بال سنوارتے ہوئے بستر چھوڑ دیا۔

”تم چائے پیو گے یا کافی بنا دوں۔“ اسے جوتے کی تلاش میں نگاہیں دوڑاتے دیکھ کر جارج نے مزید کھوج کیے بغیر نرمی سے کہہ کر اسے دیکھا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"دھمنک تھینکس میں جا رہا ہوں۔" سے اپنا ہونا مل گیا تھا بھینچتے ہوئے رکھائی سے بولا۔

"واٹ۔" جارج کو جیسے جھٹکا لگا جان نے بھی اس کی بات کا جواب نہیں دیا اور ایڑیوں کے بل گھوم کر دروازے کی سمت چل دیا تب جارج نے بوکھلا کر بھاگتے ہوئے اس کا راستہ روکا تھا۔

"تمہیں جانا ہے جان میں تمہیں باندھ کر تو نہیں رکھ لوں گا پلیز میں بریک فاسٹ لاتا ہوں کھا کر چلے جانا اگر تم اس بات پہ مجھ سے خائف ہو کہ میں ڈرنک کے حوالے سے کرید کروں گا تو بے فکر ہو جاؤ میں کچھ نہیں پوچھوں گا۔" جارج نے ملائمت سے کہتے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھا مگر جان پہ الٹا اثر ہوا تھا اس نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ ہٹا کر غصے میں بھر کر اسے دیکھا تھا۔

"تم نے یہ سوچا بھی کیسے کہ میں شرمندہ ہوں گا میں نے کوئی چوری نہیں کی جو منہ چھپاتا پھروں یہ میری زندگی ہے جسے میں اپنی مرضی سے گزارنے کا حق رکھتا ہوں۔" اس کی آنکھوں سے جیسے شرارے پھوٹنے لگے تھے، جارج نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا تھا اس نے ایسی کوئی بات نہیں کی تھی کہ جان یوں جھگڑے پہ اتر آتا جب کہ جان راہ میں آئی ہر شے کو ٹھوکروں سے اڑاتا تنتاتا ہوا نکل گیا۔

ہے سچ تو یہ کٹھن بہت ہے تھکن بہت ہے سفر بہت ہے
ہے سچ تو یہ کہ گزرتے لمحوں کو زندگی کا عذاب لکھ
وہ جس کی تصویر ڈھل گئی ہے رگوں میں میرے لہو کی صورت
اس ایک لڑکی کے نام اپنی حیات کا انتساب لکھ

چونکہ وہ جانتا تھا اپارٹمنٹ میں وہ اسے گھسنے بھی نہیں دے گی یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے ملنے کی خاطر جامعہ آیا تھا اب یہ اس کی خوش قسمتی ہی تھی کہ حبہ نہ صرف جامعہ آئی تھی بلکہ اسے تنہا دستیاب بھی ہو گئی وہ تیزی سے لپکتا ہوا اس کے قریب آیا تھا۔

"حبہ۔ مجھے تم سے بے حد امپورٹنٹ بات کرنی ہے پلیز۔" اس کے چہرے پہ اترتی بے بسی کو دیکھتا ہوا وہ لجاجت سے بولا تھا حبہ نے تلخی سے لب کچل کر ایک نظر اسے پھر اطراف میں دیکھا تھا۔

"بولو۔" وہ جیسے طوعاً و کرہاً بولی تھی جان کو اس سے اتنی سہولت سے آمادگی کی توقع نہیں تھی ایک لمحے کو وہ غیر یقینی سا ہوا تھا۔

"تھینکس۔" دوسرے ہی لمحے اس نے مسکرا کر اسے دیکھا تو حبہ نے تیز نظروں سے اسے گھورا۔

"ٹو دی پوائنٹ بات کرو۔" جان کو ہتک کا احساس چھو کر گزرا مگر وہ خود پہ جبر کر گیا۔

"حبہ۔ میں اچانک ہی بہت بڑے کرائسس میں گھر گیا ہوں ممی کو سب پتہ چل گیا ہے پتہ نہیں کیسے اس نے مجھ سے اپنا ہر تعلق ختم کر لیا ہے اب سب کچھ مجھ سے چھین لیا بلکہ یہ سچ ہے کہ میں نے تم میں اور ان میں سے تمہیں چوز کر کے انہیں ڈس ہارٹ کیا وہ اب مجھے اپنے گھر سے نکال چکی ہیں مجھے تمہاری ہیلپ کی ضرورت ہے پلیز۔" حبہ نے اسے خاصی حیرانی و الجھن سمیت دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پہ جو لاچاری بے بسی اور اضطراب تھا حبہ کو بہت عجیب محسوس ہوا۔

"سوری میں سمجھی نہیں اینی وے مجھے سمجھ کر کرنا بھی کیا ہے یہ تمہارا پرسنل ہے جیسے چاہو نپٹاؤ۔" وہ یکا یک ہی بیگانگی اور نخوت سے بولی تو جان تڑپ سا گیا تھا۔

"اب میرے پرسنلز میں تم بھی شامل ہو تم میرے مسائل سے الگ نہیں ہو حبہ اس وقت میں فنانشلی پرابلم کے علاوہ اور بہت ساری پرابلم میں گھرا ہوا ہوں تم صرف مجھے اپنے اپارٹمنٹ کو شیئر کرنے کی اجازت دے دو آئی پرامس وہ میں اپنا بوجھ خود اٹھاؤں گا۔" وہ گڑگڑاتے کے

Skorpio FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

انداز میں کہہ رہا تھا مگر حبہ کا غم و غصے کی زیادتی سے برا حال ہو گیا۔

''تمہارا دماغ ٹھیک ہے یا سچ مچ تم پاگل ہو گئے ہو۔'' اس نے آنکھیں نکال کر سرد لہجے میں کہا تھا۔

''اس میں کیا مضائقہ ہے جبکہ یہاں ایسے لوگ بھی اپارٹمنٹ بلکہ روم بلکہ بستر شیئر کرتے ہیں جنہوں نے زندگی میں پہلی بار ایک دوسرے کو دیکھا ہوتا ہے اور ان کا آپس میں سرے سے کوئی تعلق ناطہ نہیں ہوتا تم تو پھر میری بیوی بن چکی ہو۔''

اب کے جان نے بھی ہلکا سا برا مناتے ہوئے طویل لیکچر دے ڈالا ور اصل اسے حبہ کا ہتک آمیز انداز برا لگا تھا۔

''تمہیں یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینا چاہیے کہ میں تمہارے اس گھٹیا اور بگڑے ہوئے معاشرے کی پیداوار نہیں ہوں۔'' حبہ نے جواباً سرد سنجیدہ لہجے اور کاٹ دار انداز میں جتا کر کہا تھا، جان شکست خوردہ سے انداز میں اسے دیکھتا رہا۔

''تو گویا تم میری مدد نہیں کرو گی۔'' اس کے روڈ انداز سے جو اس نے اخذ کیا تھا اس کے مطابق استفسار کیا تھا اس کے چہرے پہ ابھی بھی ایک آس تھی۔

''نہیں کبھی نہیں۔'' حبہ نے ہٹیلے انداز میں دوٹوک انکار کیا تو جان کے چہرے پہ یکایک مایوسی و دل گرفتگی بکھر گئی زندگی میں پہلی بار اس نے کسی سے کچھ مانگا تھا اور پہلی بار ہی اسے اتنے ہتک آمیز انداز میں جھٹکا گیا تھا کہ وہ مانگ کر ہی شرمندہ ہو گیا تھا وہ اس وقت اتنا ہی شاکڈ تھا کہ زبان کو حرکت تک نہ دے سکا۔

''میری کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے تمہیں کچھ اور کہنا ہے۔'' اس کے متغیر چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہوئے حبہ نے کلائی پہ بندھی نازک سی رسٹ واچ

میں ٹائم دیکھ کر بے نیازی و نخوت سے کہا جان کی آنکھوں کی چمک بہت تیزی سے ماند پڑی تھی مگر لبوں پہ پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

''تو مجھے تم سے کچھ نہیں کہنا تم جاؤ۔'' سر جھکا کر اپنے پیروں کو دیکھتے ہوئے اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا اور آہستگی سے اس سے پہلے پلٹ گیا اس نے محسوس کیا اس کے گال تیزی سے بھیگتے جا رہے ہیں شاید دل پہ لگنے والی یہ چوٹ بہت کاری تھی ورنہ اس سے قبل کیتھرین انگیز بندر بھی کم و بیش اس قسم کا سلوک اس کے ساتھ کر چکی تھی مگر تب تو وہ یوں نہیں رویا تھا۔

اے محبت تیری قسمت کہ تجھے مفت ملے
ہم سے دانا جو کمالات کیا کرتے تھے
[illegible] مٹی کو بھی عمارات کیا کرتے تھے
اے محبت یہ تیرا بخت کہ بن مول ملے
ہم سے انمول جو ہیروں میں تلا کرتے تھے
ہم سے منہ زور جو بھونچال اٹھا رکھتے تھے
اے محبت میری ہم تیرے مجرم ٹھہرے
ہم جیسے جو سوالات کیا کرتے تھے
ہم جو سو بات کی اک بات کیا کرتے تھے
تیری تحویل میں آنے سے ذرا پہلے تک
ہم بھی اس شہر میں عزت سے رہا کرتے تھے
ہم بگڑتے تو کئی کام بنا کرتے تھے
اور اب تیری سخاوت کے گھنے سائے میں
خلقت شہر کو ہم زندہ تماشا ٹھہرے
اے محبت ذرا انداز بدل لے اپنا
کہ تجھ کو آئندہ بھی عشاق کا خون پینا ہے
ہم تو مر جائیں گے تجھ کو مگر جینا ہے

اس کے بعد بہت دنوں تک وہ غائب رہا جارج کو سب سے زیادہ اس کے بارے میں تشویش تھی پھر عبدالعلی تھا جو اس کے لئے مخلص بھی تھا اور چاہتا تھا جب اس نے اسلام قبول کیا ہے تو اس سلسلے میں معلومات کے لئے وہ اس کی

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

مدد کرے مگر وہ کسی کو دستیاب ہوتا تب تھا نا اس روز وہ تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد ایک بار پھر جامع آیا تو پہلے سے کمزور ہو چکا تھا اس کی ہر دم روشن اور چمکتی ہوئی آنکھیں بجھی بجھی تھیں وہ سب ہی اسے دیکھنے کے ساتھ ہی بڑے والہانہ پرجوش انداز میں اسے گھیر چکے تھے سوئی کے ذریعے ان سب تک کیتھرین کا اسے ہر شے سے بے دخل کر دینے کا فیصلہ ان تک بھی پہنچ چکا تھا انہیں جان سے ہمدردی تھی۔

''جان تم نے جامعہ کیوں چھوڑ دیا۔'' یہ سوال خدیجہ نے کیا تھا جواباً وہ کچھ کہے بنا محض مسکرا دیا تھا، جاننے والے جانتے تھے اس کی یہ مسکراہٹ کتنی پھیکی سی تھی وہ کسی کو کچھ بھی بتانا نہیں چاہتا تھا یہ بھی آج کل ایک انتہائی معمولی سی جاب کرتے ہوئے اپنی گزر بسر کر رہا ہے کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا اسے کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا کچھ زندگی نے ہمیشہ اس انداز میں نوازا تھا کہ اسے کبھی اس کی ضرورت بھی پیش نہ آسکی تھی اور جب قسمت نے آزمایا تو کچھ اس طور کر وہ بوکھلا کر رہ گیا تھا جب کا رویہ اسے جتنا ہوٹ کر چکا تھا اس سے بڑھ کر محتاط۔

''سوئی مجھے تم سے کچھ کام ہے۔'' چند ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جان نے سوئی سے کہا تھا سوئی کا چہرہ یکلخت تمتما اٹھا۔

''اوہ شیور کہو۔'' وہ کھل اٹھی تھی۔

''تم ذرا ادھر آ کے میری بات سن لو۔'' اس نے اٹھتے ہوئے کہا تو سوئی قلانچیں بھرتی ہوئی اس کے ساتھ آئی تھی تبھی لیب کی سیڑھیاں اترتی حبہ جان کی نگاہ کی زد میں آئی تھی جان رکتا ہوا یک ٹک اسے دیکھتا چلا گیا، وائٹ اسکارف میں اس کا فریش بے تحاشا حسین چہرہ نگاہ کو ٹھٹکائے دے رہا تھا معاً حبہ نے بھی اسے دیکھا تھا دونوں کی نگاہ محض ایک ثانیے کو چار ہوئی تھی یہ تصادم بہت دل دھڑکا دینے والا تھا حبہ اگلے ہی لمحے سنبھلی تھی اور نگاہ کا زاویہ بدل کر مخالف سمت مڑ گئی جان کے اندر جیسے چھناکے سے کچھ ٹوٹا تھا اس نے ہونٹ اتنی شدت سے دانتوں تلے کچلا کہ منہ میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا۔

''جان۔'' سوئی نے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھا تھا تب وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا اور پلکیں جھپک کر نمی اندر اتاری کوٹ کی جیب ٹٹول کر اس نے کچھ نکالا تھا اور بنا کچھ کہے سوئی کی طرف بڑھا دیا۔

''واٹ از دس۔'' سوئی نے اپنی ہتھیلی پہ پڑی گاڑی کی چابی کو تحیر سے دیکھا۔

''گاڑی کی چابی ہے ممی کو دے دینا۔'' اپنی بات مکمل کرتے ہی اس نے قدم بڑھائے تو سوئی کو اس کا یہ انداز انسلٹنگ محسوس ہوا تھا پیچھے سے تڑخ کر بولی تھی۔

''تم خود دے دو۔''

''میں ان سے ملنا نہیں چاہتا۔'' جان نے پلٹے بغیر تندی سے کہا اور مضبوط قدم اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔

آنکھوں کے پیچھے جمے ہوئے آنسوؤں کا بوجھ
زیادہ ہوتا جا رہا ورم آلود پپوٹے
کسی بھی وقت خون آلود ہو سکتے ہیں
غم عزیز ہو تو کبھی بھی گرد آلود نہیں ہوتا
آنسو دھو دھو کر چمکاتے رہتے ہیں
ہوا چمکاتے رکھتی ہے
صبر دل کے لئے
شاید آسان ہو آنسوؤں کے لئے اتنا ہی مشکل
ہے
صبر کے ہاتھ آنکھوں پر کب تک جمے رہیں گے
بوجھ بڑھتا جا رہا ہے
اور ورم آلود پپوٹے کسی بھی وقت خون آلود ہو
سکتے ہیں

جان نے سیکنڈ ٹائم میں بھی پارٹ ٹائم

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

جاب شروع کر دی تھی مقصد صرف دولت کا حصول نہیں زیادہ سے زیادہ مصروفیات تھی کی جانے وہ ایسا کیوں کر رہا تھا زیادہ پیسہ حاصل کرنے کی دھن میں یا پھر وہ اس طرح ان دکھوں سے چھٹکارا پانا چاہتا تھا، رات بھر کی مصروفیت کے بعد رات کو وہ دو گھنٹے بار میں گزار کر وہاں سے نکلتا تو نشے میں دھت ہو چکا ہوتا اب زندگی کا یہ ہی ڈھب تھا نشہ بہت بری طرح سے اس کی صحت تباہ کر رہا تھا وہ جب سے ہی نہیں خود سے بھی بھاگ رہا تھا اس کے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا کہ کسی اچھے ہوٹل میں قیام کر لیتا نہ ہی وہ اچھے شاپنگ آرکیڈ سے اپنے لئے خریداری کر سکتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے سابقہ تمام تعلق ختم کر چکا تھا اگر کبھی اتفاقاً اسے ان میں سے کوئی نظر آتا بھی تو جان خود ہی پرخ بدل لیا کرتا تھا اس کی زندگی کا بہت عجیب تلخ اور کٹھن دور تھا جب اسے لگتا تھا اس کا سایہ بھی ساتھ چھوڑ چکا تھا اس روز بھی وہ سکینڈ ٹائم کی جاب کے لئے پیدل ڈیپارٹمنٹل اسٹور تک چلتا ہوا آ رہا تھا کہ عبدالعلی بالکل اچانک ہی اس سے ٹکرا گیا۔

''عبدالباری تم۔'' عبدالعلی اسے دیکھ کر جس قدر پرجوش ہوا تھا جان کو اسی قدر خجالت اور خفگی نے آن لیا اس وقت وہ بہت عام سے بھی گئے گزرے لباس میں تھا، عبدالباری اسے یہ نام اپنے لئے ہمیشہ ہی بہت نامانوس اور اجنبی لگا کرتا تھا مگر اس وقت اس نے عبدالعلی کو اگنور کرنا بہتر خیال کیا، جبھی کترا کر یوں نکلا تھا جیسے نہ تو اس نے اسے دیکھا نہ اس کی آواز سنی ہے۔

''عبدالباری یہ تم ہو نا۔'' عبدالعلی نے ایک دو بڑے قدم اٹھا کر ہی اسے جا لیا تھا اب یہ پتہ نہیں اتنے عرصے بعد سامنے پر وہ اسے دیکھ کر پہچان نہیں کر پا رہا تھا یا پھر اس کے کمتر لباس اور اُڑے ہوئے حلیے پہ طنز کر رہا تھا جو کچھ بھی تھا جان کو شدید قسم کی سبکی نے آن لیا وہ اس سے نظریں نہیں ملا پایا۔

''کہاں ہوتے ہو تم کبھی نظر نہیں آئے۔'' عبدالعلی نے جیسے شکوہ کیا تھا۔

''اچھا میرے پہ تو آؤ گے نا میں سب فرینڈز کو اپنے ہاں مدعو کر رہا ہوں عید ملن پارٹی میں تب بھی آئے گی۔'' بات کے اختتام پہ اس کا انداز چھیڑنے والا ہو گیا تھا جان نے بھرپور سنجیدگی سمیت نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''کب ہے یہ عید ملن پارٹی۔'' وہ اس سے زیادہ خود پہ بے نیازی اور لاتعلقی کا خول چڑھا رکھا جس کے ذکر کے ساتھ ہی اس کی مہیب چپ بھی ٹوٹی تھی عبدالعلی کے لبوں پہ مخصوص ہونے والی مسکراہٹ بکھری وہ اسے دن اور وقت بتاتا آنے کا وعدہ لے کر ہی ٹلا تھا جان نے اس کی بتائی تاریخ کا حساب لگایا تو ابھی ایک ہفتہ بیچ میں تھا اس کے اندر بہت دنوں بعد کوئی احساس جاگا تھا کچھ بکھرنے کا احساس اسے لگا تھا جیسے زندگی پہ چھایا جمود بکھرنے لگا ہے وہ اسٹور پہنچا تو مالک نے اسے پانچ منٹ لیٹ ہو جانے پہ سخت سست سنانے کے بعد اسے جاب سے برطرف کر دینے کی دھمکی دی تھی جان ضبط کی کوشش میں سرخ پڑتے چہرے سمیت کاؤنٹر کے پیچھے اپنی جگہ پہ آ گیا اس نے دو چھپٹر لگا کر اس خرد ماغ چارلس کا دماغ درست کرنے کی شدید خواہش پہ بامشکل قابو پایا تھا کہ اس سے قبل وہ کتنی ہی جابوں سے صرف اسی وجہ سے نکالا گیا تھا کہ مالک کی ذرا سی سختی پہ برہم ہو کر وہ یا تو ان سے الجھ پڑا تھا یا ہاتھا پائی کرنے کے بعد جاب کو خود ٹھوکر مار آیا تھا مگر کب تک آخر اس کے شاہانہ مزاج کو ٹھکانے لگنا ہی تھا کہ اس طرز عمل سمیت وہ بھوکوں مرنے لگتا اسے کیتھرین کا وہ طعنہ یاد آیا تھا جب اس نے خود کو اپنے مزاج کے خلاف ڈھالنا شروع کر لیا تھا جس میں اسے بالآخر کامیابی ہو گئی تھی اب غصہ آتا تو تھا مگر وہ آپے سے باہر نہیں ہوتا تھا وہ کچھ

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

رقم پس انداز کر کے ہی حبہ سے رابطہ کرنا چاہتا تھا تاکہ جب تک اس کی تعلیم مکمل ہو جان اپنے پیروں پہ کھڑا ہو سکے وہ رخصت ہو کر حبہ کے اپارٹمنٹ نہیں جا سکتا تھا۔ حبہ کو ہی اسے اپنے پاس لانا تھا اور اس کے لئے اسے تھوڑی نہیں بہت زیادہ رقم کی ضرورت تھی۔

کس نے سچ کہا ہے یہ
محبت اور کہانی میں کوئی رشتہ نہیں ہوتا
مگر میری محبت تو کہانی ہی کہانی ہے
محبت کی کہانی ہے
اک رتبہ اک رائی ہے اور محبت کی کہانی ہے
محبت کی کہانی یہ مسافت کی کہانی ہے
محبت کی مسافت اور
ضرورت کی مسافت میں
مسافر واپسی کے سارے امکاں پاس رکھتا ہے
محبت کی مسافت میں مسافر کے پلٹنے کا
کوئی رستہ نہیں ہوتا
وہ ساری کشتیاں اپنی جلا دیتے ہیں ساحل پر
کہ نا امید ہونے پر پلٹنا بھی اگر چاہیں
تو واپسی جا نہیں پائیں
وہی غرقاب ہو جائیں

جان اپنے کام میں اسقدر مصروف تھا کہ اس نے گلاس ڈور دھکیل کر اندر آتی حبہ کو بھی نہیں دیکھا گھسی ہوئی نیلی جینز پہ بلیک ٹی شرٹ جس کے اوپری دونوں بٹن ٹوٹے ہوئے تھے اس پہ چمڑے کے بھاری جیکٹ پہنے جو فل اوپن تھی پیشانی پہ بکھرے بالوں اور سرخ ہو کر دہکتی ہوئی آنکھوں سمیت وہ یکسر بدلے ہوئے حلیے میں اس کے سامنے موجود تھا حبہ کی نگاہ سرسری سے انداز میں اس پہ پڑی تھی جو اگلے ہی پل چونکتے ہوئے ٹھٹھک کر رہ گئی حیرت کی زیادتی سے نیم وا ہوتے لبوں سمیت وہ نا چاہتے ہوئے بھی اس کا جائزہ لینے پہ مجبور ہوئی تھی سوئٹی کے ذریعے بہت سی چٹ پٹی خبریں اس تک بھی پہنچی تھیں اس روز جان خود بھی اس کے پاس سوالی بن کر آیا تھا مگر اس نے اس کی بات کا اعتبار کرنا گوارا نہیں کیا تھا کہ اس کے خیال میں اس کی یہ بھی سازش ہی تھی پھر سوئٹی کی پھیلائی باتوں کو بھی وہ اس سازش کی ایک کڑی سمجھ کر سر جھٹک چکی تھی جب کہ باقی فرینڈز اس ٹاپک پہ اس کی انتہا درجے کی ناگواری کو جانتے ہوئے محتاط رویہ اپنا چکے تھے جان کے ٹاپک پہ ان کے درمیان بھی کوئی بات نہیں ہوئی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے حالات سے کسی حد تک لاتعلق اور انجان رہی مگر اب اسے جیسے ایک ایک بات پہ یقین آیا تو اس کے اندر ایک عجیب سا احساس جاگا تھا جسے فی الوقت وہ کوئی بھی نام دینے سے قاصر رہی تھی یہ نہیں تھا کہ اسے جان سے مقصد نہیں رہا تھا اس کا پاسپورٹ ابھی تک اس کے پاس تھا پھر وہ ایک الجھن جس سے وہ اس سے مل کر ہی چھٹکارا حاصل کر سکتی تھی وہ لاشعوری طور پہ اس کی منتظر تھی مگر وہ اسے کبھی بھی دوبارہ نظر نہیں آیا تھا اب ملا بھی تھا تو یہاں جہاں کم از کم حبہ اس کی موجودگی کی توقع نہیں کر سکتی تھی وہ بھی سیلز مین کی حیثیت سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے وہ آگے بڑھی تھی اور اپنی مطلوبہ اشیاء باسکٹ میں جمع کرتی باسکٹ سمیت کاؤنٹر پہ آ گئی جان کسٹمر کو فارغ کرنے کے بعد سیدھا ہوا تو نگاہ اسی پہ پڑی تھی ایک پل ہی جیسے ساکت ہوا تھا تحیر سے بھری ہوئی وہ نگاہ اگلے ہی پل انوکھے احساس سمیت چمکی تھی مگر اس سے اگلا احساس شدید ترین خجالت کا احساس تھا حبہ پوری آنکھیں وا کیئے اس کے تیزی سے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھے گئی تھی جان کے چہرے پہ خفت زدہ تاثرات گھیرے ہوئے تھے وہ اس سے نگاہ چرا چکا تھا شاید وہ اس حلیے اس پوزیشن میں اس کا سامنا کرنا نہیں چاہتا تھا حبہ نے بھی سوچا تھا بل کے ساتھ حبہ نے وہ تمام چیزیں اٹھا

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

رکاؤنٹر پہ رکھنا شروع کیں جان نے لرزتے ہوں سمیت کمپیوٹر کے بٹن پریس کیے تھے وہ مسلسل نچلا لب کچل رہا تھا اور بہت بے دردی سے ڈھیر کی ہوئی اشیاء کو اٹھا کر دوسری جانب رکھتے وہ اس کا حساب کمپیوٹر پہ کرتا جا رہا تھا۔

''اوہ میں جیم لینا تو بھول ہی گئی ایپل جیم کی ایک بوتل رکھ دو۔'' حبہ نے ماتھے پہ ہاتھ مار کر اپنی یادداشت کو کوسا تھا جان نے اسے دیکھے بغیر پلٹ کر ایک بوتل اتاری تھی حبہ نے ایک نظر بوتل پہ دوسری اس پہ ڈالی اس نے جیم کی بجائے اچار کی بوتل اتاری تھی۔

''یہ نہیں وہ دوسری میں نے جیم کہا ہے کچپ نہیں۔'' حبہ نے اس کی سنجیدگی سے اپنے چہرے کو دیکھ کر نرمی سے کہا، جان نے اب کی بار چیلی کی بوتل پکڑی تھی حبہ اب کی بار بغور اس کا متغیر چہرا دیکھا تھا آنکھوں میں کسی احساس کے تحت دھند تیر رہی تھی حبہ کو وہ بالکل نارمل نہیں لگا اب کی مرتبہ حبہ کو اس پہ ترس آنے کے ساتھ ساتھ اس کی غائب دماغی پہ ہنسی آئی تھی۔

''میں نے جیم کہا ہے جیم۔'' اس نے چیلی کی بوتل اٹھا کر عین اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی اس کے چہرے پہ دبی دبی مسکان نے اس کے چہرے کو کچھ اور بھی حسین بنا گئی تھی اس کے شرارتی کھنک دار لہجے کے جواب میں جان نے چونکتے ہوئے پہلے اس پھر اس بوتل کو دیکھا اور اسی سنجیدگی سمیت بوتل اس سے واپس لے کر جیم کی ایک کی بجائے دو بوتل اٹھا کر اس کے سامان میں رکھ دیں تمام چیزیں شاپنگ بیگ میں منتقل کرنے کے بعد اس نے بیگ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

''رہنے دو پے منٹ میں خود کر دوں گا۔'' پرس سے نوٹ نکالتے دیکھ کر جان نے بھرپور سنجیدگی اور رسانیت سمیت قصیدے جیسے لہجے میں کہا تو حبہ اٹھی چونکے سر اونچا کرکے بغور اسے دیکھنے لگی۔

''کیا تمہارے پاس اتنے پیسے کہ تم بہت۔'' جان نے بھرپور خشونت سمیت اسے ٹوکا تو شدت ضبط کے باوجود اس کی آواز پھٹ سی گئی تھی۔

''مت احساس دلاؤ مجھے میری آکورڈ پوزیشن کا۔'' پھر بات ادھوری چھوڑ کر لب بھینچتے ہوئے یوں سر جھٹکنے لگا جیسے خود کو مزید کچھ بھی کہنے سے باز رکھنا چاہتا ہو۔

''تم جاؤ اور پلیز آئندہ کبھی یہاں مت آنا۔'' رخ پھیرتے ہوئے اس نے بھیگی آواز میں کہا تھا وہ ضبط کے کسی مرحلے سے گزر رہا تھا شاید یہ بھی حبہ جان پائی۔

''اور اگر تمہیں ملنا ہو تو پھر کیا کیا جائے۔'' جان کی بے یقینی سے عاری ساکت آنکھوں میں دیکھتی وہ ہوا کے جھونکے کی طرح وہاں سے نکلتی چلی گئی تھی۔

کملی کر کے چھڈ دتوں ای
تے میں بیٹھی لکھ گلیاں دے رولاں
غلام فریدا میں تاں دوزخ سڑساں
جے میں کھ ماہی تو موڑاں
لکیاں دے دکھ وکھرے

کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو ایک نظر دیکھ کر ہی انسان مجسم ہو کر رہ جاتا ہے اپنی ہستی کا احساس مٹا کر فریق ثانی کو سوچتا ہے ایک غیر ارادی طور پہ اٹھی ہوئی نگاہ پوری ہستی رہن رکھوا لیتی ہے وہ اٹھی ہوئی نگاہ پلٹتی نہیں وہیں آسن جمائے فریادی بن بیٹھی رہتی ہے کہ دنیا ہی اسی ایک چہرے پہ آکر ختم ہو چکی ہوتی ہے نہ آگے کچھ نہ پیچھے جان کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہو چکا تھا جکڑلی بے بس کر دینے والی محبت اس

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

بہت سارا بھگتان بھگت کر بھی راضی نہیں تھی وہ تو سب دیکھ دان کر چکا تھا اور نامراد رہا تھا کہ اچانک ہی موسم یار ہواؤں کے نے رخ بدل دیئے باد سموم بہار کے دلفریب جھونکوں میں ڈھل گئی جان خواب آسا کیفیت کے زیر اثر کتنی دیر وہیں پر اس کی بات اور اس کا مفہوم سمجھنے کی سعی کرتا رہا تھا مگر ہر بار ہی اسے اس کا ایک ہی مطلب سمجھ آیا اور جو سمجھ میں آیا وہ اس قدر خوبصورت تھا کہ وہ بے ساختہ بہکا جا رہا تھا بن پیئے ہی بہک رہا تھا ڈیوٹی نبھا کر نکلا تو پہلی بار اتنا خوش تھا کہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کیا تھا اس بار وہاں سے نکل کر وہ کسی بار میں جا کر نہیں بیٹھا بلکہ جیمز یوپی اٹھا کر اس نے اپنے لئے مارکیٹ سے ایک اچھا سوٹ خریدا تھا اور حبہ کے لئے اچھا سا پن سیٹ اور پرفیوم اسے کسی کو اس کے ذوق کے مطابق تحفہ دینا بہت اچھا لگتا تھا اسے لگا تھا جیسے حبہ کو اس کا یہ پریذنٹ بہت پسند آئے گا وہ مارکیٹ سے اس کمرے تک آیا تھا جو اس نے کرایہ پہ حاصل کر رکھا تھا وہاں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے باتھ لیا تھا اس کے بعد خود کو اچھی طرح ڈریس اپ کرتا ہوا وہ حبہ کے اپارٹمنٹ تک آیا تھا پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ ڈور بیل بجاتے ہوئے اس کے لبوں پہ مسکان اور آنکھوں میں ڈھیروں سپنے جھلملائے تھے دروازہ اوپن کرنے والی حبہ ہی تھی اسے دیکھ کر وہ بے ساختہ چونکی تھی اور ششدر رہ گئی شاید اسے جان سے اتنی جلدی اس حرکت کی توقع نہیں تھی۔

"ہائے۔" وہ مسکرایا تھا تب حبہ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے مسکراہٹ کا تاثر دیتی دروازے سے ہٹ کر اسے اندر آنے کا راستہ دے دیا جان اندر داخل ہوا تو حبہ نے بے دلی سے دروازہ بند کیا تھا وہ اپنی سوچ میں گم پلٹی تو جان سے ٹکرا گئی جان نے بے اختیار اسے تھام کر سہارا دیا تو حبہ کے پورے وجود میں اس کے لمس نے جیسے شرارے بھر ڈالے اس کے ہاتھ جھٹک کر وہ سرعت سے پیچھے ہوئی تھی۔

"تم ابھی تک یہاں کھڑے ہو اندر چلو میں تمہارے لئے چائے لاتی ہوں۔" [illegible] کر لی وہ رسان سے بولی تھی اس خاموشی میں جو معنی خیز اسرار اسے وحشت زدہ کر رہا تھا اس سے نجات حاصل کرنے کی ایک سعی تھی۔

"چائے نہیں کافی پلیز۔" اسے دیکھ کر بے تکلفی سے کہہ کر مسکرایا تھا اس کا ذرا سا التفات ذرا سی توجہ جان کے اندر ڈھیروں گلاب کھلا گئی تھی۔

"او کے میں ابھی لاتی ہوں۔"

"تم اندر جاؤ۔" حبہ تیزی سے کچن کی سمت بڑھی تو جان نے بے ساختہ پکارا تھا۔

"اکیلا تنہا بیٹھ کے کیا کروں گا خیر ایسا کرو، تم کافی رہنے دو بس میرے پاس ہی بیٹھ جاؤ میں تم سے بہت ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" جان اس کے چہرے کی مسحور کر دینے والی جاذبیت اور نکھار کو نگاہ میں بساتا ہوا اپنائیت سے بولا تھا حبہ کی دھڑکنیں بیچ بیچ گئیں پیشانی پہ پسینہ اُمڈ آیا وہ اس سے خائف تھی جبھی کتراتے ہوئے انداز میں بولی تھی۔

"تم بیٹھو میں دو منٹ میں کافی لا رہی ہوں۔" اس کی نگاہوں کی اُمڈتی جنوں خیزی سے گھبرائی وہ تیزی سے پلٹی تھی کتنی دشواری سے اس نے اپنا لہجہ متوازن رکھا تھا یہ سب کتنا مشکل تھا تقدیر کے اس فیصلے پہ اسے ایک بار پھر رونا آیا تھا کچن میں آ کر کافی پھینٹتے ہوئے اس نے کتنے ہی آنسو بہا ڈالے تھے۔

"حبہ یہ تمہارے لئے میں نے کچھ گفٹ لیا تھا رکھ لو۔" اس کے منع کرنے کے باوجود وہ اس کے پیچھے کچن تک آ گیا تھا حبہ کی حسیات کو اس کی آواز نے اسیر کر کے رکھ دیا تھا بوکھلاہٹ میں سر سے سرکتی شال کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹا اس

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

...کر اس کی سمت پلٹی وہ خوبصورت پیکنگ والا پیک اس کی سمت بڑھاتے بہت آس بھری نظروں سمیت اسے دیکھ رہا تھا۔

"اس کی ضرورت تو نہیں تھی تم نے خوامخواہ تکلف کیا۔" اس کی بے دلی اور بے زاری اور ... بڑھانے میں تامل دیکھ کر جان کا چہرا بجھ سا گیا تھا اور آنکھوں میں بڑی خوشی پہ اوس گرنے لگی جب نے اس کے مرجھائے ہوئے چہرے پہ ہی نگاہ ڈال کر بے دلی سے گفٹ ہاتھ بڑھا کر اس سے لے لیا تھا۔

"تھینکس۔" جان اس کے چہرے پہ نگاہ ... گہرا سانس کھینچ کر رہ گیا اس نے اس سے یہ نہیں کہا کہ وہ یہ گفٹ کھول کر دیکھے حالانکہ سارے رستے وہ یہ سوچتا آیا تھا کہ وجب سے یہ فرمائش کرے گا۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنا ہے۔" تمام حوصلوں کو جمع کرتی وہ خشک لبوں پہ زبان پھیر کر بہت آہستگی سے بولی تھی جان نے چونک کر اسے دیکھا تھا اس کا دل اس کے سینے میں عجیب طرح دھڑ دھڑ رہا تھا اسے لگا تھا جیسے جب کچھ ... کہنے والی ہو یہ بھی ہو سکتا تھا وہ اس سے محبت کا اظہار کرتی، اس خیال نے ہی اس کے چہرے پہ تمتماہٹ بھر دی تھی۔

"ہاں بولو۔" وہ جیسے پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوا تھا پھر مسکراہٹ لبوں میں دبا کر ... تیزی سے بولا تھا

"ویسے مجھے کچھ کچھ اندازہ ہے کہ تم کیا کہنے والی ہو۔" جب اچھا خاصا چونکی تھی۔

"کیا تم کیسے جانتے ہو۔" وہ حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

"بس جانتا ہوں۔" وہ مسکرایا تھا۔

"کہو تو بتاؤں کہ تم تم یہ کہنے والی ہو تا کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔" بالکل اچانک۔

"جیسے مجھے تم سے۔" اس کے ہاتھ اچانک

اپنے گرم بہت ہاتھوں میں جکڑتا ہوا وہ ایسے جھک کر کچھ ... لہجے میں کہا تھا تو جیسے حق دق کی اس قدر ... گرم کر ... جان کی ... ناگواری ظاہر کرنا بھی یاد نہ رہا اس کے ہاتھوں کی پتی ہاتھوں کی حدت اور وجود کی گرمی سے تن من سلگا گیا تب وہ جیسے ہواؤں میں اڑتی ہوئی بجلی کی سی تیزی سے پیچھے ہوئی تھی عجیب انداز تھا تنفر اور نفرت سے بھرپور جس نے جان کو بھی ہی نہیں ساکت ششدر بھی کر دیا جب کہ جب تو آگ میں پھڑ پھڑ جلتی اسے گھور کر حقارت ... لہجے میں پھنکاری تھی۔

"فضول مغرور نے گھورنے سے بہتر تھا تم میری بات سن لیتے۔" وہ کسی طرح بھی خود آگ بگولہ ہونے سے نہیں روک پائی اسے پیچھے کی سمت دھکیلتی درشتگی سے کہ جیسے جان کو اس توہین و تذلیل پہ بھونچکا سا اسے دیکھتا رہ گیا جان کا چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا جب نے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش میں چند گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔

"سوری میری وجہ سے تمہیں ہرٹ ہونا پڑا اگر تم کہو تو میں تم سے ایکسکیوز۔" وہ جیسے بوجھل لہجے میں بولا تھا۔

"تم ہمیشہ اپنی مرضی کا سوچتے ہو۔" جب نے اسے لتاڑا تھا۔

"سوری۔" جان نے پھر اس ایکسکیوز کیا وہ اس دشمن جاں کو کسی طرح بھی خفا نہیں کرنا چاہتا تھا حالانکہ وہ ابھی ابھی اسے ہرٹ کر چکی تھی۔

"یو فیل سوری اوکے فائن۔"

"آئی تھنک اب ہمیں وہ بات کرنا چاہیے جس کے لئے میں نے تمہیں یہاں بلایا ہے۔" جب اس کے پھیکے پڑے چہرے کو دیکھتی ٹھہرے ہوئے انداز میں گویا ہوئی جان نے محض سر ہلایا تھا وہ اس وقت خود کو بہت خجل محسوس کر رہا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

"جان اگر میں تم سے کچھ مانگوں تو تم لا دو گے۔" حبہ نے ایک نظر اسے دیکھ کر بہت آس سے پوچھا تھا جان کو جیسے یقین نہیں آیا اس نے حیرت سے بھری نگاہ سمیت حبہ کے تذبذب کو دیکھا تھا۔

"میرا سب کچھ تمہارا ہے تم جو چاہو لے سکتی ہو پوچھے بغیر۔" انداز لوٹ لینے والا فدویانہ تھا۔ حبہ نے بے ساختگی میں اسے دیکھا۔

"رئیلی جو بھی کہوں" اس کی غیر یقینی ہنوز قائم تھی۔

"شیور تم کہو تو سہی آزماؤ تو سہی۔" جان ڈوبتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا تو حبہ نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ لگانے میں دیر نہیں کی۔

"مم...... مجھے میرا پاسپورٹ واپس کر دو پلیز۔" جان نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا تھا اور اگلے کئی لمحوں تلک یونہی دیکھتا چلا گیا حبہ پہ ایک ایک پل بھاری ہوا تھا۔

"اوکے لا دوں گا اور کچھ۔" وہ عجیب سے انداز میں بولا تھا حبہ کی اٹکی ہوئی سانسیں بحال ہوتیں اس کی آنکھیں چمکنے لگیں وہ خود کو بے ساختہ خوشی کے اظہار سے روک نہیں پائی اور بے اختیار کھل کر ہنس پڑی، جان نے پہلی بار اس کی ہنسی کی یہ جلترنگ سنی تھی اس کے چہرے پہ اضطراب سا چھا گیا۔

"کب جان تم کب لا کے دو گے۔" حبہ نے بہت بے قراری سے یہ سوال کیا تھا۔

"جب تم کہو جان۔" اسے اندر بکھرتے اضطراب کو یونہی بکھرنے دیا وہ بس حبہ کی آس نہیں توڑنا چاہتا تھا وہ اس کی خوشی کو غارت نہیں کر سکتا تھا وہ جانتا تھا حبہ ایسا کیوں کر رہی ہے اس کے باوجود وہ باخوشی لٹنے پہ تیار ہوا تھا۔

"ابھی ابھی لا دو گے مم...... میں تمہارے ساتھ چلتی ہوں، کیا ابھی پاسپورٹ تمہارے پاس ہے۔" وہ اس ایک لمحے کو ضائع نہیں کر سکتی تھی تبھی عجلت سے بولی اسے اندازہ نہیں تھا اس کی یہ بے قراری کسی اور کو کس درجہ اذیت دے رہی ہے جان نے نفی میں ہلا دیا۔

"وہ میرے گھر پہ ہے اور میرا گھر بہت دور ہے تم تھک جاؤ گی حبہ۔" جان نے آہستگی سے کہا تھا اس کا دل ٹوٹ کر پورے وجود میں پھیل رہا تھا۔

"نہیں تھکتی بس تم چلو۔" جان نے اثبات میں ہلا دیا اس نے کرلاتے ہوئے دل سے نظریں چرا لیں اور حبہ کے ساتھ باہر آ گیا وہ یہ سوچنا نہیں چاہتا تھا کہ حبہ اس سے پاسپورٹ کیوں لے رہی ہے، بس وہ یہ سوچ رہا تھا کہ یہ اس کی خوشی تھی اور حبہ کی خوشی اسے عزیز تھی۔

میری محبت کی کہانی
صحراؤں کی پیاس کی کہانی ہے
جو صدیوں سے صرف پیاس ہی پیاس ہے
میری محبت کی کہانی دلوں کی ہے
جس کے ہاتھوں میں بیٹھے ہوئے ۔۔۔
ٹہنیوں
اور جلی ہوئی پتیوں کے سوا کچھ بھی نہیں
میری محبت کی کہانی خشک دریاؤں کی کہانی ہے
جس کے برستے سینے پگڈنڈیوں اور راہگزاروں
کی ایڑیوں تلے کچلے جاتے ہیں
میری محبت کی کہانی ایک ایسی کہانی ہے
جس کا مرکزی کردار خود اپنی ذات کے ادھورے
پن کی
کربناک صلیب پہ لٹکا
کسی گمشدہ کردار کو صدائیں دے رہا ہے
اور صدیوں کے انتظار میں دفن ہے
اور انتظار بھی کبھی نہ ختم ہونے والا

جان بہت مضطرب سا بار میں داخل ہوا تھا اور برانڈی کی دو بوتلیں منگوا کر اپنے سامنے رکھ لیں پہلی بوتل کی سیل توڑتے ہوئے اس نے جب

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

کے متعلق سوچنا چاہا تھا جسے آج کسی وجہ سے بے تکلفی اور رکھائی سے اس کی بات کی تھی گیا جاتا اس کا اگر وہ محض اس کا دل رکھنے کی خاطر ہی اس کی محبت کا اعتراف کر لیتی مگر نہیں وہ اس سے محبت کرتی ہی نہیں تھی اس کا دل ہر شے سے اچاٹ ہوا اور اندر وحشت بھر گئی اس نے برانڈی کی چسکیاں لیتے ہوئے ڈانسنگ فلور پر تھرکتی رقاصاؤں کو دیکھا تھا جو غیر مردوں کے بازوؤں میں جھول رہی تھیں اسے اندر ایک انہونی خواہش ابھری کہ وہ بھی اس قسم کی بے ہنگم اچھل کود سے اپنا سارا اضطراب زائل ڈالے اسے اپنی سوچ پہ خود ہی ہنسی آ گئی۔

"تم ڈانس میں میرے ساتھ شریک ہو سکتے ہو۔" وہ کوئی عمر میں اس سے تقریباً پانچ سات سال بڑی۔" عورت مختصر بھڑکتے ہوئے بھی اس کے تصور میں حبہ کا ڈھکا چھپا پاکیزہ روپ جھلملایا تو اس نے کرسی پہ پہلو بدلا تھا۔

"میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔"

کسی طرح بھی اس کی جان چھوڑنے پہ آمادہ نظر نہیں آئی تو جان کو خفقان سا ہونے لگا۔

"نہیں۔" وہ حلق پھاڑ کر چلایا تھا۔

"ایسے کیوں ہو رہے ہو پھر کیا تمہاری گرل فرینڈ تمہیں چھوڑ کر اپنے کسی اور آشنا کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔"

"شٹ اپ۔" جان نے صرف پھنکار کر کہا۔

"اوہ اینگری بوائے۔" وہ خجل ہوتی اسے خواہ مخواہ ہنسی جان نے نفرت سے منہ پھیر لیا۔

"میں تمہاری یہ بے زاری خوشگواری میں بدل دوں گی صرف چالیس ڈالر میں اس۔" ایک آنکھ دبائی تھی جان کے سارے جسم کا خون سمٹ کر چہرے پہ آیا تھا دماغ میں جیسے انگارے سے بھرے تھے۔

"چلو تمہیں ڈالر کر لو۔" جان کے اندر اس

الاؤ دہکنے لگے یہ یہاں کا معمول تھا مگر بھی انہونی نہیں تھی اس کے باوجود اس کا جی چاہا تھا اس عورت کو اٹھا کر دیوار سے دے مارے جب میں ہاتھ ڈال کر جتنے نوٹ اس کے ہاتھ لگے تھے اس نے وہ اس کے منہ پہ مارتے تھے اور پلٹ کر دیکھے بنا دھپ دھپ پاؤں مارتا وہاں چلا گیا جب کہ وہ ششدر سی اس الو کے کاٹھ کو دیکھتی رہ گئی تھی۔

ہر کسی پہ نظریں تو نہیں اٹھتیں ہر کسی پہ دل تو نہیں مچلتا اس شہر میں دو کا کال نہیں پھر بھی اپنے من میں کبھی بول مدام بھی نہیں مچل کن گلیوں میں وہ آئے اس من کو نہ بہکاؤ لوگوں یہ من ہے کسی کے بندھن میں نہ جانے کس پہ کیا بات پہ اسٹور کے مالک نے جان کو گالیاں دی تھیں جس سے مشتعل ہو کے جان نے اسے اچھا خاصا مارا پیٹا تھا نتیجے میں برطرف جاب سے برطرف ہوا بلکہ تنخواہ بھی نہیں ملی جو جیل جانا پڑا وہ الگ سلاخوں کے پیچھے وہ اپنی جذباتیت کو کوستا رہا تھا حبہ کو محض سوچ کر دل بہلانا اب نہ ممکن نہ رہا تھا وہ ہر قیمت پہ ان فاصلوں کو پاٹنا چاہتا تھا جو کسی طور بھی ممکن نہ تھا اور یہی لاچاری اسے جنونی بنائی جا رہی تھی اسے جیل سے کسی نے چھڑایا تھا اس بات پہ غور کیے بنا باہر آتے ہی وہ سب سے پہلے حبہ کے پاس جانا چاہتا تھا پاسپورٹ وہ اس سے لے چکی تھی وہ کسی بھی وقت اسے چھوڑ کر جا سکتی تھی کہ اس کی ضرورت جان کو تھی اسے نہیں اپارٹمنٹ کا لاک ڈ دروازہ اسے وحشت کے صحراؤں میں دھکیل گیا اس کے واپس پاکستان جانے کا خیال اسے دہشت زدہ کرنے لگا بے جان ہوتی ٹانگوں سمیت وہ وہیں گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔

"تم...... تم یہاں کیا کر رہے ہو۔" اس سے پہلے کہ یہ وحشت انگیز خیالات اسے پاگل کرتے حبہ کی کھنک آواز اسے زندگی کی نوید سنا گئی

اسے دیکھتے ہی وہ اچھل کر اپنی جگہ سے کھڑا ہوا تھا۔

''اس طرح کیوں بیٹھے ہو یہاں۔'' تیوریاں چڑھائے وہ جس خفگی سے کہہ سکتی تھی کہہ گئی۔

''تمہارا انتظار کر رہا تھا۔'' وہ سب کچھ بھلائے اس کے حسین چہرے کو دیکھتا ہوا نرمی سے مسکرایا آنکھوں میں وہ کیسی پیاس تھی جس نے تلوار کی انی بن کر جب کے دل پہ ضرب لگائی تھی لفظ سادہ مگر اپنے اندر بلا کی معنی خیزی لئے تھے۔

''کیوں کر رہے تھے انتظار۔'' اس نے روکھے انداز میں سوال کرتے ہوئے لاک ڈر دروازہ کھولا۔

''کچھ باتیں۔''

''باتیں تو مجھے بھی تم سے کرنی ہیں۔''

''جان تم ابھی جاؤ کل میں خود تم سے ملنے آؤں گی اوکے۔'' اس نے جگہ اور [illegible] دیکھا اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا جان ٹھنڈا سانس بھر کے واپسی کو پلٹا تھا۔

اگ تے عشق دویں اک برابر

تے عشق نام دوسرا

اگ بلے تے ساڑے لکھ تے کانے

تے عشق ساڑھے تن میرا

اگ بلے تے بجھا دے پانی

دسو عشق دا دارو کیڑا

بلے شاہ وقتے کجھ نئیں سجھدا

جنھے عشق نے لایا ڈیرا

اگلا روز جان کے لئے بے حد اکسائٹمنٹ لے کر طلوع ہوا تھا وہ جاب کے لئے نہیں گیا شیو بنا کر اس نے باتھ لیا تھا پھر اپنا سب سے بہترین سوٹ نکال کر پہنا وہ بہت پر جوش تھا کہ جب نے اس سے خود سے کچھ بات کرنا چاہی تھی وہ بھول گیا تھا کہ اسے دیکھ کر اس کے چہرے کے زاویے کیسے بگڑے تھے وہ یہ بھی یاد نہیں رکھ پایا تھا کہ جب نے اسے اپنے اپارٹمنٹ کے دروازے سے لوٹایا تھا وہ یہ دانستہ سوچنا نہیں کچھا چاہتا تھا کہ پچھلی بار اس طرح ملنے کی خواہش کر کے جب نے اس سے کتنا بھاری تاوان وصول کیا تھا وہ کچھ بھی محسوس نہیں کرنا چاہتا تھا دانستہ یا نادانستہ شاید عشق ایسی ہی بے بس مدہوش اور لاچاری کا نام ہے کہ اس میں اپنا نقصان ہوتا دیکھ کر بھی دل کو کچھ نہیں ہوتا محبوب کی خوشی ہی سب کچھ لگتی ہے چاہے اپنی ہستی ہی تباہ ہو جائے، جس وقت وہ نکل رہا تھا عین اسی پل کوئی نرم و نازک خوشبو دار سراپا اس سے آن ٹکرایا تھا جان نے چونکتے ہوئے نگاہ اٹھائی اور سونی کو ناک پہ رومال رکھے روبرو پا کے لب بھینچ لئے۔

''اوہ تھینکس کہ تم ملے تو کہیں چاہے اس گندگی کے ڈھیر پہ ہی کہی۔'' جان نے سنجیدگی بھری نظروں سے اسے دیکھا اور دروازے کو لاک لگاتا آگے چل پڑا سونی نے کچھ غلط نہیں کہا تھا پہلی بار جب وہ خود یہاں آئی تو یہاں سے اٹھتے بھبھکوں نے اس کا دماغ مفلوج کر کے رکھ دیا تھا مگر یہ اس کی مجبوری تھی بے بسی یا لاچاری تھی کہ جتنی اس کی سیلری تھی اس میں وہ اسی جگہ پہ کمرا افورڈ کر سکتا تھا۔

''تمہاری گاڑی نکل رہی ہے جان تم میری بات کیوں نہیں سن رہے۔'' وہ اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی تو سانسیں غیر متوازن ہو رہی تھیں۔

''اس لئے کہ میں تمہاری کوئی بات نہیں سننا چاہتا۔'' اس نے نروٹھے پن سے کہا تھا، سونی کو اس طرح بے اعتنائی سے جواب دیتے اس نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کہ جب کے اس قسم کے رویئے سے وہ کس درجہ ہرٹ ہوتا ہے یکطرفہ محبت کرتے ہوئے اس کا عذاب سہتے ہوئے بھی وہ سونی کے درد کو محسوس نہیں کر پایا، تو اس کی وجہ

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

تھی کہ وہ اپنے دکھوں سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا سوہنی نے اس کی کج ادائی پہ بھرپور خفگی سمیت اسے دیکھا تھا مگر اس کے چہرے پہ نگاہ ڈالتے ہی اس کا غصہ بھاپ بن کر فضا میں تحلیل ہونے لگا وہ کیا کچھ فراموش کر گئی پورے چہرے پہ بکھرا ئی کرتیں بڑی بڑی بادامی آنکھوں کو یا ان پہ سایہ کیے دراز خمیدہ پلکوں کو عنابی ہونٹ یا پھر تیکھی مغرور کھڑی ناک کو جس پہ ہر دم غصہ دھرا رہتا تھا اور جو اس کے پورے چہرے کو انوکھا وقار بخشتی تھی کشادہ پیشانی پہ بکھرے وہ گھنیرے سیاہ بال یا پھر فرنچ لہو کی نیلا ہٹیں۔

"یہ بات تمہارے فائدے کی ہے سن لو تو۔"

"تم سے مجھے کبھی فائدہ نہیں ہو سکتا یہ بات طے ہے تم جاؤ۔" اس نے بدلحاظی کی انتہا کرتے لٹھ مار انداز میں کہا تھا اور اس کی آنسوؤں سے بھیگی آنکھوں میں ایک نگاہ ڈالے بغیر وہاں سے آگے بڑھ گیا سوہنی نے لب بھینچ کر اسے دیکھا تھا پھر بھاگ کر اس کے پیچھے آئی تھی۔

"تمہاری ممی کہہ رہی تھیں اگر تم ایک بار ان سے ایکسکیوز کر لو تو وہ تمہیں معاف کر دیں۔"

جس کیفے میں حبہ نے ملنے کا کہا تھا وہاں وہ مقررہ وقت سے دس منٹ لیٹ پہنچا وہی دس منٹ جو سوہنی نے ضائع کروائے تھے اس نے دل ہی دل میں سوہنی کو گالیاں دی تھیں اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا یہ بھی اچھا تھا حبہ ابھی تک نہیں آئی تھی اس نے سوہنی کی جو بات تب دھیان سے سنی بھی نہیں تھی حبہ کا انتظار کرتے ہوئے اس پہ غور کیا تھا اور زہر خند سے ہنس پڑا۔

"سوری ممی اب میں تب ہی تمہارے پاس آؤں گا جب کچھ بن کر دکھاؤں گا جب حبہ میرے ساتھ ہو گی تب تم دیکھنا میں نے خسارے کا سودا نہیں کیا تھا۔" سگریٹ سلگاتے ہوئے وہ مکمل اطمینان سے سوچ رہا تھا ویٹر نے اس سے آرڈر لینا چاہا تو جان نے اسے انتظار کا کہا تھا ویٹر پلٹ گیا اسے وہاں بیٹھے ایک گھنٹے سے زیادہ گزر گیا جب کہیں آئی اس کی آنکھوں میں بے چینی کا اضطراب لیے دائیں والے دروازے پہ چکر کاٹتیں وہ تین ویٹر بے آنکھوں میں تجسس لیے اس کے پاس سے کئی چکر لگانے جب حبہ اپنے مقررہ وقت سے دو گھنٹے بعد بھی نہیں آئی تو جان نے ویٹر کو بیئر کے تین تین لانے کا کہا تھا چند منٹ بعد اس کی حسب منشا چیز حاضر تھی جان نے ٹن کا ڈھکن ہٹاتے ہوئے ٹوٹی ہوئی آس سمیت ایک بار پھر دائیں دروازے کو دیکھا اور عجیب شکست سے انداز میں ہنس دیا۔

"سوری آئی ایم لیٹ ایچ جی۔" جس وقت حبہ نے وہاں آ کر معذرت کی وہ تینوں ٹن خالی کرنے کے بعد مزید دو ٹن پی چکا تھا حبہ کی بات ادھوری رہ گئی اس کی ساکن نگاہ جان کی سرخ آنکھوں میں الجھی تھی اسے سمجھنے میں ایک لمحہ نہیں لگا کہ وہ اس وقت نشے کی حالت میں ہے حبہ کے اندر کی دنیا اس کی پہچان سے عاری آنکھوں میں جھانک کر اتھل پتھل ہوئی تھی۔

"م...... میں چلتی ہوں پھر کبھی بات کریں گے۔" وہ گھبرا کر سٹپٹا کر بولی تھی، کوشش کے باوجود اپنی آواز کی لرزاہٹ پہ قابو نہیں پا سکی۔

"کیوں اتنی جلدی کیوں بیٹھو بات کرو مجھ سے کہو جو کہنے آئی ہو اس سے پہلے کہ۔" حبہ پلٹ کر بھاگتی جان نے جھوم کر کہتے اس کی کلائی آہنی گرفت میں جکڑ کر وحشت بھرے انداز میں اسے کھینچ کر کرسی پہ پٹخ دیا حبہ کے حلق سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اس کی نگاہ سے اندلی جنوں خیزی اور گرفت کا جارحانہ پن اسے ہراساں و پریشان کر کے رکھ گیا اس کی سانسیں لمحوں میں بری طرح سے بے ہنگم ہوئی تھیں۔

"جان جانے دو مجھے تم ڈرنک کر چکے ہو کہاں سمجھو گے میری بات۔" وہ ٹوٹتے کانچ کی طرح چیخی تھی اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا گو کہ اس کیفے میں اتنے لوگوں کی موجودگی

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

میں تنہا نہیں تھی مگر یہ بھی سچ تھا وہ تھی اس کے رحم و کرم پہ محفوظ بھی نہیں تھی جان کی آنکھوں کی جارحانہ چمک اسے ہراساں کرنے کو کافی تھی۔

"نہیں میں سب سمجھوں گا میں ڈرنک کرنے کے باوجود حواسوں میں ہوں تمہیں پتہ ہے تم ہو تو تم مانگو تو۔" وہ اس پہ بہکی ہوئی نگاہ ڈال کر بے ربط سا ہو کر بولا حبہ نے خشک ہوتے لبوں کو زبان پھیر کر تر کیا تھا اور کچھ کہے بغیر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش تو اب کی بار جان نے جھپٹنے کے انداز میں اس کی کلائی پکڑی تھی۔

"تم بھاگنا چاہتی ہو میں تمہیں بھاگنے نہیں دوں گا ایسے بھاگنے نہیں دوں گا۔" وہ اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑھتا ہوا مچل کر بولا تھا حبہ کے پورے وجود میں کوئی پھریری سی دوڑ گئی اس کا بدن جیسے جان کا لمس پاتے ہی جل اٹھا تھا جب کہ وہ اس کے خوف سے پھیلی نگاہوں میں جھانکتا ہوا مجنونانہ انداز میں کہے گیا تھا۔

"ایسے نہیں حبہ ایسے نہیں مجھے اور مت ستاؤ اور مت تڑپاؤ تم مجھ سے طلاق چاہو گی وہ بھی دے دوں گا مگر اس سے پہلے ایک بار صرف ایک رات میرے ساتھ گزار لو حبہ صرف......" ایک بات ادھوری رہ گئی حبہ کے اندر اشتعال اور غم و غصے کی جو تند خیز لہر اٹھی تھی وہ اسے اپنے ساتھ بہائے گئی تھی اسے ساری زندگی کا غصہ جیسے انہی لمحوں میں آیا تھا اس کا ہاتھ اٹھا تھا اور چٹاخ چٹاخ کی آواز کے ساتھ جان کے منہ پہ جا پڑا تھا بے بسی خجالت شرم سبکی کے ملے جلے احساس نے حبہ کو سلگا کر آگ بنا ڈالا تھا اس کے چہرے سے جیسے بھاپ نکلنے لگی تھی۔

"بکواس بند رکھنا ورنہ میں تمہاری زبان بھی کھینچ کر تمہاری ہتھیلی پہ رکھ سکتی ہوں کیا سمجھا مجھے تم نے اپنے جیسی گھٹیا اور تھرڈ کلاس۔" غم و غصے کی زیادتی سے تھر تھر کانپتی ہوئی وہ بھڑک کر چیخی تھی آس پاس لوگ متوجہ ہونے تھے اور یہ حبہ کے لئے اذیت انگیز چیز تھی جان کو ہوا میں معلق چھوڑے وہ میز پہ ہاتھ رکھے پلٹ کر بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی تھی جان سکتے کے عالم میں اسے دیکھتا رہا تھا پھر اس ٹیبل پہ سر ٹکا کر بلند آواز سے روتا چلا گیا تھا۔

....

میں کوجی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اس نوں بھاواں ہو
ویڑے ساڈے وڑ دا نا ہی پئی لکھ وسیلے پاواں ہو
میں سوہنی نہ دولت پلے میں کی کر یار مناواں ہو
اہی دکھ ہمیشہ رہ سی باہو روندی نہ مر جاواں ہو

جان اپنے بدبودار کمرے میں میلے بستر پہ بیٹھے ہوئے تکیے میں منہ گھسیڑے اوندھا پڑا تھا وہ آج جاب پہ بھی نہیں گیا تھا اس کے اندر ایک گہری یاسیت چھا چکی تھی پتہ نہیں رات اس نے کیا نشہ کیا تھا کہ وہ اس حد تک بہک گیا تھا ذہن پر زور ڈالنے سے اسے اپنی تمام باتیں یاد آ رہی تھیں اور جب یاد آتیں تو اصل بھی اسے گھبراہٹ ہونے لگی یہ سوچ کر کہ اب حبہ مزید اس سے بدظن ہو چکی ہوگی وہ سمجھتی تھی جان ڈرنک نہیں کرتا جان نے خود بھی اسے یقین دلایا تھا اور یہ سچ تھا مگر بعد میں سب کچھ الٹ پلٹ ہوتا چلا گیا تھا اور رات تو اس کا امیج حبہ کی نگاہوں میں کچھ اور بھی خراب ہوا تھا وہ بے قرار سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا پتہ نہیں اب وہ کبھی اسے معاف بھی کر پائے گی یا نہیں اس نے مضطربانہ انداز میں سوچا پھر اس نے خود کو یہ سوچ کر تسلی دلائی تھی کہ وہ حبہ سے اپنے رویہ پہ معذرت کرے گا پہلے اس نے اسی وقت جانا چاہا تھا پھر کچھ سوچ کر وہ رک گیا تھا دراصل وہ ابھی اس کا سامنا کرنے کے اپنے اندر حوصلہ نہیں پاتا تھا اب تو اس کے پاس سیل فون بھی نہیں تھا کہ وہ اس پہ اس سے کانٹیکٹ کر کے بات کر لیتا ہر بار تنخواہ ملنے پہ وہ سیل فون لینے کا صرف سوچ کر رہ جاتا تھا کمرے کا کرایہ کھانے پینے کا خرچا اور سب سے بڑھ کر ڈرنک پہ اٹھنے

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ال رقم اس نے تاسف سے سر جھکا لیا وہ ابھی شعوری کوشش سے بھی کچھ پکس انداز نہیں کر پایا تھا وہ یہ سوچ کر ملول ہونے لگا کہ وہ کیسے اچھے یوں پہ کھڑا ہو سکے گا۔

من تو شدم تو من شدم
من تن شدم تو جاں شدم

پھر حوصلہ باندھتے اور اس پہ عمل کرتے بھی اسے ایک ہفتہ لگ گیا اتنے دنوں بعد بھی وہ اس کے اپارٹمنٹ تک آیا تھا تو اندر سے اس کے سامنے سے بہت خائف تھا مگر اب کی بار وہ طے کر کے آیا تھا کہ وہ اس سے معذرت کیئے بغیر واپس نہیں جائے گا کال بیل کے جواب میں دروازہ اوپن کرنے والی بارعب دلکش شخصیت کا وہ دراز قامت اور سرخ و سفید رنگت کا مالک شاندار سا شخص تھا جس کی کنپٹیوں کے سفید بال اس کی شخصیت کو مزید گریس فل بنا رہے تھے۔

"کون ہو تم؟" لہجہ بھی شخصیت کی طرح رعب اور بھاری تھا جان کو ایک پل کو جیسے وہ غلط جگہ آ گیا ہو یہاں اپنے علاوہ اس نے آج تک کسی مرد کو نہیں دیکھا تھا پھر یہ اس کا ماتھا ٹھنکا تھا اس نے نا چاہتے ہوئے بھی پلٹ کر دروازے پہ نیم پلیٹ میں اپارٹمنٹ کا نمبر از تسلی کے طور پہ چیک کیا تھا اور گہرا سانس کھینچ کر جواب کی بجائے وہی سوال اس سے کر دیا۔

"تم کون ہو؟"

"واٹ۔" سامنے موجود شخصیت کی حیرت کی زیادتی سے آنکھیں باہر کو ابلیں۔

"آئی ایم جان الیگزینڈر اور مجھے جے بی سے ملنا ہے۔" اس کا لہجہ پراعتماد اور بے نیازی سموئے تھا۔

"کون جان جے بی کی کسی لڑکے سے اس حد تک شناسائی نہیں ہو سکتی کہ وہ اس کے پیچھے گھر تک آ جائے سیدھی طرح بتاؤ کون ہو تم اور جب سے

کیا کام ہے۔" ولید حسن کے چہرے سے ویرانی بہت تیزی سے جگہ پانے لگی تھی جسے محسوس کر کے ہی جان کی آنکھوں سے شرارت مچلی تھی جبھی وہ تاؤ دلانے والے انداز میں بولا تھا۔

"لیکن مجھ۔ ے اس کی اس سے بڑھ کے شناسائی ہے اولڈ مین جتنی تم سوچتے ہو اگر یقین نہیں آتا تو اسے بلا کر پوچھ لو۔" وہ یکا یک ہی شرارت کے موڈ میں آ گیا تھا بہت دنوں بعد اسے اس طرح ریلیکس ہونے کا موقع ملا تھا اور بات بھی جے بی کی تھی جو اس کی خوشگواری کا باعث تھی مگر ولید حسن کو اس کا یہ انداز انتہائی ناگوار ہوا تھا جبھی جھڑکنے کے انداز میں پھنکار رہے تھے۔

"شٹ اپ میں اس قسم کی فضول بکواس سننے کا عادی نہیں ہوں بہتر ہو گا کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔" وہ آنکھیں نکال کر برہمی سے اسے گھورتے ہوئے انہوں نے اپنے غصے کا برملا اظہار کیا تھا۔

"او وہ جے بی سے ملے بغیر تو میں مر کر بھی پسند نہ کروں۔"

"او ایکس وائی زیڈ آپ یہاں سے جانے کی بات......" اس کی بات ادھوری رہ گئی ولید حسن کے بھاری ہاتھ کا بھرپور تھپڑ اسے بھونچکا کر گیا۔

"یہ اس چیپ لینگویج کی معمولی سزا ہے جو تم نے میری بیٹی کے لئے استعمال کی اب یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔" وہ سرخ چہرے سمیت غرائے تھے جان اس تذلیل پہ بھونچکا سا کھڑا رہ گیا۔

"مسلمان ہوتے ہی دہشت گرد ہیں۔" اسے اینڈریو کی بات یاد آئی تو ابلتا ہوا دماغ مزید کھولنے لگا۔

"اس تھپڑ کے جواب میں، میں تمہیں دس تھپڑ مارتا اگر تم جے بی کے فادر نہیں ہوتے صرف

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

اس کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں تمہیں کہ آپ کو بس اس کی وجہ سے تم میرے فادر ان لا ہو۔'' انہیں دھکا دے کر زبردستی اندر داخل ہوتے ہوئے وہ اپنی زبان کی تلوار سے انہیں بے دردی سے کاٹ کے رکھ چکا تھا تا گواری غم، غصہ کا شدید احساس برقی رو بن کر ان کے پورے وجود میں سرائیت کر گیا۔

''کیا بکواس کی تم نے۔'' اسے کالر سے پکڑ کر زوردار جھٹکا دیتے ہوئے انہوں نے اسے اپنے مقابل گھسیٹا تھا ان کے ہر انداز سے بے پناہ درشتی و تنفر چھلک رہا تھا۔

جان اس حملے کے لئے قطعی تیار نہیں تھا لڑکھڑا سا گیا۔

''وہی ایشن کئے جو تم نے سنا۔'' وہ غصے میں پھر کر ان کی جانب پلٹتے ہی دانت بھینچ کر غرایا، ولید حسن کا چہرا غیض و غضب سے دہک کر سرخ ہوا تھا انہوں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے دائیں ہاتھ کا گھونسا بلا دریغ اسے منہ پہ مارا جان کے ناک سے خون چھلکا دیا تھا اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر جوابی کاروائی کرتا ان کا اگلا ہاتھ جان کے گال پہ نشان ثبت کرتا ہونٹ کا کنارہ زخمی کر کے خون رسا گیا زندگی میں پہلی بار ایسا موقع آیا تھا کہ وہ یوں اپنے سے دگنی عمر کے شخص سے بری طرح پٹ رہا تھا اگلے لمحے وہ غم و غصے سے پاگل ہوتا ان پہ پل پڑا تھا۔

''بابا..... بابا جان۔'' حبہ کی پھنسی پھنسی آواز پہ وہ بری طرح سے چونکا تھا اور رکتے ہوئے پلٹ کر اسے دیکھنے لگا جو منہ پہ ہاتھ رکھے زرد رنگت سمیت دونوں کو دیکھ رہی تھی جان کی یہی غفلت اس کے شدید نقصان کا سبب بنی تھی ولید حسن نے اسے زوردار دھکا دے کر پیچھے کی سمت گرا دیا تھا، جان سنبھلنے کی کوشش کرتے بھی گر گیا اس کے سر کی پچھلی سائیڈ پہ اچھی خاصی چوٹ آئی شاید خون بھی نکلنے لگا تھا مگر اس کی ساری توجہ منہ پہ ہاتھ رکھے ستون کے سہارے بے جان انداز میں گرتی حبہ پہ تھی وہ اپنی پرواہ کیے بغیر اٹھتے ہی ایک جست لگا کر حبہ تک آیا تھا۔

''حبہ، آنکھیں کھولو حبہ۔'' اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں لے کر گال تھپکتے ہوئے وہ بے قراری اور وحشت سے چیخا تھا پھر اس سے نگاہ ہٹا کر ولید حسن کو قہر بھرے انداز میں اپنی سمت بڑھتے پا کر سرد غراہٹ زدہ لہجے میں بولا تھا۔

''اسے کچھ ہوا تو یاد رکھنا میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔''

''اس کے لئے میں تمہیں زندہ چھوڑوں گا تب نا۔'' وہ بھرپور نفرت سے کہتے اسے بالوں سے پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹ چکے تھے حبہ جو قدرے حواسوں میں لوٹی تھی پھٹی پھٹی ہوئی آنکھوں سمیت جان کو ایک بار پھر ان سے پٹتا ہوا دیکھتی رہی۔

''پوچھو اپنی بیٹی سے وہ میری کیا لگتی ہے شادی کر چکا ہوں میں اس سے۔'' وہ چیخ گیا تھا اس پہ جیسے کوئی جنون سوار تھا حبہ گھبرا کر زور زور سے رونے لگی تھی ولید حسن اب جان کو ٹھوکروں سے زد پہ رکھ چکے تھے۔

''اب کرو بکواس زندہ گاڑھ دوں گا تمہیں۔'' جان نے ان کا چہرا لال بھبھوکا ہوتے دیکھا تھا اور ہذیانی قہقہہ لگایا پھر چیخ کر ہونق چہرا لئے کھڑی حبہ کو مخاطب کر کے بولا تھا۔

''تم بتاؤ اسے حبہ۔ بتاؤ نا میں سچ کہہ رہا ہوں۔'' حبہ کی زرد رنگت یکلخت سفید پڑ گئی یوں جیسے لہو کا آخری قطرہ بھی کسی نے اس کے جسم سے نچوڑ لیا ہو۔

''ول یو شٹ اپ۔'' ولید حسن نے ایک اور گھونسا اسے مارا تھا اور اسے پسلی کے نیچے جا کر لگا جان کو ایک لمحے کے لئے اپنا دل حلق میں آتا محسوس ہوا درد کی ناقابل برداشت لہر اس کے پورے وجود میں دوڑی تھی مگر اس نے خود کو کمپوز

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

کر دیا اور ڈوبتی ہوئی نظروں سے حبہ کو دیکھ کر جلتی سا ہو کر بولا تھا۔

"تم بولتی کیوں نہیں ہو سے بتاتی کیوں نہیں ہو کہ تم نے اپنی رضامندی سمیت مجھ سے شادی......"

"بکواس بند کرو اور اگر زندگی چاہتے ہو تو یہاں سے چلے جاؤ میں جانتا ہوں اپنی بیٹی کو اس لئے مجھے تم جیسے تھرڈ کلاس آدمی کی باتوں سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔" ولید حسن نے اسے دھکا دے کر دروازے تک پہنچایا تھا جان نے بے بسی کی انتہاؤں کو چھوتے ہوئے انہیں پھر حبہ کو دیکھا زندگی میں پہلی بار اسے اپنا آپ کسی تنکے سے زیادہ حقیر محسوس ہوا تھا اس نے لب بھینچ کر خود پہ جبر کیا تھا اور ولید حسن کے اگلے دھکے سے پہلے ہی دو قدم پیچھے ہٹتا دھمکانے والے انداز میں بولا تھا۔

"ٹھیک ہے تمہیں میری بات کا ایسے یقین نہیں آ سکتا میں پولیس کو ساتھ لا کر جب یہاں آؤں گا تب دیکھتا ہوں تم کیا کر سکتے ہو۔" اس نے محسوس کیا تھا۔

پولیس کے ذکر پہ ولید حسن کے غصے سے لال ہوتے چہرے پہ تشویش کا رنگ لہرایا ہے جان کو کچھ حوصلہ سا ہوا۔

"م...... میں ابھی کال......" اس نے بے اختیار اپنی جیکٹ کی جیب ٹٹولی اسے یہ یاد آتے ہی گہری مایوسی نے گھیر لیا کہ اب اس کے پاس سیل فون نہیں ہے۔

"ناؤ گیٹ لاسٹ۔" ولید حسن پھنکارے ہوئے وہ کچھ کہے بغیر پلٹا تھا اور دروازے سے باہر نکل گیا اس کا ارادہ فی الفور پولیس اسٹیشن جانے کا تھا۔

بدھ چناتے کر رشنائی تارے ذکر کریدے نے تیرا
تیرے جیسے چن کئی سی چڑھدے سانوں بچیاں بلاج ہنیرا
لکھاں اتنا چن چڑھدا او تے قدر کیں جچ تیرا
جس وجے کاران اسی جنم گوایا ہو یارے اک پہیر

جان کو بس اتنا یاد تھا کہ حبہ کے اپارٹمنٹ سے ذلیل و رسوا ہو کر زخمی حالت میں نکلنے کے بعد وہ اپنے بہتے ہوئے خون کی پرواہ کیے بغیر پولیس اسٹیشن آیا تھا ساری صورتحال عجلت بھرے انداز میں بتا کر وہ پولیس کے ساتھ واپس وہاں پہنچا تو اپارٹمنٹ کا دروازہ لاکڈ پا کر اسے لگا کہ پوری دنیا اندھیر ہوتی محسوس ہوئی تھی کسی عظیم نقصان کا احساس اسے سراسیمہ کر چکا تھا پولیس نے اپنی سی کوشش کی تھی ائیرپورٹ پہ بھی ان لوگوں کو تلاشا گیا مگر بے سود وہ یوں غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ اس کے بعد ہر گزرنے والا لمحہ جان کو پاگل جنونی بنا رہا تھا حبہ کو کھو دینے کا احساس اس قدر روح فرسا اور جان لیوا تھا کہ وہ کسی بچے کی طرح ہی بلک کر روتا تھا ایک ماہ گزر چکا تھا مگر وہ خود کو سنبھالنے میں ناکام رہا تھا اس روز بھی وہ بار سے اپنا ہی غم غلط کر کے نکلا تھا شراب کے نشے میں اسے پوری طرح مدہوشی بخش دی تھی وہ لڑکھڑاتی ہوئی چال سمیت بار سے باہر آ کر روڈ کے ساتھ فٹ پاتھ پہ چلنے لگا تھا جب وہ کسی سے بری طرح سے ٹکرایا تھا ٹکرانے والا اسے سامنے سے دھکیل کر گالیوں سے نوازتا آگے بڑھتا ٹھٹھک گیا اس کی زبان کو جیسے بریک لگا تھا وہ پلٹ کر اس کا چہرہ بغور دیکھنے لگا بڑھی ہوئی شیو پھٹے ہوئے بدرنگ لباس اور گرد آلود بالوں سمیت یہ وہ خوش لباس اور شاندار سا جان تو نہیں تھا اسے غلط فہمی کیونکر نہ ہوتی۔

"اوہ کم آن ہنیری اب کیا مسخرہ پن کرنے والے ہو یو ایڈیٹ۔"

"نہیں۔" اس کا ساتھی جو اس کے رکنے پہ چڑا تھا چیخ کر بولا۔

"شش۔" ہنیری نے ہونٹوں پہ انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا پھر وہیں سے ہاتھ اور آنکھ کے اشارے سے اسے قریب بلایا تھا۔

SkorpIO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"دیکھو اسے ذرا کون ہے یہ۔" اس نے ہنوز لڑکھڑا کر آگے بڑھتے جان کی سمت انگلی سے اشارہ کیا۔

"مجھے کیا پتہ۔" ساتھی بدمزا ہوتا ہونٹ سکوڑ کر نخوت سے بولا۔

"اوہو غور سے دیکھو گے تو پتہ چلے گا نا دیکھو۔" ہینری کا جوش و خروش دیکھنے لائق تھا جسے محسوس کر کے ہی اس کا ساتھی چونکا تھا۔

"کون؟" اس نے دور جاتے جان کو چند لانگ جمپ میں ہی جا لیا اور آنکھیں سکیڑ کر بولا۔ وہ ہینری کی طرح پہچان کے مراحل نے طے کر پایا۔

"جان..... جان ہے یہ وہی جان ہوگا ویل ڈریسڈ پرنس لا۔" وہ حقارت سے ہونٹ سکوڑ کر ہنسا۔

"اوہ یہ۔" اس کے ساتھی کو شاک لگا تھا۔

"واقعی جان ہی تو ہے۔" وہ بھی تب حیران تھا۔

"کیا خیال ہے۔" ہینری نے اپنے ساتھی کو دیکھ کر آنکھ دبائی۔

"بالکل صحیح خیال ہے۔" دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے اور پیچھے سے جا کر جان کی جیکٹ پکڑ کر جھٹکا دیا تھا۔

"اے رکو۔" ہینری نے اس کا راستہ روکتے ہوئے للکار کر کہا تھا جان رک گیا تھا مگر وہ اسے اس کے تیوروں کو پہچان نہیں سکا تھا۔

"نہیں پہچانا۔" ہینری مکاری سے ہنسا، جان کے نفی میں سر ہلاتے ہی اس نے ہاتھ میں دبی آہنی راڈ پوری قوت سے گھما کر اس کے شانے پہ دے ماری اب وہ ہنسا تھا، جان بلبلا کر رہ گیا۔

"اب پہچانا۔" وہ یونہی ہنستا ہوا اس پہ وار کرتا رہا تھا اور ہر وار پہ جان کی چیخیں بلند سے بلند تر ہوتی جا رہی تھیں رات سنسان تھی روڈ بے رونق اکا دکا گاڑی جو گزر بھی رہی تھیں ان میں سے کسی کے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ رک کر یہ تماشا دیکھتا۔

کل شب میں نے گلی میں موت کو دیکھا
وہ بالکل اس زندگی جیسی تھی
جیسی زندگی میں تمہارے بغیر جی رہا ہوں

اس کی دوبارہ آنکھ کھلی تو اس نے خود کو نیم تاریک کمرے میں آرام دہ بستر پہ دراز پایا تھا سب سے پہلا اور شدید احساس جو تھا وہ کسی درد کا تھا جس نے اس کے پورے وجود کو ہی جھنجھوڑ ڈالا تھا چند لمحے کراہتے رہنے اور اس درد سے روتے ہوئے وہ ایک بار پھر حواس کھو گیا تھا اگلی بار جب اسے دوبارہ کتنی دیر بعد ہوش آیا یہ اسے خبر نہیں تھی اب کی بار وہ نیم تاریک کمرا دودھیا سفید روشنی سے بھرا ہوا تھا البتہ بستر وہی تھا اور درد کا احساس بھی کہیں غائب ہو چکا تھا اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے اس نے پانی کی تلاش میں نظریں دوڑائی تو بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ اسے جگ گلاس نظر آ گئے تھے پیاس اس قدر شدید تھی کہ وہ بے اختیار اٹھا تھا مگر اسے حلق سے کراہ سی نکل کر رہ گئی تب دانتوں تلے دباتے ہوئے وہ بے بس سا ہو کر پھر سے بستر پہ گر گیا تھا۔

"کچھ چاہیے بیٹے۔" تبھی کوئی بہت تیزی سے اندر آیا تھا اس کی نگاہوں نے جس بے تابی سمیت پانی کے جگ کو گرفت میں جکڑا اس سے آنے والے کو اس کی طلب سمجھنے میں قطعی دشواری محسوس نہیں ہوئی گلاس میں پانی انڈیل کر بسم اللہ پڑھتے ہوئے گلاس اس کے لبوں سے لگایا گیا تھا جسے اس نے بہت بے قراری سے پیا تھا۔

"آرام سے بیٹا سانس لے کر پیو۔" اس کا

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

سرجھٹک کر جس نرمی و حلاوت سے کہا گیا تھا اس نے جان کو کسی اور طرف بھی متوجہ ہونے پہ اکسایا تھا وہ باریش نورانی چہرہ دیکھتے ہی اس کے ذہن میں کوئی جھما کا سا ہوا تھا مگر وہ پہچان کے مراحل طے کرنے سے قاصر رہا پانی پلانے کے بعد انہوں نے اسے دوبارہ اسی نرمی سے واپس لٹا دیا۔

''اب کیا محسوس کر رہے ہو خود کو۔'' وہ اس کا منہ صاف کرتے ہوئے استفسار کرنے لگے۔

''بہتر۔'' جان انہیں دیکھتے ہوئے ذہن پہ زور ڈالنے لگا کہ اس نے یہ چہرا کہاں دیکھا تھا۔

''آپ آرام کرو بیٹے میں کچھ دیر بعد آؤں گا اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو اندر سے عبدل احد کو پکار لینا نواسہ ہے میرا وہ۔'' شفقت بھرے انداز میں وہ مسکرا کر کہتے چلے گئے وہ خالی نظروں سے انہیں دیکھتا رہا اس کے سر کے پچھلے حصے میں درد کی آگ پھر سے بھڑکنے لگی تھی اس نے نظر گھمائی اس کی ٹانگ اور بازو پٹیوں سے جکڑے تھے وہ کئی ثانیوں تلک یونہی بے حس و حرکت پڑا رہا تب دھیرے دھیرے اس کا ذہن بیدار ہونے لگا اسے یاد آیا تھا ہینری اور اس کے ساتھیوں نے اسے کسی بری طرح سے پیٹا تھا وہ کبھی انہیں نہ پہچان پاتا اگر جو وہ خود اسے نہ بتاتے اپنی طرف سے انہوں نے اسے مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی اس کے جسم پہ اچھی طرح اپنی حسرت نکالنے کے بعد وہ اس کے زخموں سے اٹے جسم کو گھسیٹ کر اس تعفن زدہ گندے نالے میں پھینک گئے تھے جس کی بدبو سے سانسیں الجھ جاتیں تھیں پھر بھی وہ پتہ نہیں کیسے بچ گیا تھا حالانکہ اسے بچنا نہیں چاہیے تھا اچھا تھا ہینری نے اسے مارنے کی کوشش کی تھی کاش وہ مر ہی جاتا۔

''ہاں مجھے مر ہی جانا چاہیے تھا اتے پہ کے بلیم نہ کر مجھے کرنا بھی کیا ہے۔'' اس نے جلتی ہوئی آنکھوں سمیت سوچا تبھی اس کی نگاہ پانی کے گلاس کے ساتھ پڑی پھلوں کی ٹوکری میں رکھی چھری پہ پڑی تھی اس کی آنکھوں میں ناچتی وحشت میں یکا یک اضافہ ہوا۔

''ہاں مجھے مر جانا چاہیے اب زندہ رہنے کا جواز بھی تو نہیں ہے تم بھی نہ لوٹنے کے لئے جا چکی۔'' اس نے جھپٹ کر وہ چھری اٹھائی تھی اور اگلے ہی لمحے بے دردی سے اپنی کلائی کاٹنا ہی چاہتا تھا کہ کسی نے سرعت سے لپک کر اس کے ہاتھ سے چھری چھین لی تھی اس نے ٹھٹھک کر پھیلی ہوئی آنکھوں سمیت دیکھا وہی باریش چہرا تھا۔

''یہ..... یہ کیا کر رہے ہو عبد الباری۔'' انہوں نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

''یہ..... یہ مجھے دے دو دے دو مجھے ورنہ میں تمہیں بھی شوٹ کر دوں گا۔'' وہ حلق پھاڑ کر چلایا تھا۔

''مارنے والے سے بچانے والی ذات بڑی ہے عبدالباری توبہ کرو۔'' کفر کے کلمات زبان سے نکالنے پہ وہ لرز کر بولے۔

شدید طیش کے عالم میں جان جھٹکے سے اٹھا تھا مگر اگلے ہی لمحے ٹانگ کے درد سے نڈھال ہوتا پھر سے بستر پہ جا پڑا۔

''سنبھالو خود کو بیٹے یہ زندگی اللہ کی امانت ہے اسے یوں حقیر جانتے ہوئے ضائع کرنے پہ اللہ ناراض ہوتا ہے۔'' اسے دھیرے دھیرے تھپکتے وہ بہت جذب سے کہتے رہے تھے جان تکیے میں منہ گھسیڑے بے دریغ آنسو بہاتا رہا۔

ہمیں یہ روز و شب کا سلسلہ اچھا نہیں لگتا
کسی سے بات کرتے ہو کوئی بھی زخم بھرتا ہو
کبھی بے حال ہو کے کوچہ جاناں سے گزرتا ہو

Skorpio
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تمہاری یاد میں رہتا ہو کہ خود سے گُرج ہو
کسی حرف تسلی سے یہ دل کا زخم بھرنا ہو
محبت کی دعا ہونٹوں پہ رکھ کے مسکرانا ہو
درختوں پہ تمہارا نام لکھ کے بھول جانا ہو
کسی بے خواب شب میں چشم ویراں کو سلانا ہو
تمہاری خوشبوؤں سے خمیدہ جاں کو سجانا ہو
یا پھر شہر سکوت شام غم میں گیت گانا ہو
کسی جذبے کا بھی چہرا ہمیں سچا نہیں لگتا
کہ اب تو روز و شب کا سلسلہ اچھا نہیں لگتا

ہر گزرتا ہوا دن جان کے زخموں کو بھرتے کے بعد اسے صحت اور تندرستی بخش جاتا کئی بار اس کے جی میں آئی تھی وہ یہاں سے بھاگ جائے مگر پتہ نہیں کیوں وہ کبھی بھی اپنی اس سوچ پہ عمل پیرا نہیں ہو سکا اس نے اپنا سارا ہیجان ان دنوں میں ہی آنسوؤں میں بہا دیا تھا اس وحشت اور جنون کی جگہ اب آنکھوں میں بے بسی بے چارگی اور گہری اداسی نے اپنا بسیرا کر دیا تھا وہ بارعب نورانی صورت جسے شروع دنوں میں وہ پہچاننے سے قاصر رہا تھا وہ مفتی ابراہیم لغاری تھے جنہوں نے اسے کلمہ پڑھایا تھا پھر انہوں نے ہی حبہ کے ساتھ اس کا نکاح پڑھایا تھا وہ اب انہیں اچھی طرح پہچان چکا تھا انہوں نے ہی اسے بتایا کہ اس رات وہ ہی گندے نالے سے اسے نکال کر اپنے ساتھ لے آئے تھے وہ بہت زخمی تھا اور کئی دنوں تک حواس کھوئے رہا تھا۔

"بیٹا حبہ بیٹی کہاں ہے تم بے ہوشی کے دوران اسے ہی پکارتے رہے تھے۔" ان کے انکشاف پہ وہ نظریں چرا گیا تھا اسے حیرت نہیں ہوئی تھی کہ اس کے لاشعور ہر جگہ اسی لڑکی کا بسیرا تھا پھر اگر وہ مدہوشی میں بھی اسے پکارتا رہا تھا تو کیا مضائقہ تھا اس نے ان کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تو انہوں نے کوئی تاثر دیئے بغیر سایہ سے تحمل اٹھا کر ٹہلتے ہوئے کہا تھا۔

"کچھ کھا لو بیٹے تمہیں بھوک لگ رہی ہو گی۔" جان نے محسوس کیا وہ سچ کہہ رہے تھے اسے بھوک لگ رہی تھی مگر اس کے ساتھ کسی اور چیز کی بھی طلب تھی جس نے اسے گہرا اضطراب بخش دیا وہ جانتا تھا وہ چیز اسے کم از کم اس گھر سے دستیاب نہیں ہو سکتی انہوں نے سیب کی قاش اس کی طرف بڑھائی تو ان کی محبت و شفقت کے سامنے وہ انکار کی جرأت نہ کر سکا کچھ دیر اس کے پاس بیٹھ کر وہ اٹھ گئے تھے جان کو پتہ تھا انہیں کسی نہ کسی نماز کی امامت کرانا تھی ان کے روز و شب کی مصروفیت سے وہ بہت اچھی طرح آگاہ ہو چکا تھا وہ اس کے پاس جب بھی بیٹھتے تھے اس سے اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے ان کے جانے کے بعد جان نے احد کو پکارا تھا۔

"احد.... احد۔" چند لمحوں بعد ہی ایک سرخ و سفید خوبصورت سا دس سالہ بچہ بھاگتا ہوا اندر چلا آیا سفید کرتا شلوار اس کے دبلے پتلے سراپے پہ بہت جچ رہا تھا۔

"السلام و علیکم! ماموں آپ نے مجھے بلایا۔" جان نے سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"ایسا کرو کاغذ قلم لاؤ۔" تکیے سے سر ٹکاتے ہوئے اس نے آہستگی سے کہا تھا احد واپس چلا گیا کچھ دیر بعد لوٹا تو ہاتھ میں پیڈ اور بال پوائنٹ تھا۔

"تم مارکیٹ تک جاؤ گے۔" قلم تھام کر کچھ لکھنے سے پہلے اس نے سوالیہ نگاہوں سے عبدل احد کو دیکھا احد کے گردن اثبات میں ہلانے پہ اس نے کاغذ پہ دو تین شرابوں کے نام لکھے تھے۔

"جاؤ یہ لے آؤ اور دیکھو کسی کو پتہ نہ چلے۔" اس کی سرگوشیانہ تاکید پہ عبدل احد کچھ تحیر آمیز حیرانگی سے اسے دیکھا پھر کوئی سوال کیے بغیر سر ہلاتا اس سے رقم اور کاغذ لئے چلا گیا جان تکیے پہ

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

سر نکالے جب کے متعلق سوچنے لگا۔

''تمہاری یادوں کو بھلانے کے لئے مجھے ایسا کرنا پڑتا ہے۔'' وہ پھیکے سے انداز میں مسکرایا تھا عبدل احد کی آواز پہ وہ چونکا تھا پھر سرعت سے اٹھتے ہوئے اس سے پیکنگ لے لی۔

''اب تم جاؤ۔'' اس نے آہستگی سے بچے کا گال چھو کر محبت سے کہا تھا عبدل احد کے جانے کا اطمینان کر لینے کے بعد ہی اس نے مطمئن انداز میں شمپین کی بوتل نکال کر سیل توڑی تھی۔

''یہ کیا کر رہے ہو عبدالباری بیٹے تم مسلمان ہو اور مسلمان کے لئے ہر قسم کا نشہ حرام ہے۔'' وہ اپنے کام میں اس قدر مگن تھا کہ مفتی صاحب کب اندر آئے اسے قطعی اندازہ نہ وہ پایا بوتل انہوں نے اس کے ہاتھ سے چھین کر نرمی سے کہا تب جان سخت بے چین ہوا تھا اس کی سرخ آنکھوں میں اضطراب کے ساتھ وحشت بھی جاگی تھی۔

''نہیں میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے یہ واپس کرو نہیں ہوں میں مسلمان تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے میں اپنی مرضی کا مالک ہوں۔'' اس کی یک بیک بلند ہو کر چٹختی آواز اور اندر کی تلخی سے زیادہ اس کے الفاظ کی سفاکی نے مفتی صاحب کو بھونچکا کیا تھا بوتل ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی وہ پھٹی ہوئی آنکھوں سے جیسے اسے دیکھتے اس کے الفاظ کی سنگینی پہ غور کر رہے تھے۔

دکھ دینے والی چیزیں کون سی ہوتی ہیں
دکھ دینے والی چیز وہی ہوتی ہیں
جو خوشی کے لئے ترسا دیتی ہیں
دکھ دینے والی بارش ہوتی ہے
جب یہ برستی ہے
اور ہمارا غم آلود دل غم آلو نہیں ہو سکتا خشک ہو جاتا
ہے
تیز دھوپ میں چمکتی ہوئی ریت کی طرح
ہر رات جب ہم اپنی تنہائی کے بستر پر
بلبلاتے ہوئے تڑپ تڑپ کر تمہیں کو پکارتے
ہیں
اور بس پکار ہی سکتے ہیں
دکھ دینے والے لوگ ہیں وہی لوگ جو تعداد میں
زیادہ ہیں
اور ہر جگہ موجود ہیں
ہمارے اپنے لوگوں کے اندر بھی
کبھی بہت چھپے ہوئے کبھی بہت ظاہر
دکھ دینے والے نصیب ہوتے ہیں
تاکہ ہمیں سکھ یاد آتے رہیں
اور بس یاد آتے رہیں
دکھ دینے والی اور بہت سی چیزیں ہوتی ہیں
جو ہمارے قریب اور بہت قریب رہتی ہیں
اور دکھ دینے والے تم بھی ہوتے ہو..... تم بھی

جان نے مفتی صاحب کے ساتھ بہت بدتمیزی کی تھی انہیں اپنے کمرے سے نکل جانے کا کہتے اچانک اسے یاد آیا تھا کہ یہ گھر جہاں وہ پناہ گزین ہے یہ مفتی صاحب کا ہی ہے تب وہ چند لمحوں کو خاموش ہونے کے بعد اس طیش بھرے انداز میں اٹھتے ہوئے بولا تھا۔

''مجھ تم جیسے مسلم سے نفرت ہے مجھے سب سے نفرت ہے تم لوگ خوامخواہ دوسروں کی زندگیوں میں مداخلت کرتے ہو ان کی ذاتیات میں گھس کر ٹوہ لینے کی کوشش سے مجھے سخت نفرت ہے میں یہاں سے چلا جاتا ہوں۔'' وہ دروازے کی جانب لپکا تب مفتی صاحب جو اس کے اشتعال بڑھنے اور غصے کی تاب نہ لاتے جیسے پتھر ہو چکے تھے تو بری طرح چونکے اور سٹپٹائے ہوئے انداز میں انہوں نے اس کی منت سماجت کر کے اسے روک لیا تھا اسے یا اجازت دیتے ہوئے کہ

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

وہ اس گھر میں رہتے ہوئے بھی اپنی مرضی کی زندگی جی سکتا ہے وہ ایک پل کو ششدر ہوا تھا شاید اسے ان سے اس درجہ حلاوت نرمی بردباری اور شفقت کی توقع نہیں تھی۔

"ہاں بیٹے تم یہیں رہو یہ تمہارا بھی گھر ہے تمہیں یاد ہے میں نے تمہیں بیٹا بنایا تھا۔" انہوں نے اس کی پہچان سے عاری ہوتی وحشت بھری نگاہ میں جھانک کر نرمی سے کہا تھا جان لب بھینچ گیا تھا پھر اس نے سوچا وہ وہاں سے نکل کر جا بھی کہاں سکتا تھا اس نے اپنے اشتعال اور طیش پہ قابو پالیا اور ان کے سامنے ہی دوسری بوتل اٹھا کر گھونٹ گھونٹ اندر اتارنے لگا یہ بھی ایک قسم کا نفسیاتی حربہ تھا وہ اس طرح انہیں طیش میں لانا چاہتا تھا مگر وہ غصہ نہیں ہوئے اور اسے ریلیکس رہنے کا کہتے وہاں سے چلے گئے تھے، تنہائی لگتے ہی جان کو اپنی بدتمیزی بدلحاظی کا احساس ہوا تھا مگر اس نے اس لمحاتی احساس کو جھٹک دیا تھا کتنے دن یونہی گزرے تب ایک روز اس نے مفتی صاحب کی آواز سنی تھی۔

"تنہائی کا احساس تب نہیں ہوتا جب ہمارے چاہنے والے ہمیں چھوڑ جاتے ہیں بلکہ اصل تنہائی تب محسوس ہوتی ہے جب ہمارا دل تنہا اور زور و رنج ہوتا ہے اور دل کی تنہائی کا سبب اللہ سے دوری ہے" وہ غم غلط کرنے کو اس وقت بھی برانڈی کے سپ لے رہا تھا وہ اگلا سپ لیتے چونک گیا تھا اس کی ذہنی رو بہکی تھی "اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا سکون پوشیدہ ہے" ایک بار یہی بات اس نے حبہ سے بھی سنی تھی "جب انسان اپنے رب سے منہ موڑ کر دنیا کی طرف بھاگتا ہے اور سکون و آرائش کے موتی تلاش کرتا ہے مگر جب اس بھرے میلے میں ٹھوکر کھا کر منہ کے بل گرتا ہے تو، تو اسے بچانے والی ذات رب العزت کی بابرکت ذات ہی ہوتی ہے۔" جان ایک بار پھر چونکا تھا اس آواز کو وہ بہت اچھی طرح سے پہچانتا تھا یہ مفتی صاحب کی آواز تھی اور اس آواز میں ایسا جادو تھا یا پھر اس ذکر میں کہ جس نے اس کا دل و دماغ جکڑ لیا تھا وہ اگلا سپ لینا بھول گیا جان یونہی ہاتھ میں شیمپین کا ٹن لیتے بستر سے اٹھ کر دروازے تک آیا تھا اب درمیان میں ایک پردہ تھا جس کے پار یقیناً مفتی صاحب تھے اور اب ان کی آواز بہت واضح اس تک پہنچ رہی تھی۔

"ہمیشہ یاد رکھو وہ انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جس کے پاس دکھاوے کی دولت مصنوعی طاقت ہو اور وہ انسان کبھی ناکام نہیں ہو سکتا جس کے ساتھ سچائی کی دولت ہے اور دعاؤں کی طاقت ہے اور وہ رحیم و کریم ذات اس پہ راضی ہے بے شک وہ دلوں میں چھپے ہوئے بھیدوں سے آگاہ ہے۔" جان کے وجود کو خفیف سا جھٹکا لگا رنگت متغیر ہو گئی شیمپین کا ٹن اس کے لرزتے ہاتھ سے چھوٹ کر دھپ کی آواز کے ساتھ کارپٹ پہ گرا تھا۔

"وہ انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جس کے پاس دکھاوے کی دولت اور مصنوعی طاقت ہو۔" اسے لگا تھا اس آواز کی بازگشت نے اس کی سماعتوں میں سیسہ پگھلایا ہے اور وجود پہ کوڑا مارا گیا ہے وہ کراہ کر رہ گیا۔

ہاں اس نے دکھاوے کی دولت اور مصنوعی طاقت کا بے دریغ استعمال کیا اور ناکام رہا وہ اس زعم میں حبہ کو جیتنا چاہتا تھا اور اپنی دھن میں دوڑتا منہ کے بل جا گرا کچھ بھی نہیں رہا نہ دولت نہ طاقت نہ ہی حبہ اس کے اندر موجود درد لاانتہائی ہوا تو آنکھوں میں نمی پھیل گئی وہ مفتی صاحب کی بات سے سو فیصد متفق ہوا تھا اور ہے یہ اس کے پاس کیا تھا سچائی دولت یا دعاؤں کی طاقت یا پھر اس رحیم و کریم ذات کا ساتھ کہ وہ [illegible] اس کے ہاتھ سے بچ نکلی اور بے بہا طاقت رکھتے

SkorpiQ FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

ہوئے بھی ہار گیا اسے لگا اس کا جسم دھیرے دھیرے کانپنے لگا ہے پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمودار ہوئی تھیں اور وہ کھڑے کھڑے کپکپانے لگا۔

''مفتی صاحب میری دعا قبول نہیں ہوتی۔'' کسی اور آواز نے جان کو اس ہیجانی کیفیت کے حصار سے ذرا سا نکالا تھا۔

''یقیناً یہ مایوسی کا ایک رنگ ہے بیٹے اور مایوسی کفر کی علامت ہے وہ رب رحمٰن ہر کسی کی دعاؤں کو سنتا ہے ہو سکتا ہے جو آپ مانگ رہے ہوں اس وقت متعین نہ آیا ہو اس کے علاوہ یہ بھی ہو سکتا ہے جو چیز آپ اللہ سے مانگ رہے ہوں وہ آپ کے لئے بہتر نہ ہو رب کے ہر کام میں مصلحت ہے بیٹے وہ تمہیں اس سے یقیناً بڑھ کے عطا فرمائے گا جو تم چاہ رہے [illegible] پاک ذات کی رضا میں راضی ہونا ہے یہ بات تو ہے ہی اس کے علاوہ [illegible] دعا بغیر عمل کے بے جان جسم کی مانند ہے فار ایگزیمپل آپ نمازی ہونے کی دعا مانگو اس کے لئے شعوری کوشش نہ کرو تو ایسی دعا رب چاہے تو مقبول فرماتے ورنہ وہ بے نیاز ہے رب رحیم ہے اور اپنے ان بندوں کو پسند فرماتا ہے جو عمل کرنے والے ہوں اگر دعا بھی ہے عمل بھی پھر بھی مقصد حاصل نہیں ہو رہا ہے تو یقیناً اس میں اس مہربان کی مصلحت پوشیدہ ہے تب فیصلہ اسی رب کی ذات پہ چھوڑ دو وہ اپنے بندوں کے لئے سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے عصر کا وقت ہو چلا ہے آئیے مسجد چلتے ہیں۔'' مفتی صاحب کی آواز کے ساتھ ہی قدموں کی معدوم سی چاپ ابھری تھی اور محفل برخاست ہو گئی جان اپنی جگہ پہ ہی ایستادہ رہا تھا اس کا ذہن بیک وقت بہت ساری سوچوں کی آماجگاہ بن چکا تھا۔

نہ آگے میری منزل ہے نہ پیچھے راستہ باقی
میں جاؤں تو کہاں جاؤں بہت ہی تیز طوفان ہے
میری آنکھوں میں مٹی کے بہت سے درد ترازے ہیں
بہت مجھ سے ہیں لمحہ لمحہ مجھے رستہ نہیں دکھتا
میں جاؤں تو کہاں جاؤں
ادھر کانٹے بچھے ہیں اور ادھر بکھرے ہیں انگارے
اور اک رستہ جو سالم ہے
وہاں پہ زخم باقی ہے کہ جو آئے اسے اس کی ہی
آہوں میں جلا دے
اسے اس کی دعاؤں کی سزا دیتا
اسے اس کی محبت سے دغا دیتا
اسے اس کی وفاؤں میں جلا دیتا
تو ایسے کٹھن موسم میں کہاں جاؤں
کہ اگلے پل یہاں پر شام پڑتی ہے
نہ پیچھے باقی نہ آگے منزلیں میری
میں جاؤں تو کہاں جاؤں

''کھویا تو اور بھی بہت کچھ ہے زندگی میں مگر ایسا عظیم نقصان کوئی اور نہیں جو جب کو کھو کر محسوس کرتا ہوں آنسو بھی بہت بہائے اس محرومی پہ لیکن یہ درد کم نہیں ہوتا اور نہ سہا جاتا ہے سے یہ تو ہمیشہ کے لئے کھو دینے کا احساس ہر احساس زیاں پہ بھاری ہے بہت ہی کرب انگیز اور دل سوز میں نے کبھی اتنی محبت کی سے بھی نہیں کی جتنی اس سے وہ میرے لہو میں گردش کرنے لگی ہے میں کسی چیز کے حصول کی خاطر اتنا جنونی نہیں ہوا شاید اس لئے کہ اس کے علاوہ بھی کبھی کسی شے کے حصول کے لئے اس قدر جدوجہد نہیں کرنا پڑی اب بھی اس کی طلب میری روح کے ایوانوں میں گونجتی ہے تو اسے کھو دینے کا احساس تمام تر سفاکی سمیت اجاگر ہوتا میری روح کھینچنے لگتا ہے یہ برانڈی، شیمپین، بیئر محض وقتی آسرا ہیں مجھے کسی سے میں سکون نہیں میرا سکون صرف سے

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

ہ کی ذات میں پوشیدہ ہے فار گاڈ سیک کوئی مجھے اسے لا دے۔'' جان اپنی وحشتوں اور بے بسی سے ہار کر مفتی صاحب کے سامنے دل کھول کر رکھ چکا تھا، ان کی محبت ہمدردی اور حلم نے اسے اتنا متاثر کیا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی انہیں بہت کچھ سمجھنے لگا تھا اس نے اپنی زندگی کی کتاب کا ایک ایک ورق کھول کر ان کے سامنے رکھ دیا تھا یہاں تک کہ اس نے یہ بھی نہیں چھپایا تھا۔

''کہ اس نے محض حب کے حصول کی خاطر بس یونہی اسلام قبول کیا تھا ایسا اوقات رب مہربان اپنے بندے کو اپنی طرف بلانے کو یونہی وسیلے بنایا کرتا ہے کوئی چوٹ لگا کر تڑپاتا ہے گویا خواب غفلت سے جگاتا ہے اور جو خوش بخت ہوتے ہیں وہ اس کی پکار پہ لبیک کہتے ایک جاتے ہیں کچھ ضرب کھا کر بجائے سنبھلنے کے مزید پھسل جاتے ہیں اور گمراہی کی پستیوں میں جا گرتے ہیں وہ عشق مجازی سے عشق حقیقی کی پہچان کرواتا ہے جب کسی دل میں قیام کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے وہاں کسی اور کو ٹھہرا کے دیکھتا ہے یہ مٹی اس کی محبت کے لئے کتنی نم ہے تمہاری داستان حیات میں بھی مجھے کچھ ایسا ہی اسرار پوشیدہ محسوس ہوا ہے۔''

''ایک بار سچے دل سے اپنے وحدہ لاشریک رب کو تسلیم کر لو پھر اسے پکارو اس کی یاد میں دل گداز کرو یہ کیفیت باقی نہیں رہے گی۔''

جان ہونٹ کچلتے ہوئے تذبذب کے عالم میں انہیں دیکھتا رہا تھا۔

''مجھے ایک پل بھی سکون نہیں کاش یہ محبت اس کائنات میں کہیں نہ ہوتی۔'' وہ جھنجھلایا تھا مفتی صاحب بے ساختہ مسکرائے۔

''اسی محبت کی بنیاد پہ تو رب نے کائنات کی تخلیق کی محبت ہی تو وہ واحد جذبہ تھا جس کے لئے ... زمین آسمان کو ہم سب

کو تخلیق کیا اور وہ محبت بہتر ہے کون سی محبت جو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو خلیل جبران کہتا ہے ''محبت ایک نورانی کلمہ ہے جسے نورانی ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے'' سوچو بیٹے بات غور طلب ہے نا محبت تخلیق کرنے والی رب کی ذات ہے وہ ہم سے کتنی محبت کرتا ہے اس کا اندازہ تم یا ہم سب اپنے رہن سہن سے لگا سکتے ہیں چاہے ہم رب کو پکاریں یاد کریں شکر کریں نہ نہیں وہ تب بھی ہمیں ضروریات زندگی کے علاوہ ایسی لاتعداد نعمتیں مہیا کیے ہے جن کا شمار بھی ہمارے لئے ممکن نہیں یہ اس کی مہربانی اور محبت کی ہی صفتیں ہے حدیث نبی ہے کہ اللہ پاک کی سو رحمتیں ہیں ایک رحمت جنوں اور آدمیوں جانوروں اور کیڑوں میں اتاری جس کی وجہ سے ایک دوسرے پہ مہربانی کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اسی رحمت کی وجہ سے وحشی جانور بھی اپنے بچوں سے محبت کرتا ہے اور ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہیں جو اپنے بندوں پہ قیامت کے دن کرے گا اور دنیا میں کیا ہم اس کی رحمتوں کے نزول خود پہ نہیں دیکھتے۔'' ان کا لہجہ پر تاثیر اور جذب رکھتا تھا۔

''ایسا جذب جو دل کو جھنجھوڑتا تھا۔'' جان نے خجالت سے نظریں چراتے ہوئے سر جھکا لیا۔

''خلیل جبران کہتا ہے محبت انسان میں خودداری پیدا کرتی ہے ابدیت سوائے محبت کے کسی شے کو دوام نہیں بخشتی ہر چیز کا کھنڈر ہونا ہے ہو سوائے محبت کے اور ہر انسان ہی اپنے احساسات کسی کے نام کرنا چاہتا ہے تو کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنے ہر احساس کو اللہ کے نام کر دیں ہمیں درجہ بندی بھی نہیں کرنا پڑے گی۔'' ان کی نرمی لو دیتی نگاہ جان پہ تھی اور کیوں نہ ... بہت مدھم مسکان تھی پھر انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے جھکے ہوئے شانے پہ رکھا تھا اور اسی نرمی و حلاوت سے

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

مزید گویا ہوئے تھے۔

''بیٹے تم نے جتنی محبت جب سے کی اتنی اللہ سے کرتے تو تم آج اتنے مضطرب کبھی نہ ہوتے ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے وقت ابھی تمہارے ہاتھ میں ہے ایک قدم اس کی طرف بڑھاؤ وہ وعدوں کا سچا ستر قدموں کا فاصلہ طے کر کے تمہارے لرزتے ڈگمگاتے وجود کو تھام لے گا بیٹے یہ دنیا بہت ظالم ہے رنج والم سے بھری ہوئی اگر تم اس دکھ بھری دنیا میں پرسکون رہنا چاہتے ہو تو اپنی محبتوں کو بے ریا کر دو ہر لالچ ہر غرض اور تمنا سے بے نیاز ورنہ تم ٹوٹے ہوئے پھول کی پتیوں کی مانند بکھر جاؤ گے اور تمہیں سمیٹنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا زندگی میں کبھی بھی کسی کو اتنا نہ چاہو کہ دل کی یہ خواہش حسرت بن جائے اور زندگی بوجھ کی مانند۔''

''تو کیا محبت نہیں کرنا چاہیے۔'' جان نے بے چینی سمیت سوال کیا تھا اس کی آنکھوں کے گوشوں میں ابھی بھی نمی کا احساس باقی تھا۔

''یہی کہہ رہا ہوں بیٹے کہ محبت ضرور کرو مگر اسے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرو سب سے زیادہ محبت کا حق اللہ تعالیٰ کا ہے وہی حق جب ہم انسانوں میں بانٹتے ہیں تو اللہ کی ناراضگی ہمارے اضطراب بے چینی اور درماندگی کی صورت سامنے آتی ہے بیٹے ہمارے کسی بھی عمل سے اگر دوسروں کی آنکھوں کے جگنو بجھ جائیں اور ان کی آنکھوں میں خوشیوں کی بجائے ویرانیوں کا بسیرا ہو جائے تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ اس کی ویران اور بے نور آنکھوں سے ہمارے دل کی ویرانیوں کا راستہ شروع ہو چکا ہے جس کے ساتھ آپ نے جبراً جو کچھ کیا اس عمل کو سامنے رکھ کر اپنے رب سے معافی مانگو وہ غفور رحیم درگزر فرمانے والا ہے ضرور معاف فرما کر تمہارے اضطراب کو سکون میں بحال دے گا۔'' انہوں نے صحیح راستہ سمجھایا تھا مگر جان الجھ کر رہ گیا۔

''مفتی صاحب میری محبت اس قدر زور آور تھی کہ میں ہر طرح سے خود کو بے بس محسوس کر کے اس راستے پہ چلا تھا ہر طرح سے منایا تھا میں نے اسے مگر وہ۔'' مفتی صاحب اس کی بے قراری کو دیکھ کر مدھم سا مسکرائے تھے۔

''بعض اوقات ایک جائز خواہش جائز طریقے سے پوری نہیں ہو پاتی خواہش کا پورا نہ ہونا انسان کو بے قرار رکھتا ہے ویسا ہی بے قرار جیسا انسان کسی خار کی نوک کو مسلسل اپنے پیر میں محسوس کر کے ہوتا ہے جو سراسر خسارہ ہے ایسے میں اللہ یہ چاہتا ہے کہ انسان صبر کرے وہ صبر جو خواہش کو تو زندہ رکھتا ہے لیکن اس بے قراری کو قرار دیتا ہے پھر اس صبر کی بدولت وہ خواہش ایک مثبت قوت بن جاتی ہے ایک ایسی قوت جو انسان کو مثبت راہوں کی طرف لے جاتی ہے تم غور کرو کیا تمہارے ساتھ ایسا ہی معاملہ اللہ نے نہیں کیا ہے جب ایک مسلم لڑکی ہے جس سے اللہ نے تمہیں اندھی محبت کروائی پھر تمہارا گھمنڈ غرور تفاخر اسے حاصل کر لینے کا زعم کیا ہوا اللہ نے ہی اسے تمہیں سونپا مگر کسی طرح کہ تم اسے پا کر بھی جیسے نہیں پا سکے اس میں کیا تھا ایک چوٹ لگائی اور زخم کو رستا چھوڑ دیا تمہیں جو کچھ اس نے بخشا تھا ایک ایک کر کے واپس لے لیا یہ سب اس کی امانتیں تھیں واپس لیں تو تم کچھ بھی نہ کر سکے میں نے کہا نا وہ بے نیاز ہے انسان چاہے بھی تو اسے عاجز نہیں کر سکتا وہ ہر حال میں اللہ کا محتاج رہتا ہے لیکن اللہ کی تم پہ نگاہ کرم تھی اس نے تم سے جو کچھ واپس لیا آزمائش کے طور پہ اس کے عوض جو تمہیں دیا وہ اتنی انمول چیز تھی جس کی تمہیں قدر نہیں تھی مذہب اسلام بہترین دین اور اس کے ساتھ تمہیں ایک تحفہ بخشا ایک مسلم بیوی کا نیک اور پارسا سوچو وہ زیادہ بہتر تھا جو لے لیا یا وہ جو

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

کے عوض تمہیں ملا جب کو اس نے یقیناً اس لئے
تمہیں نہیں سونپا کہ ابھی تم مکمل نہ تھے تمہارا
دل میں ایمان مکمل نہ تھا ابھی وہ تمہیں اپنے جیسا
تمہیں بنانا چاہتا ہے وہ وعدوں کا سچا ہے نیک
عورتوں کے لئے ویسے ہی نیک پارسا مرد
تم ابھی اس کے قابل نہیں ہوئے تھے بیٹے
اس بات پہ یقین رکھو کہ اللہ نے اسے جہاں کہیں
بھی رکھا ہے تمہاری امانت کے طور سنبھال کر
رکھا ہے وقت آنے پہ تمہیں لوٹا دے گا تمہیں فی
الوقت اس کا خیال چھوڑ کر اللہ کا خیال دل میں
لانا ہے جب کو دل سے نکال کر رب کو بسانا ہے اس
سے مانگو جو بن مانگے بھی عطا فرماتا ہے پھر خود
مانگنے والے کو تو اور بھی پسند فرماتا ہے وہ خود
ڈھب دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو طریقے سکھاتا ہے
دل کی دھڑکنوں میں لا الہ الا اللہ کے ورد کو شامل کر
کے اضطراب بالآخر ختم ہو جائے گا نماز کا وقت ہو
رہا ہے اب مجھے جانا ہے۔" وہ اٹھے تو جان بھی
بے ساختہ اٹھ گیا تھا۔

"مفتی صاحب اگر میں نماز پڑھنا چاہوں
تو آپ سکھا دیں گے۔" مفتی صاحب کے
چہرے پہ آسودگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھر گئی تھی
ان کی آنکھوں میں احساس ممنونیت و تشکر نے نمی
بھر دی۔

"وہ ہے نا خود سکھا دے گا تم آ جاؤ۔"
انہوں نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا تھا اور جان
ان کے ساتھ چل پڑا تھا۔

"ہاں سچ ہے۔ میں نے ہر حربہ استعمال
کر کے دیکھ لیا مگر تمہارا حصول میرے لئے ممکن
نہ ہوا اب میں مفتی صاحب کو اور اس کے رب
کو آزمانا چاہتا ہوں۔" وہ سوچ میں ڈوب چکا
تھا اس کے چہرے پہ ایک آس کی کرن اپنی روشنی
بکھیر رہی تھی۔

تمہیں خبر ہے تمام دکھ بے ارادہ دکھ ہے
اور سچوں کا لباس دکھ ہے یہ زندگی جو عذاب بنا
کے گزر گئی ہے بدن کے بوسیدہ راستوں پہ
تو اس کا عدم دوام دکھ ہے
یہ شور کرتی ہوا کا سارا خرام دکھ ہے
تمہیں خبر ہے تمام دکھ ہے
یہ تم جو محبت نبھاتے ہو تو اس محبت کا نام دکھ ہے
یہ مکمل عدم جو اک مسلسل مغالطہ ہے
تو اس رفاقت کا نام دکھ ہے
اور اس وحشت نما فضا میں خاموش رہنا بھی اک
سزا ہے
مگر کسی سے کلام دکھ ہے تمہیں خبر ہے تمام دکھ ہے

سانس کا سفر ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کا سفر
باقی رہنے والا سفر ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا یہی تو وہ
سفر ہے جو انسان کو ہمیشہ متحرک رکھتا ہے اور
متحرک ہونا زندگی کی علامت ہے یہ علامت
رگوں میں خون کی طرح دوڑتی ہے تو انسان
مایوس نہیں ہوتا چاہے سانس کا سفر ختم کیوں نہ ہو
جائے جان کے مایوس احساسات کی مردہ زمین
پر بھی آس کا ایک ننھا پودا اگ آیا تھا یہ نہیں تھا کہ
وہ ہر غرض سے پاک ہو کر اللہ کی طرف راغب ہوا
تھا یہی سچ تھا کہ وہ اب بھی حبہ کی خواہش لے کر
اس طرف آیا تھا کہ کوئی بھی منزل یکبارگی بھی
نصیب نہیں بنا کرتی اس کے لئے اسٹیپ بائے
اسٹیپ اوپر جانا پڑتا ہے اور ابھی تو اس نے پہلے
زینے پہ قدم رکھا تھا۔

(باقی اگلے ماہ)

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

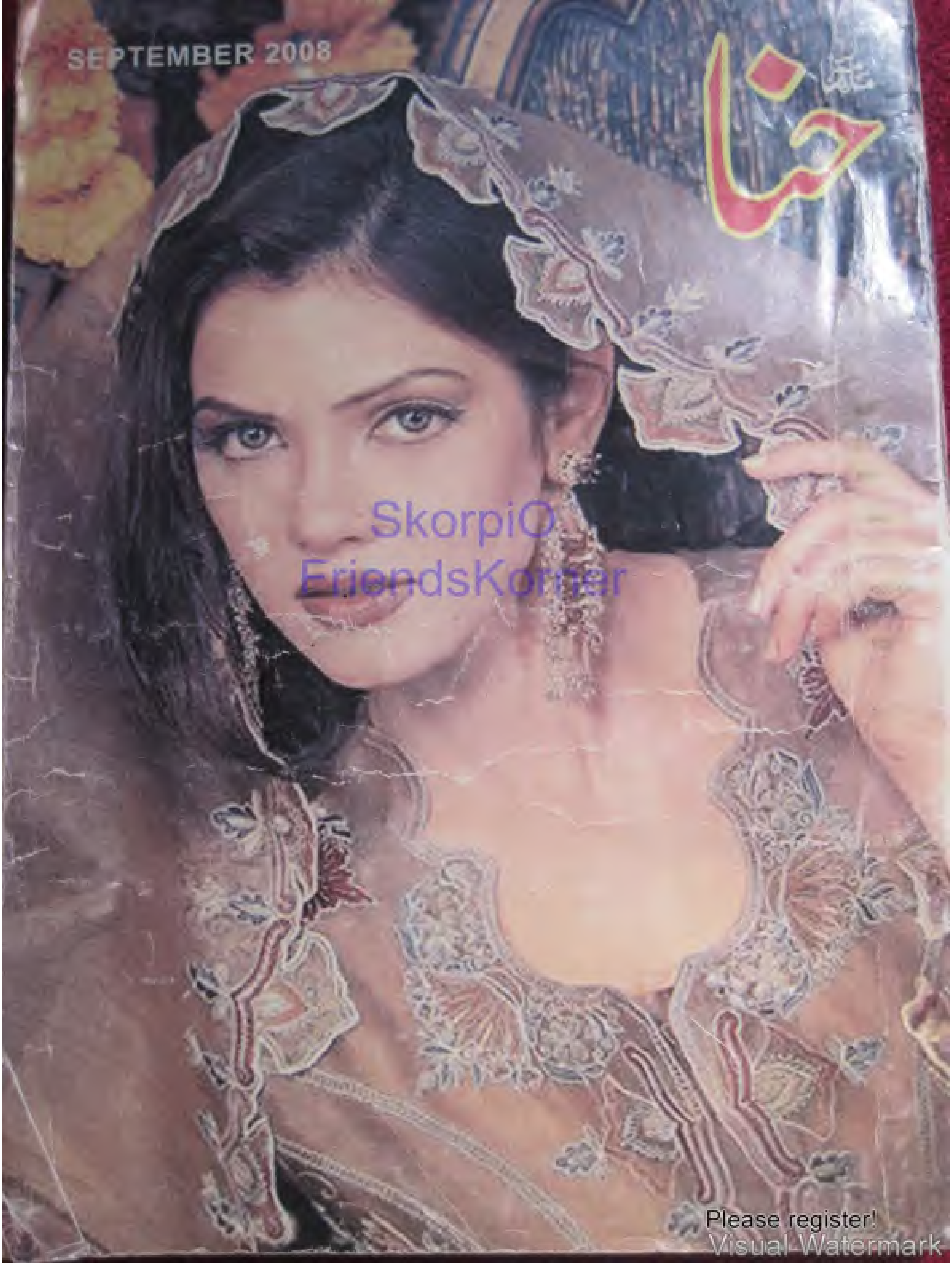

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

تیری چاہ میں تیری راہ میں

ام مریم

خواہش وہی تھی جو اس سے قبل اسے مغلوب کر کے غلط راہوں پہ چلاتی رہی تھی مگر اب اسی دل میں مثبت سوچ کی خواہش اٹد آئی تھی پانے کے لئے کچھ نہ کچھ کھونا ضرور پڑتا ہے اور جو پانا ہوتا ہے کھونے والی چیز بہرحال اس سے کمتر ہی ہوا کرتی ہے اگر سوچ مثبت ہو تو کچھ لوگ کھونے کو تیار نہیں ہوتے اس لئے پانے والے نہیں ہوتے عمر ابراہیم لغاری کہہ رہے تھے اور جان کا دل پوری قوت سے مچل کر سکڑا تھا وہ کھونے والا تو تھا ہی اب اس مزید جانے کیا کھونا تھا حالانکہ اب اس کے پاس کھونے کو کچھ نہیں رہا تھا اس کے باوجود وہ کھونے کے خوف میں مبتلا ہو چکا تھا۔

”عبدالباری کیا سوچ رہے ہو۔“ مثنیٰ

مکمل ناول

SkorpIO FriendsKorner

Lahhep

Please register!
Visual Watermark

صاحب کی یہ بہت اچھی عادت تھی کہ وہ جہاں بھی ہوتے کچھ بھی کر رہے ہوتے ان کی توجہ کا ارتکاز اس میں ضرور رہتا تھا اسے گم صم بیٹھے دیکھ کر بھی انہوں نے نرمی سے کہہ کر چونکا دیا تھا۔

"ہم... مجھے ڈر لگتا ہے، کھونے کے احساس سے۔" وہ بولا تو اس کی آواز میں لرزش نمایاں تھی۔

"کس چیز کے کھونے کا خوف ہے کو۔" مفتی صاحب پوری طرح اس کی سمت متوجہ تھے مسکرا کر گویا ہوئے تو جان خجالت سے نظریں چراتا سر جھکا کر لب کچلنے لگا تھا۔

"ہمیشہ یاد رکھو بیٹے جو عشق حرف رنگ روپ کی وجہ سے ہوتا ہے وہ اصل میں عشق نہیں ہوتا بلکہ فسق ہے اور اس کا انجام سوائے شرمندگی و رسوائی کے اور کچھ نہیں اس بات کا تجربہ تو تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا رب سے رب کی محبت اور دل کا سکون مانگو اور اپنا ہر معاملہ اس کے سپرد کر دو جب اپنا ہر کام اس کے سپرد کر دو گے تو اللہ اس کے لئے آفاق و حوادث سے بچاؤ کرتا رہے گا یہ پھر اللہ کا کام ہوتا ہے یعنی حفاظت کا اللہ کی معرفت پانے کی دعا مانگو ہر انسان کی قیمت معرفت الٰہی سے ہوتی ہے خدا تو کسی کو مایوس نہیں کرتا خود انسان اپنے آپ کو مایوس کر لیتا ہے وہ رب ہے بے نیازی کی اعلیٰ صفات سے مزین

تمہاری ذات کائنات میں جو اللہ تعالیٰ کی کائنات میں تمہارا حصہ ہے اپنے آپ کو کبھی بھی تنہا نہ سمجھو کہ وہ تمہیں کبھی بھی تنہا نہیں رہنے دیتا تمہاری سانس کو تمہارے ساتھ رکھا تو تمہاری روح کو تمہارا ساتھی بنایا اور سب سے بڑھ کر وہ خود تمہارے ساتھ ہے سننے دیکھنے اور جاننے کی تمام اعلیٰ صفات کے ساتھ بیٹے اگر تم محسوس کرو تو رب کو اپنی شہ رگ سے بھی قریب تر پاؤ گے دعا کیا کرو اے اللہ رحمٰن و رحیم اتنا کرم بھی نہ کرنا کہ ہم تیری یاد سے غافل ہو جائیں اور [illegible] اے زندہ رہنے والے اے [illegible] تیری رحمت سے مایوس ہو جائیں [illegible] جاتیں ہی شدت لئے ہیں ان کے [illegible] توفیق مانگو ہر معاملے میں میانہ روی کو اختیار کرو، شاباش اب جاؤ اپنا سپارہ لے آؤ تمہارے [illegible] آج دیر ہو گی۔" انہوں نے مسکرا کر [illegible] ہوئے اس کے خوش نما سر پہ دست شفقت رکھا تو عبد الباری آہستگی سے اٹھ گیا تھا۔

کبھی خود کبھی حالات پہ رونا آیا
بات نکلی تو ہر اک بات پہ رونا آیا
ہم تو سمجھے تھے کہ ہم بھول گئے ہیں ان کو
کیا ہوا آج کس بات پہ رونا آیا
کس لئے جیتے ہیں ہم کس کے لئے جیتے ہیں
بارہا ایسے سوالات پہ رونا آیا

SkorpiO
FriendsKorner

عبد الباری مفتی صاحب کے انتظار میں بیٹھا تھا ابھی کچھ دیر قبل عبد الاحد اسے بلا کر اندر لایا تھا کہ نانا جان بلا رہے ہیں اس نے کچھ دیر ان کے انتظار میں دروازے کو دیکھا تھا پھر یونہی وقت گزاری کو ہاتھ بڑھا کر کتاب اٹھا کر کھولی تھی اس کی نظریں سطروں پہ پھیلی تھیں پہلی بار پڑھ کر اس نے نا سمجھی کے انداز میں ان سطروں کو دیکھا تھا دوسری بار پڑھا تو اس کے اعصاب کو خفیف سا جھٹکا لگا سہ بار پڑھتے ہوئے اس کی آنکھوں کی نمی بہت سرعت سے گالوں پہ پھیلی تھی اس کی نم آنکھوں میں الفاظ دھندلانے لگے مگر وہ پھر بھی پڑھنے کی سعی کرتے ہوئے جیسے مفہوم سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"حدیث قدسی ہے اے ابن آدم ایک تیری چاہت ہے اور ایک میری چاہت ہے پر ہوگا وہی جو میری چاہت ہے پس اگر تو نے اپنے آپ کو سپرد کر دیا اس کے جو میری چاہت ہے تو میں

Please register!
Visual Watermark

...وں گا تجھ کو وہ بھی جو تیری چاہت ہے اگر تو نے
فرمانی کی اس کی جو میری چاہت ہے تو میں تجھ
تھکا دوں گا اس میں جو تیری چاہت ہے اور پھر
ہو گا وہی جو میری چاہت ہے۔" وہ یہیں تک
پڑھ پایا اور مفہوم تو واضح تھا انجانے میں ہی وہ
رب کی چاہت کو اگنور کر کے اپنی چاہت کے
پیچھے پڑا تھا اور رب نے اپنا فرمان سچ ثابت کر
دکھایا تھا وہ تھک گیا تھا بلکہ تھکا دیا گیا تھا اب اس
کے سوا اور کیا تھا سوائے اس کے کہ وہ اپنے آپ
کو رب کے آگے اس کی چاہت کے آگے سرنگوں
کر دیتا اور اسے اب ایسا ہی کرنا تھا مفتی صاحب
کے الفاظ اسے پوری جزئیات کے ساتھ یاد تھے۔
ایک بار اسے سسک اٹھنے پہ انہوں نے کہا تھا۔

"اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا سیکھو اور اللہ
سے بہتری کی دعا مانگو ہمیں جو دکھ اور تکالیف پہنچتے
ہیں وہ ہماری اپنی شامت اعمال کا نتیجہ ہوتے
ہیں یا پھر خدا کی طرف سے آزمائش ہمارا ضمیر ہی
ہمیں بہتر گواہی دے سکتا ہے کہ ہمیں جو مصیبت
پہنچی وہ ہمارے اعمال کے سبب ہے یا اللہ کی
طرف سے آزمائش بہر حال دونوں صورتوں میں
اللہ ہی مدد کرنے والا ہے اس کی طرف سے آئی
مصیبت سے بچنے کے لئے ہمیں اس کی طرف
بھاگنا ہوتا ہے اسی سے پناہ مانگنا ہوتی ہے اس
کے سوا ہمارے پاس کوئی چارہ نہیں اس کی رحمت
اور خود کے سوا دکھوں کا کوئی مداوا نہیں۔" اور
عبدالباری اتنا تو جان ہی گیا تھا یہ مصیبت اللہ کی
طرف سے نہیں اس کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے
اور اس سے بچاؤ کے لئے اسے اللہ کی ہی طرف
راغب ہونا تھا۔

کھلی آنکھ سے عمر بھر دیکھا
اک ایسا خواب جو اپنا نہیں تھا
ہے ابھی آج تک وہ شخص دل میں
جو اس وقت بھی میرا نہیں تھا

"میں نے تمہیں سمجھایا تھا ہر معاملے میں
شدت پسندی سے اجتناب برت کر میانہ روی کا
راستہ اختیار کرو، ہر عمل اللہ کے حکم کے تابع رکھو اگر
تم نے کسی سے محبت کی تو یہ بھی حکم الٰہی تھا وہ
تمہاری غفلت کا دور تھا محبت بری نہیں ہے اس سے ہوتی
ہے جس کی خامیاں بھی اچھی لگیں محبت انسان
ہمیشہ اپنے جیسے سے کرتا ہے یعنی جو بری عورت
سے محبت کرتا ہے وہ اچھا انسان نہیں ہو سکتا اور جو
اچھی عورت سے محبت کرتا ہے وہ برا انسان نہیں
ہو سکتا محبت اس سے ہوتی ہے جو خوبصورت ہو
حالانکہ خوبصورت وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو
بیٹے تم نے اچھی عورت سے محبت کی نان مسلم
ہونے کے باوجود اللہ نے تمہیں ایک مسلم عورت
کی محبت بخشی اللہ کی نگاہ میں یوں تو کوئی بھی برا
نہیں لیکن تم یقیناً اس کی نگاہ میں اچھے انسان تھے
سو اس نے تمہیں اچھی بی بی کی محبت سونپی گویا
تمہیں خاص دل عطا فرمایا، یعنی وہ مستقبل قریب
میں تمہیں کوئی خاص مقام سونپنا چاہتا ہو گا محبت
صنوبر کی شاخوں کی طرح دل سے شاخ در شاخ
پھوٹتی ہے ایک شاخ ٹوٹ جانے سے باقی
شاخیں مضبوط ضرور ہو جاتی ہیں مگر اپنا وجود نہیں کھو

مشہور مزاح نگار ابن انشاء
کی نادر ترین کتاب
نگری نگری پھرا مسافر
قیمت
شائع ہو گئی
ہے۔
لیجئے بک سٹال سے
یا ہم سے طلب فرمائیں
لاہور اکیڈمی

جاتیں بلکہ ٹوٹی ہوئی شاخ کو پوری محبت و توانائی سے سینچتی ہیں اور پھر کچھ ہی دیر بعد وہاں سے ایک نئی کونپل پھوٹ نکلتی ہے اب اس کی سادہ سی مثال اس طرح لے لو خدا محبت ہے اور تمہارا وجود اس نے صنوبر کا درخت بنا دیا اب ایک شاخ تھی جو ٹوٹ کر وقتی طور پر الگ ضرور ہوگئی مگر وہاں ایک اور کونپل پھوٹی ہے وہ اللہ کی محبت ہے جو اپنی توانائی سے اس کونپل کو شاخ بنائے گی اور اس شاخ کو رب خود ہی نمی بھی دے دے گا خود ہی اسے سینچے گا فیصلہ تو پہلے سے ہو چکا تھا ایسا کچھ ہونے کا تو وقت معین آیا ہے یاد رکھو بیٹے کوئی بھی انسان ماں کے پیٹ سے اپنے لئے شرافت یا ذلالت لے کر پیدا نہیں ہوتا جسے جیسا ماحول ملتا ہے وہ اسی ماحول میں ڈھل جاتا ہے، پھر اگر اسی با اختیار ہستی کے حکم کے مطابق برے اور بھلے کے درمیان تمیز کرنے سے برا شخص شریفانہ زندگی گزارنا چاہے تو اللہ اس کی مدد فرماتا [illegible] سابق گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے ایسا نہیں ہے کہ برا انسان جو کبھی برا تھا وہ ہمیشہ برا ہی رہے گا کسی اور انسان کو رب نے یہ حکم اجازت نہیں دی کہ ہم اپنی شرافت پر ناز کر سکیں جب کہ ہمارے اندر یہ احساس بھی نہیں کہ کسی بگڑے ہوئے کو شرافت کا درس دیں یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائیں پرسکون لہروں پہ تیرتی کشتی کو تو ہر کوئی ہی با آسانی کنارے تک لا سکتا ہے اصل عظمت تو اس بات میں پوشیدہ ہے کہ بھنور میں ہچکولے کھاتی کشتی کو کنارے پہ لایا جائے عبدالباری بھی یہ خیال دل میں لا کر ملول اور غمزدہ نہیں ہونا ہدایت بخشنے کا کام رب نے خالص اپنی ذات کے لئے مخصوص کر رکھا ہے وہ جب چاہے جسے چاہے اس روشن راہ پہ چلا دے آج اس نے تمہیں اس کے لئے منتخب کیا ہے تو یہ تمہارا فرض ہے بیٹے کہ تم اس کے احکامات کو پوری طرح سمجھو پھر ان پہ عمل کرو اور اس کے بعد اس منصب کو سنبھالو جو [illegible] انبیاء اکرام اور اولیا کے ساتھ ساتھ [illegible] کے سپرد کر دیا اس کے بولنے [illegible] انداز و اطوار کو دیکھ کر [illegible] کسی تھیں اور وہ ضبط کھو گیا تھا جبھی [illegible] بہت نرمی سے اسے دیکھتے لگے مگر [illegible] گئے تھے اس کے اندر کا اشتعال اور [illegible] اب وہ کچھ چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔

"مم...... مجھے بھی یہ سب کرنا پڑے گا [illegible]" اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں تحیر و استفہام [illegible] مفتی صاحب مسکرائے اور اس کا گال بچوں [illegible] سے انداز میں تھپکا۔

"ہاں بالکل آج جس سیٹ پہ میں [illegible] اسے کل تمہیں ہی سنبھالنا ہے کہ تمہارا شمار بھی [illegible] اب مسلم امہ میں ہو چکا ہے۔"

"مگر...... مجھے تو ابھی صحیح سے نماز [illegible] نہیں آتی [illegible] مشکل مرحلہ لگتا ہے تبلیغ یہ تو بہت مشکل کام ہے اس کے لئے [illegible] ہمت حوصلے اور صبر و استقامت کی ضرورت ہے وہ مجھ ناپید ہے اس کے علاوہ اس کے لئے [illegible] سے اہم مذہب سے قربت اور شناسائی [illegible] ضروری ہے۔" وہ واقعی گھبرا سا گیا تھا الجھ کر [illegible] و جواب خود ہی کرتا چلا گیا، مفتی صاحب جو اس [illegible] معصومیت اور بھولپن پہ بدستور مسکرا رہے تھے آہستگی سے اس کا ہاتھ تھپک کر بولے تھے۔

"سب کچھ کرنے والی وہی ذات ہے [illegible] اس کی راہوں پہ چلنے کا عہد کر لو جذبہ صادق [illegible] ہمت حوصلہ استقامت دینا اس کا کام ہے [illegible] دین کو سمجھے نہیں ہوتا اس لئے اللہ کی قربت [illegible] اور یکبارگی ملنا نصیب کی بات ہے ورنہ [illegible] سفر کو قدم بہ قدم زینہ بہ زینہ طے کرنا پڑتا ہے درجہ بہ درجہ مندارج طے کرنے پڑتے ہیں [illegible] ایک مقام آتا ہے جب صرف عشق حقیقی [illegible]

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

عشق مجاز اپنی حیثیت اپنا بھرم کھو دیتا ہے راہ کی ڈھول بن کر کہیں پیچھے رہ جاتا ہے ابھی تمہیں بھی یہ تمام مدارج طے کرنا ہیں ابھی نیت اور ایمان کے کامل ہونے اور خالص ہونے کی دعا کرو تو ایک وقت آئے گا جب تمہیں وہ مل جائے گا جس کے لئے یقیناً خدا نے تمہیں ان راہوں کا مسافر بنایا ہے۔" انہوں نے اس کا شانہ تھپکا تو عبدالباری کسی سوچ میں ڈوب کر مسکرایا۔

تمہیں یاد ہے تم نے کبھی مجھے خط نہیں لکھا
کبھی کوئی سندیسہ بھجوایا ہے
تم نے کبھی میرا انتظار نہیں کیا
ورنہ کبھی بلوا بھیجا ہے
تمہیں یاد ہے تم نے کبھی مجھے چھوا نہیں
ورنہ کبھی خواہش کی ہے
تم نے کبھی کسی ایسی خواہش کا اظہار نہیں کیا جو
میں چاہتا ہوں
تم نے کبھی یہ سوچا کہ میں کیا چاہتا ہوں
تم نے کبھی کسی درخت پر میرا نام نہیں لکھا
کسی کاغذ پہ بھی نہیں
تمہیں یاد ہے یاد ہے تمہیں نہیں نا
مجھے تو سب کا سب یاد ہے
بہت اچھی طرح

بارش ایک تسلسل سے برس رہی تھی بوندوں کا گلاس وال کو چھو کر سرک کر پھسل کر نیچے گرنے کا منظر اس کے اندر موجود یاسیت کو گہرا کر رہا تھا اس نے جیکٹ کی جیب کو ٹٹول کر سگریٹ کیس اور لائٹر کو باہر نکال لیا گو کہ اب وہ ہر نشہ چھوڑ چکا تھا مگر کبھی کبھار اضطرابی کیفیت کے زیر اثر وہ سگریٹ نوشی کر لیا کرتا خود کو زیادہ سے زیادہ مصروف رکھ کر وہ خود کو فراموش کرنے کی سعی میں مصروف رہتا کہ خود کو فراموش کرنے میں ہی حب کی فراموشی تھی مگر فرصت کا ایک لمحہ بھی اس پہ

ڈھال بن کر لوٹنے لگتا کون جانتا تھا کہ مسواک کے اوقات میں واقعی وہ اس دشمن جاں کو بھول پاتا تھا وہ وضو کرتا تو حب کا تصور سامنے آن کھڑا ہوتا وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا تو اس کی یادیں کسی آکٹوپس کی مانند اسے جکڑ لیتی وہ زچ ہوتے کے ساتھ ڈر سا جاتا، یہ خوف رب کا خوف تھا کم از کم وہ نماز میں تو اسے سوچنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ پھر بھی یاد آئے جاتی اپنی تمام تر کج ادائی اور سنگدلی کے باوجود وہ اب اسے یوں زچ کرتی تھی اس کے دل میں رستے محبت کے پھوڑے کو دیکھتے ہوئے مسکائی وہ چاہنے کے باوجود بھی اس سے نفرت نہ کر پایا۔"

"مفتی صاحب اچھائی اور برائی میں تمیز کیسے کی جائے آج کے اس نازک دور میں اتنی تمیز کو برقرار رکھنا بہت دشوار امر ہے اس سلسلے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔" عبدالباری کی لاشعوری سوچوں کے تسلسل کو اس اجنبی آواز نے توڑا تھا وہ ظہر کی نماز اس ذہنی خلفشار کے باعث ادا نہیں کر پایا تھا اور ٹائم نکلا جا رہا تھا مگر اس سوال کا جواب جاننے کے لئے تھم سا گیا اور اندر سے ابھرتی آواز کو سننے کی سعی کرنے لگا "اس کے متعلق ایک حدیث ہے بالکل یہی سوال لے کر ایک مرتبہ ایک صحابی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر و شر کے متعلق پوچھنے جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے سوال کرو گے یا میں خود ہی بتا دوں انہوں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیے۔

عبدالباری کی کیفیات یکدم ساکت ہو گئیں اس نے اپنی سابقہ کیفیت زائل ہوتے اور دلچسپی بڑھتے محسوس کی کیا واقعی کوئی بتا جانے گا ازخود

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

سمجھ سکتا ہے اس نے دل میں حیرت سے سوچا تھا۔

"اس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی میں یکا یک ہی اسے بے پناہ دلچسپی محسوس ہونے لگی تھی اس نے اپنی تمام توجہ مفتی صاحب کی جانب مرکوز کر دی جو کہہ رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھ سے خیر وشر اور نیکی وگناہ کے بابت سوال کرنے آئے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت ان صحابی کے سینے پر رکھ کر ارشاد فرمایا اپنے دل سے پوچھ لو کیونکہ نیکی وہ ہے جس کا نفس کو الہام ہوا اور دل اس سے سکون وقرار پکڑے اور شر وہ ہے جو دل میں کھٹکے اس کو چھوڑ دو اگرچہ تمہیں اس کے جواز کا ہی فتویٰ دیا جائے اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک بڑی نعمت ضمیر کی شکل میں عطا فرمائی ہے ضمیر کی ایک خاصیت یہ ہے وہ کسی مصلحت یا مفاد کو خاطر میں لاتا اور ہمیشہ سچ بولتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی روشنی میں نیکی اور برائی میں شناخت ہرگز کوئی مشکل کام نہیں برائی وہ ہے جس پر آپ کا ضمیر خلش محسوس کرتا ہے اور آپ کو ٹوکتا رہتا ہے ہمیشہ یہ بات یاد رکھیے آپ کا ضمیر ہر لمحہ آپ کو مطلع کرتا رہتا ہے ضمیر کی بات پہ توجہ دینا یا نہ دینا آپ کی اپنی مرضی ہے۔" عبدالباری بے خودی کے عالم میں چلتا ہوا اندر آ چکا تھا مفتی صاحب نے اسے دیکھا پھر مسکرا کر وہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا مگر وہ بیٹھا نہیں یونہی کھڑا رہا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے کہیں میں پھر سے اسی غلط راستے کی طرف نہ پلٹ جاؤں میری بے جا خواہش مجھے جکڑ کر بے بس کر دیتی ہے کچھ اس طرح سے مغلوب کر کے مجھے اپنا بھی ہوش نہیں رہتا۔" اس کا چہرہ اس کے اندر کی اضطراب کا گواہ تھا بھی لہجہ بھی بھرا سا گیا وہ پچھلے دنوں سے جس خلش جس تڑپ کا شکار تھا وہ آشکار ہو... پایا وہ سچ مچ بہت بے چین تھا مفتی ... چند ثانیوں تک بنا پلکیں جھپکائے ... رہے پھر آہستگی سے گویا ہوئے تو لہجے ... کی جانے والی نرمی ومحبت چھلک رہی تھی۔

"عبدالباری خوف کا پسندیدہ مسکن ... انسان کا دل ہے جس میں احساس گناہ تو ... گناہ چھوڑنے کی طاقت نہ ہو یاد رکھو ... انسان کی ہر بازی مات ہر جنگ شکست کا باعث ... ہر کوشش ناکامی سے ہمکنار ہوتی ہے ... خوراک سے طاقت اور نیند سے راحت ... ہے سب سے بدقسمت وہ انسان ہے جو ... مستقبل سے خائف ہو جدا ہونے والے ... اور ادب نہ کرنے والی اولاد سے خوف آتا ... اگر خیال کی اصلاح ہو جائے تو خوف دور ... ہے خطا کی غلطیوں ... کر لی جائے تو ... خوف دور ہو جاتا ہے اللہ پاک کے فضل پر بھروسہ کر لیا جائے اور اس کی رحمت سے مایوس ہونے دیا جائے تو بھی خوف دور ہو جاتا ہے ... بات ایسی نہیں جو ختم نہ ہو کوئی غلطی ایسی نہیں ... معاف نہ کی جا سکے کوئی انسان ایسا نہیں جس ... رحمت کے دروازے بند ہوں رحم کرنے والے ... کام ہی یہی ہے کہ وہ رحم کرے رحم اس فضل ... کہتے ہیں جو انسانوں پر ان کی خامیوں کے ... باوجود کیا جائے اور یہ رحم خدا کی طرف سے ... رہتا ہے، کسی کا خوفزدہ نہ کیا جائے تو خوف ... عذاب ٹل جاتا ہے دعا سے خوف دور ہو جاتا ہے ... اور دعا کا حاصل اور اس کا ماحصل ہی یہی ہے ... ہمیں ہمارے خوف سے نجات دلاتی رہے۔ ... لمحہ بھر کو خاموش ہوئے۔

"تمہیں رب اور اس کی رحمتوں ... کے متعلق مکمل آگاہی نہیں ہو سکی یہ خوف ... شیطان کا پیدا کردہ ہے وہ ہر ممکن کوشش ...

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

اس راہ سے بھٹکانا چاہتا ہے مگر وہ رب تمہیں یقیناً بچائے رکھے گا اسے تمہیں اس راستے پہ لانے کا مقصد پورا کرتا ہے وہ اعزاز تمہیں سونپنا ہے جس کے لئے تمہاری چنوتی ہوئی خوف اچھی چیز ہے مگر اس صورت میں کہ اسے رب کی ذات کے لئے استعمال کیا جائے تب ہر خوف کو دل سے مٹا کر اپنے رب کا خوف دل میں پیدا کر لو سب ٹھیک ہو جائے گا، امید کا دیا جلائے رکھ کر امید اس دیے کا نام ہے جس کے انتظام میں غم کے ایام کٹ جاتے ہیں امید کسی واقعات کا نام نہیں یہ صرف مزاج کی ایک حالت ہے فطرت کے مہربان ہونے پر یقین رکھنے کا نام امید ہے سو اسی کو مضبوطی سے تھام لو خدا سکون قلب عطا فرمائے گا۔'' اس کا شانہ تھپک کر انہوں نے رسانیت سے سمجھایا، تو عبدالباری نے یونہی اثبات میں گردن ہلا دی اس نے دل میں جھانکا تو وہاں پہلے سا اضطراب نہیں تھا۔ ابراہیم لغاری کی باتیں گویا اس کے لئے ٹانک کا اثر رکھتیں تھیں وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔

☆☆☆

اداسی تم تو شاہد ہو گلابی منظروں نے جب بھی
میرے ہاتھ پیلے کرنے چاہے ہیں
میں کیسے ہچکچایا ہوں
سنہری زلف کے پیچوں نے مجھ کو باندھنا چاہا
میں کتنا کسمسایا ہوں
میں اپنے پشت پر قانع میں اپنی پیاس پر راضی
میں اپنے بانجھ پن پہ خوش
برستے بادلوں سے کس طرح بچ بچ کے نکلا ہوں
میں لوگوں کے مسرت خیز لمحوں میں خوشی سے کب
ہوا شامل
میں کتنے کرب سے گزرا ہوں بے معنی ہنسی ہنس کے
مجھے شک ہے کہ اس کو جب بتاؤں گا
کہ میں نے اسی طرح تیری جدائی کو نبھایا ہے
تو وہ کچھ بھی نہ مانے گی
وہ شکی تھیں کچھ کم ہی کرتی ہے
مگر اس پل اف اداسی تم تو شاہد ہو

مفتی صاحب کی طبیعت کچھ ناساز تھی گھر کا سودا سلف لانا تھا وہ اسی حالت میں جا رہے تھے کہ عبدالباری نے باسکٹ ان کے ہاتھ سے لے لی اور خفا ہو کر بولا تھا۔

''اس کا مطلب آپ مجھے اپنا بیٹا صرف کہتے ہیں سمجھتے نہیں۔''

''ارے نہیں بیٹا میں نے تو تمہاری تکلیف کے خیال سے۔'' مفتی صاحب بوکھلا سے گئے تھے اس کی خفگی کو محسوس کر کے۔

''کیسی تکلیف اپنے گھر کا کام کرتے کوئی تکلیف نہیں راحت حاصل ہوتی ہے۔'' اس نے جس طرح منہ پھلا کر اپنائیت سے کہا تھا مفتی صاحب نے بے ساختہ نہال ہوتے ہوئے اسے گلے لگا لیا اور اب وہ مارکیٹ میں گھوم پھر کر خریداری کرتے سوچ رہا تھا جی لینا اور زندہ رہنا دو الگ حالتیں ہیں ایک میں مجبوری چھلکتی ہے تو دوسرے میں خوشی اس کے اندر سے ہوک اٹھی تھی وہ ابھی مکمل طور پہ اللہ کی طرف راغب نہیں ہو پایا تھا کوئی چور لمحہ جب کی یاد کو اس پہ مسلط کر کے اسی کے بادل دل کی دھرتی پہ جمع کر دیتا تھا اس نے کہیں پڑھا تھا زخم ہمیشہ اسی سے ٹھیک ہوتے ہیں جو انہیں عنایت کرتا ہے لیکن کبھی کبھی تو یہ اس کے بس کی بات بھی نہیں رہتی ہاں اب شاید جب بھی ان رستے ہوئے زخموں کو مندمل نہ کر سکے یہ دکھ تو اللہ ہی دور کرنے والا ہے اس کی بھٹکی ہوئی سوچ صحیح مرکز پہ لوٹی۔

''جان یہ تم ہو نا اوہ مائی گاڈ واٹ اے

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

''اے اپنی سرپرائز۔ آئی، آئی کانٹ بلیو اٹ۔'' اسے اپنی پشت سے یہ جوشیلی اور مسرت چھلکاتی آواز سنائی دی تو اس کا ہاتھ سنک کے ڈبے پہ ساکن رہ گیا تھا جانے اسے آج ہی یہ نام اجنبی اور غیر مانوس سا محسوس ہوا تھا۔

''جان ہے تم ہی ہو نا سچ کتنے کٹھور ہو تم نے فون تک نہ کیا کتنا ڈھونڈا تمہیں۔'' اب کی بار عبدالباری کو نا چاہتے ہوئے بھی پلٹ کر دیکھنا پڑا، تیز تیز بولتی ہوئی چہرے پہ جوش مسرت اور بے پایاں خوشی کا احساس لئے۔

''ارے ایسے کیا دیکھ رہے ہو کیا مجھے پہچانا نہیں۔'' اس کی سپاٹ نظروں کو پا کر ٹھٹھکی تھی عبدالباری جواب اس کے جوش و خروش کے سامنے خجل سا تھا کہ وہ واقعی اسے پہچاننے سے قاصر رہا تھا ذہن پہ زور ڈالنے کے باوجود۔

''اوکے ڈونٹ مائنڈ میں خود بتا دیتی ہوں میں لزا ہوں وہی جس کے اپارٹمنٹ تم نے ایک رات گزاری تھی۔'' وہ خفیف سی خجالت کے بعد اسی جوش سے بولتی گئی، عبدالباری کی پیشانی پہ شکنیں نمودار ہوئیں اسے اب بھی یاد نہیں آ رہا تھا کہ اس نے کب اس کے ساتھ رات بسر کی تھی ایسا تو کبھی بھی نہیں ہوا تھا اسے ناگواری کے ساتھ اب غصہ بھی آیا تھا۔

''چھوڑو تمہیں یاد نہیں آئے گا ویسے ایک بات بتاؤں تمہاری یہی بے نیازی تمہاری اٹریکشن کا باعث ہے خوبصورتی تو بعد میں آتی ہے۔'' عبدالباری نے لب بھینچ کر اس کی فضول بات کو برداشت کیا تھا اور اسے وہیں چھوڑ کر اپنی چیزیں اٹھائے کاؤنٹر پہ آ گیا۔

''آؤ نا کافی پیتے ہیں آج بہت سردی ہے تم آج میرے ساتھ گزار لو رئیلی معاوضے میں کچھ طلب نہیں کروں گی۔'' وہ اس کی پشت سے سرکا کر ٹکی تھی تو عبدالباری کے اندر تک ناگواری تیز برقی رو بن کر چپکی تھی وہ جھٹک کر اسے خود سے دور کرتا ہوا اس میں جھلکتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

''شٹ اپ۔'' وہ پوری قوت صرف کر کے چلایا تھا۔

''اوہ کم آن ابھی تک خود کو اس طرح سنبھال کر رکھے ہو ویسے خاصا بورنگ سا نام ہے تمہاری گرل فرینڈ کا ہے پہ شاید مسکرائی تھی کہ وہ ڈھیٹ ہونے والوں میں سے نہیں تھی۔ عبدالباری لب بھینچے خود پہ ضبط کرتا سارا سامان ویسے ہی چھوڑے تیزی سے اسٹور سے نکل آیا اس کا دماغ کھول رہا تھا اسے اس کی نمائش سے انہیں عورتوں سے نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

لاکھ ضبط خواہش کے بے شمار دعوے ہوں
اس کو بھول جانے کے بے پناہ ارادے ہوں
اور اس محبت کو ترک کر کے جینے کا
فیصلہ سنانے کو لفظ سوچے ہوں
دل کو اس کی آہٹ پر برملا دھڑکنے سے
کون روک سکتا ہے پھر وفا کے صحرا میں اس کے نرم
لہجے اور سوگوار آنکھوں کی خوشبوؤں کو چھونے کی
جستجو میں رہنے سے
روح تک پگھلنے سے ننگے پاؤں چلنے سے کون
روک سکتا ہے
آنسوؤں کی بارش میں چاہے دل کے ہاتھوں میں
ہجر کے مسافر کے پاؤں تک بھی چھو آؤ
جس کو لوٹ جانا ہو اس کو دور جانے سے
راستہ بدلنے سے دور جا نکلنے سے
کون روک سکتا ہے

چھ ماہ مزید گزر گئے اس نے نماز پڑھنا سیکھ لی تھی اور پہلی بار مفتی صاحب کے کہنے سے جب اس نے امامت کروائی تو اس کا دل جتنا گداز اس نماز میں ہوا جس طرح آنسو چھلکے جو انوکھی کیفیت اندر سے اٹھی وہ ناقابل بیان تھی وہ کچھ کہہ نہ پایا

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

ممنونیت و تشکر کے آنسو تھے یا خوف خدا کے دعا میں ہاتھ پھیلائے وہ تا دیر رو رو کر رب کی حمد و ثنا بیان کرتا رہا سجدے میں جا کر جہاں اس نے بے شمار دعا میں مانگ ڈالی تھیں وہاں حب کے حصول کی دعا جانے کیسے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مچل کر اس کے ہونٹوں پہ آ گئی وہ ٹھٹھک گیا تھا اور اس قدر خجل کہ خود سے بھی نگاہیں چار نہ کر پایا اسے شکسپیئر کا وہ قول یاد آیا تھا جو اس نے یقیناً کسی ایسی ہی کیفیت کے زیر اثر کہا ہوگا محبت اندھی ہوتی ہے اس لئے محبت کرنے والے ان باریک غلطیوں کو نہیں دیکھ سکتے جو ہر آن ان سے سرزد ہوتی ہیں اسے مفتی صاحب کی وہ بات بھی یاد آئی تھی جو ایک بار انہوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہی تھی محبت خدا کی امانت ہے جو محبت کسی بدلے کی امید پر ہو وہ زائل ہو جاتی ہے اس لئے وہی محبت پائیدار ہے جو صرف خدا کیلئے ہو کیا وہ خدا سے محبت کرتا ہے وہ اکثر یہ سوال خود سے کرتا اور خوفزدہ ہو جاتا اسے لگتا وہ حب کو پانے کی خواہش میں اللہ سے محبت کر رہا ہے اسی لئے اسے منا رہا ہے تو حب کی چاہ میں یہاں کھوٹ تھا اخلاص نہیں اور اب اسے اپنی ہی بے اختیاری شرمسار کر رہی تھی متوحش کر رہی تھی وہ ہستی جس سے ہم بے دھڑک مانگ سکتے ہیں خدا کی ہی ہے وہ اپنی اپنی سوچوں میں الجھا ہوا پشیمان ہونے کے ساتھ ہراساں سا بیٹھا تھا جب مفتی صاحب نے اس کے کاندھے پہ نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

وہ چونکا تھا اور ہڑبڑا کر انہیں دیکھنے لگا مفتی صاحب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔

”اللہ جانتا ہے تمہاری بے کلی اور اضطراب عبدالباری۔“ اس کا سر جھک گیا دو شفاف موتی اس کی آنکھوں سے چھلک کر گریبان میں جذب ہو گئے۔

”مجھے خود پہ اختیار نہیں ہے۔“ وہ انتہائی ندامت سے بولا۔

”خدا کسی کو مایوس نہیں کرتا اس سے مانگتے رہو ایک دن یا تو وہ تمہیں عطا کر کے بے فکر سکون کر دے گا ورنہ اس احساس سے بے نیاز کر کے مالا مال کر دے گا۔“ ان کا انداز پرشفقت تھا عبدالباری سر جھکاتے الڈتے آنسوؤں کو جذب کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔

......

زندگی جب سلگنے لگے
تنہائیوں سے الجھنے لگے
سسکنے لگے اور تڑپنے لگے
بھٹکنے لگے اور بھٹکنے لگے
موت بن کر آنکھوں میں
جھلکنے لگے ایک سجدہ کر رب کے آگے
نہ پاس ہے منزل کہیں
یہ راہ مشکل نہیں
بندگی اوڑھ کر
درد کو چھوڑ کر
مڑ کے دیکھو اگر
سب نے پایا ادھر
ایک سجدہ کر رب کے آگے
یہ راہ مشکل نہیں

کوئی بہت جذب سے اشعار پڑھ رہا تھا عبدالباری کے لب بے ساختہ بھرپور آسودگی سمیت مسکرائے اور دل تائید میں جھوم کر رہ گیا مفتی صاحب نے کہا تھا خود کو بدل دو زندگی خود بخود بدل جائے گی اور اب وہ ایسا ہوتا دیکھ رہا تھا زندگی واقعی بدل چکی تھی وہ ان راستوں کو بہت پیچھے چھوڑ آیا تھا جو تاریک غار کی طرح بھٹکے زندگی جو اس کے لئے بھی تاریک خلا تھی مگر پھر اس کے اندر ایک لگن جاگی وہ تاریک زندگی اسی لگن کے طفیل دھیرے دھیرے روشن ہوئی اب جگمگانے لگی تھی زندگی ایک تاریک خلا ہی تھی سوائے اس

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

وقت کے جب تکن ہوا اور تکن اس وقت تک اندھی رہی تھی جب تک عمل نہیں تھا اور ہر قسم کا علم بھی تب تک بیکار جب تک عمل شامل نہ ہو عمل بھی کچھ نہیں ہے بالکل کھوکھلا جب تک نہ محبت ہو اس کے پاس محبت تو تھی لیکن بھی علم اور عمل نہ تھا پھر خدا کی عنایت سے وہ بھی عنایت ہی تو خدا نے اسے قبولیت کی سند بخش کر اپنی طرف متوجہ فرمالیا وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔

''دعا راحت اور آرزو کی ہم آہنگی کا نام ہے دینے اور لینے والے کے درمیان ایک ایسی تخلیق کا پیش لفظ جس میں خواہشوں کی تکمیل موجزن رہتی ہے۔'' اسے مفتی صاحب کی آواز سنائی دی تو دھیان اسی سمت لگا دیا۔

''وہ دعا کی فضیلت بیان کر رہے تھے عبدالباری پوری جان سے متوجہ ہوا دعا نہ مانگنے والے ہاتھ ریگستانوں کی طرح خالی رہتے ہیں جن پر بادل پانی کی ایک بوند برسائے بغیر تیزی سے گزر جاتے ہیں، رب فرماتا ہے اے نادان انسان رات کی تاریکی میں اٹھ کر دیکھ خدا رحمتوں کے کتنے خزانے لیے تیرا منتظر ہے دل کی گہرائیوں سے محسوس کر خدا تیرے کتنا نزدیک ہے اور تو اس وقت اس کی نگاہوں میں گناہوں سے کتنا دور۔''

''مفتی صاحب اس ملک اس معاشرے میں رہتے ہوئے آپ کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنا بہت مشکل ہے کسی کو اگر یہ بات بتائی جائے یا خود ہی عمل کیا جائے تو مخلوق خدا ظلم و زیادتی پہ اتر آتی ہے کل ہی کا واقعہ لے لیں میں اپنے آفس میں ظہر کی نماز ادا کر رہا تھا کہ وہاں میرے ساتھ کام کرنے والی سفید فام امریکی نے بحالت نماز میں مجھ پہ شراب انڈیل دی وہ سب بے حد تھے مگر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہی ...ایک کونے میں بیٹھا ہوا غلام مصطفیٰ نومسلم تھا اور سیاہ فام تھا بھری ہوئی محفل میں یہ بولا تو محفل میں جیسے سناٹا چھا گیا مفتی صاحب بھی چپ کے چپ رہ گئے۔

''بیٹا ایسی حالت میں سوائے صبر کے کوئی راہ نہیں تم سوچو تمہیں کیا کرنا ہے مصطفیٰ کی جگہ اگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو تو کیا کرتے، وہ بھی یہی کرتے صبر بہتری و اصلاح کی دعا محمد بیت صلی اللہ علیہ وسلم اپنالو فیصلے خود بخود ہوتے جائیں گے بیٹا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن تھام لو پھر مشکلات کیسے آسانیوں میں تمہیں ڈھلتی نظر آئیں ملے گا اور صبر و استقامت بھی محبت وہ سچا پاکیزہ رشتہ ہے جو عرش سے فرش تک جڑا ہوا اسی کو اپنالو الجھنیں خود بخود سلجھ جائیں گی سلجھانے والا ہے نا۔'' مفتی صاحب نے غلام مصطفیٰ کو سمجھایا تو وہ بھی سوچنے لگے تھے۔

''سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ کیا کرو سوچنا نہ چھوڑو غور و فکر کے ساتھ اللہ سے صحیح راستہ اور ہدایت کی دعا جاری رکھو۔'' غلام مصطفیٰ کے چہرے پہ کچھ لمحوں قبل کی بے قراری دھیرے دھیرے اطمینان میں بدل رہی تھی اور عبدالباری سوچ رہا تھا کیا کبھی وہ بھی مفتی صاحب کی طرح اتنا اچھا بول سکے گا تبھی اس کے اندر اس انوکھی خواہش نے جنم لیا اور اسی نے چپکے سے خود کو رب کا نائب بننے کی دعا مانگ لی تھی۔

پانچ سال بعد۔

تصویر کمال محبت تصویر جمال خدائی
یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نور مجسم یا حبیبی یا مولائی

خالق کائنات نے انسانوں کو اشرف المخلوقات قرار دے کر اس کے مدارج متعین کر دیے کسی کو عوام کے دائرے میں رکھا تو کسی کو خواص میں شامل کر ڈالا کسی کو انسان کامل بنایا

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

کسی کو نبوت کا منصب عطا فرما دیا کسی کو امامت کے درجے پر فائز کیا یعنی جس میں جس قسم کی صلاحیت دیکھی اسی کے مطابق اسے اپنے لطف سے نوازا اور ارشاد فرمایا اے انسان ہم نے تیرے لئے زمین و آسمان شمس و قمر فضا اور غرض یہ کہ ساری کائنات مسخر کر دی ہے اور نظام تیرے سپرد کر دیئے اور زمین کی یہ ساری چیزیں تیرے آرام و آسائش تیرے گزر اوقات اور تیرے استعمال کے لئے پیدا کر دیں ہم نے آسمانوں کا شامیانہ تیرے لئے تانا ہم نے زمین کا فرش تیرے لئے بچھایا، ہم نے آفتاب و ماہتاب کی قندیلیں تیرے لئے نصب کیں ہم نے ستاروں کی روشنی بھی تیرے لئے فائق کیں رات بھی تیرے لئے بنائی دن تیرے لئے پیدا کیا کھانے پینے کی صلاحیت تجھے عطا کی اٹھنے بیٹھنے [illegible] غرض یہ کہ کوئی نعمت ایسی نہیں جو تیرے لئے پیدا نہ کی گئی ہو یہاں کچھ [illegible] گیا ہے کہ بسا اوقات ہم دماغ رکھنے کے باوجود سوچتے نہیں آنکھیں رکھنے کے باوجود دیکھتے تو ہیں لیکن اس نگاہ سے نہیں جس سے دیکھنا چاہیے دیکھنے اور سوچنے کا وقت اب ہے نہ کل قیامت کے دن حساب کے وقت رب ذوالجلال فرماتا ہے دیکھو اتنی نعمتوں کے عوض گر جنہیں تو شمار کرنا بھی چاہے تو نہ کر سکے میں صرف تجھ سے ایک خواہش رکھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ میری عبادت میری بندگی اختیار کر مجھے وحدہ لاشریک تسلیم کر فائدہ پھر بھی تجھی کو پہنچے گا نماز میری پڑھے گا اور فحش و منکر سے تو بچے گا روزہ تو میرا رکھے گا تو جنت کا مستحق تو بنے گا حج تو میرا کرے گا اور فریضہ سے سبکدوش تو ہو گا، جہاد کرے گا اور حیات ابدی پائے گا، زکوٰۃ تو میرے لئے ادا کرے گا مال تیرا پاک ہو گا والدین کی تعظیم تو میرے لئے کرے گا اور جنت میں جانے کا مستحق تو بنے گا غرض یہ کہ عبادت اور بندگی کے جس شعبے میں بھی جائے گا تیرا فائدہ وہی فائدہ ہے جس یہ سمجھ لے کہ میری عبادت و تعبدات سے مجھ میں ہرگز ہرگز کمال نہیں تو پھر جب ایسا ہے تو کیا تیرے لئے کیا یہ سزاوار ہو سکتا ہے کہ اپنا سر مجھ بے نیاز کی بارگاہ میں نہ جھکائے اور انواع عبادت سے کترا کر زندگی کے دن گزارے ہرگز نہیں یاد رکھو میں تیرا محسن ہوں میں نے تجھے سب کچھ دیا ہے اگر تو نے غرض خلقت کی تکمیل نہ کی تو تیری چاہت بے معنی ہے اور تیرے لئے دنیا و آخرت میں شرمندگی ہی شرمندگی ہے اور دنیا میں لازماً یہ زندگی، زندگی بے بندگی کے مصداق ہے۔"

دھیما پرتاثیر متوازن لہجہ اور پرسوز آواز عبد الباری وعظ کر رہا تھا اور مفتی ابراہیم انصاری محبت پاش میٹھی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے ان کے چہرے پہ ایسا ہی اطمینان اور سرخوشی تھی جو ایسے مالی کے چہرے پہ ہوا کرتی ہے جو اپنے ہاتھوں سے لگائے پودے کو سرو قد مضبوط توانا اور تر و تازگی سمیت لہلہاتا ہوا دیکھ کر آتی ہے ان کا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہو کر [illegible] شکر بجا لاتا تھا کہ ان کی دعاؤں التجاؤں کو اس عطا فرمانے والی ذات نے شرف قبولیت بخش کر آج ان کی خواہش کو اسی طرح پورا فرمایا تھا کہ اظہار تشکر سمیت ان کا سر نہیں اٹھتا تھا تین سال گزر چکے تھے اور گزرنے والے اس وقت میں عبد الباری اللہ کی عنایت اور مہربانی کے طفیل سرتاپا بدل چکا تھا ان گزرتے ہوئے ماہ و سال میں وہ تبلیغی وزٹ کے طور پہ کئی ملکوں میں گیا تھا پچھلے دنوں وہ اپنی ٹیم کے ساتھ انگلینڈ سے لوٹا تھا غلام مصطفیٰ بھی اس کے ساتھ ہوا کرتا تھا اور اب چند دنوں بعد انہیں یوگوسلاویہ جانا تھا دین اسلام کی شمعیں جلانے کے واسطے مجمع میں سے کسی نے عبد الباری سے سوال کیا تھا۔

"تقویٰ کیا ہے؟"

وہ اپنے خیالات سے چونکتے ہوئے اس

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

کی سمت متوجہ ہوگئے نیوی بلیو شرٹ میں اس کی سرخ و سفید رنگت بہت نمایاں ہو رہی تھی اس کی شخصیت میں کچھ ایسا تھا کہ وہ پہلی بار اسے دیکھ کر چونکے تھے انہوں نے اپنا دھیان عبدالباری کی سمت لگایا جو کہہ رہا تھا۔

"تقویٰ یہ ہے کہ نفس کو ہر ایسی چیز سے محفوظ رکھنا جس سے ضرر کا اندیشہ ہو شرح میں تقویٰ اسے کہتے ہیں ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچانے کو اس کے درجے مختلف ہیں ہر شخص نے اپنے درجے کے مطابق اس کی تعبیر فرمائی میرے نزدیک سب سے موثر اور آسان تعبیر یہ ہے یعنی تیرا رب تجھے وہاں نہ دیکھے، جہاں جانے سے اس نے تجھے روکا اور اس مقام سے تجھے غیر حاضر نہ پائے جہاں حاضر ہونے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔" اس خوبصورتی سے دیے گئے مفصل جواب نے مفتی صاحب کے چہرے پہ موجود مسکراہٹ کو گہرا کیا تھا۔

"ایمان کے لغوی معنی کیا ہیں؟" ایک اور سوال ہوا، وہاں موجود لوگوں میں بیشتر تو متعلموں کی تھی جبھی عبدالباری بہت مفصل انداز میں اس طرح جواب دے رہا تھا کہ ان کی تسلی و اطمینان ہو جائے۔

"ایمان کا معنی ہے محکم یقین اور غیب غیب ہر اس چیز کو کہتے ہیں، جو ظاہر حواس کی رسائی سے بلند اور عقل کی سمجھ سے بالاتر ہو مثلاً فرشتے، قیامت، جنت، دوزخ اور خود ذات الٰہی یہ سب غیب میں شمار ہیں جنہیں نہ آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے نہ عقل سے سمجھا ان کے جاننے کا فقط ایک ذریعہ ہے اور وہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کچھ نکلا اس پہ انسان محکم یقین رکھے اسی لیے ایمان بالغیب کو تقویٰ کی پہلی شرط قرار دیا گیا اس کے علاوہ شریعت اسلامیہ کے وہ احکام جن کی حکمتوں کے سمجھنے سے انسانی عقل ابتدا میں قاصر رہتی ہے یا وہ ارشادات جو اس کے ذاتی مفاد یا اس کے گروہی مصالح و منافع کے خلاف ہو تو ایسے حکموں کو تسلیم کرنا بھی ایمان بالغیب میں داخل ہے یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی چیز کو سچا مانے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے قطعی اور نفع مند ہونے پر اسے اسی درجہ یقین ہو کہ ان تمام رکاوٹوں کے باوجود وہ ان کو عملی جامہ پہنانے پر آمادہ ہو اعتماد اور اطاعت کا یہ مقام جب تک کسی کو میسر نہیں ہوتا وہ قرآن کی ہدایت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا بلکہ بے یقینی اور تذبذب کی کیفیت اس کے اعمال کو بے نتیجہ کر دیتی ہے۔" وہ خاموش ہو کر اگلے چند لمحوں تک کسی مزید سوال کا منتظر رہا تھا جب ایسی کوئی صورت نظر نہیں آئی تو دعا کو ہاتھ اٹھا دیے تھے اس کی دعاؤں سے جو عجز و انکساری خشوع اور خضوع جھلکتا تھا دل بے ساختہ گداز ہو کر آنسوؤں کے موتی لٹانے لگتا اس وقت بھی حاضرین پہ یہی کیفیت طاری ہو چکی تھی خود عبدالباری کی آواز رب کی بارگاہ میں توبہ کی گزارش کرتے کرتے رندھ گئی تھی اپنی ہر دعا اسے اس لمحے کی دعا یاد دلا جاتی جب اس نے رو رو کر رب سے پہلی بار حبہ کی بجائے رب کو مانگا تھا وہ وعدوں کا سچا بھلا کب وعدہ خلافی کرتا ہے سو اس کے ایک قدم پہ ستر قدموں کا فاصلہ طے کر کے قرب بخشا گیا تھا اس کے بعد اس نے ہر گزرتے دن کے ساتھ خود کو حبہ سے بے نیاز ہو کر رب کی طرف راغب ہوتے دیکھا تھا اس کی خواہش کے مطابق رب نے اسے سب کچھ سونپا تھا مفتی صاحب کو خوش الحان آواز میں قرآن حکیم کی قرات کرتے دیکھ کر اس کے اندر پیاسی حسرت اُمڈی تھی کیا کبھی میں بھی اس طرح قرات کر سکوں گا ایک بار اس نے بہت افسردگی سے سوچا تھا اور ایسی حسرت کو بے چارگی سمیت مفتی صاحب سے بیان کر

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

دیا انہوں نے جواباً اسے سورہ طٰہٰ کی وہ آیات پڑھنے کی تلقین کی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا سے اپنی زبان کی گرہ کھلنے اور فصیح البیانی کی دعا کی تھی اور آج اس پہ خدا نے اپنا کرم اپنا فضل کیا تھا کہ وہ مفتی صاحب سے بھی زیادہ فصیح انداز میں قرات کرتا تھا۔

''جیتے رہو بیٹے تمہیں دیکھتا ہوں تو زبان سے رب کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتا۔'' جس پل وہ مفتی صاحب کے پاس آ کر بیٹھا انہوں نے انکساری کے اظہار کے طور پہ سر جھکا کر کہا تھا۔

''الحمدللہ۔'' عبد الباری نے زیر لب کہا تھا۔

''بیٹے تمہارا پاکستان جانے کا ارادہ کب تک ہے۔'' مفتی صاحب کی بات کا مفہوم وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھا تھا۔ کچھ مہینوں سے وہ اسے پاکستان جا کر جب کو ڈھونڈنے پہ زور دے رہے تھے اس نے جھکے سر کو مزید جھکا لیا وہ اب اس راستے پہ چلنا نہیں چاہتا تھا مگر مفتی صاحب سے انکار کرنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔

''بیٹا یوں کسی کو لٹکائے رکھنا بالکل مناسب نہیں اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔'' وہ جتنا اس موضوع سے کترا رہا تھا وہ اس قدر طویل گفتگو پہ آمادہ نظر آئے وہ لب بھینچے خاموش رہا تھا۔

''عبد الباری ایک بار کوشش تو کرو بیٹے میرا خیال ہے اب جب تمہیں ریجیکٹ نہیں کرے گی۔'' انہوں نے رائے زنی کی تو عبد الباری بے اختیار انہیں ٹوک گیا تھا۔

''مفتی صاحب پلیز۔'' بھرائے ہوئے گلے سمیت وہ فقط اتنا ہی کہہ کر اٹھ گیا تو مفتی صاحب نے اسکا ہاتھ تھام کر دوبارہ بیٹھنے پہ مجبور کرتے ہوئے اس کے ضبط کی کوشش میں سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔

''آپ یقین کر سکتے ہیں تو کر لیجیے کہ اب یہاں ایسی کوئی خواہش نہیں۔'' اس نے سینے پہ دل کے مقام پہ ہاتھ رکھا۔

''میں نے ان گزرے ہوئے دو سال میں اپنے رب سے شدتوں سے جو دعا مانگی وہ اسی احساس سے بے نیازی کی ہے میں بھی اسے انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا آپ کہیں تو میں اپنے طور پہ اسے آزاد.....''

''عبد الباری!'' مفتی صاحب کے چہرے کی رنگت بے ساختہ پھیکی پڑی اور انہوں نے اپنا کانپتا ہوا ہاتھ اس کے ہونٹوں پہ رکھ دیا۔

''رب کو ناراض کرنے والی باتیں نہیں کرو عبد الباری غور کرو اپنے اندر جھانکو وہ خواہش ابھی بھی کہیں نہ کہیں موجود ہو گی کہ یہ فطرت کے عین مطابق ہے اسلام ایک مکمل دین ہے مکمل ضابطہ حیات اللہ تعالیٰ نے تو نبیوں کو بھی راہبوں کی زندگی کا حکم نہیں دیا ہم تو پھر عام انسان ہیں اور بعض امور میں بھی تو وہ ہمارے لئے ایسا کچھ الگ نہیں چاہتا کیسے ممکن ہے وہ سرے سے تمہاری اس چاہ کو اس طلب کو ہی مٹا دے احساس پہ برف گر جائے تو وقتی طور پہ جذبے سرد ضرور پڑ جاتے ہیں، ختم ہو کر مرتے نہیں میں جانتا ہوں تم دراصل اس بات کو سوچنے سے خوفزدہ ہو کہ رب ناراض نہ ہو جائے رب کسی بھی جائز عمل سے ناراض نہیں ہوتا تم بھی غور کرو ضرور تمہیں اندر سے جواب ملے گا اور ہاں تم ابھی بھی خود کو اس قابل نہیں پاتے کہ چہرے پہ سنت مصطفیٰ (داڑھی) سجا سکو۔'' اس کے خوبرو سنجیدہ چہرے کو دیکھتے انہوں نے یکایک موضوع بدل کر اسے گھیرا تھا وہ خجالت زدہ انداز میں مسکرایا۔

''جہاں تک کامل ہونے کی بات ہے مفتی صاحب تو وہ میں کبھی بھی نہیں ہو سکتا کامل تو بس اللہ تعالیٰ کی ذات ہے انسانوں میں محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور ہاں یہ سنت بھی انشاءاللہ جلد ادا کرنے کی کوشش کروں گا باقی جو اللہ کی

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

مرضی شاید ابھی اس کا بھی وقت نہیں آیا۔"
"ہوں ویسے یقین شیو مولانا اور ایسا عامل میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔" انہوں نے ہلکے پھلکے انداز میں کہہ کر اسے چھیڑا تو عبدالباری کے لبوں پہ چھپی ہوئی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

*****

سارے حرفوں میں اک حرف پیارا بہت اور یکتا بہت
سارے ناموں میں اک نام سوہنا بہت اور ہمارا بہت
اس کی شاخوں پہ آکر زمانے کے موسم بسیرا کریں
اک شجر جس کے دامن کا سایہ بہت اور گھنیرا بہت
اک آہٹ کی تحویل میں زمیں آسماں کی حدیں
اک آواز دیتی ہے پہرا بہت اور گہرا بہت
جس دیئے کی توانائی عرش و سما کی حرارت بنی
اس دیئے کا ہمیں بھی حوالہ بہت اور اجالا بہت
میری بینائی سے اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
میں نے روئے محمد کو سوچا بہت اور چاہا بہت
میرے ہاتھوں اور میرے ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں
میں نے اسم محمد کو لکھا بہت اور چوما بہت
بے یقیں راستوں پہ سفر کرنے والا مسافر سنو
بے سہاروں کا ہے اک سہارا بہت کملی والا بہت

عبدالباری نے بہت جذب سے اشعار پڑھے تھے اور کتاب بند کر کے ٹھوڑی کے نیچے ٹکا دی اس کی آنکھوں میں نمی کا احساس بڑھ رہا تھا سیرت مصطفیٰ پچھلے ساڑھے تین سالوں سے اس کے زیر مطالعہ تھی اور قرآن مجید کے بعد یہ واحد کتاب تھی کہ جسے جانے وہ کتنی بار پڑھ چکا تھا اس کے باوجود ہر بار پڑھنے پہ نئی لذت نیا سکون و راحت اور آگاہی کے نئے در وا ہوتے تھے اسے کل سے پھر رخت سفر باندھنا تھا وہ اٹھ کر اپنے سامان کی پیکنگ کرنے لگا تو لبوں پہ آپ ہی آپ نعتیہ اشعار مچل گئے تھے۔

کوئے نبی سے آنہ سکے ہم راہ ہی کچھ ایسی تھی
یاد رہی نہ جنت ہم کو جنت ہی کچھ ایسی تھی
دیکھتے رب یوسف جیسے کبھی حشر میں ان کے چہرے کو
جب پوچھا تو کہنے لگے وہ صورت ہی کچھ ایسی تھی
پاس بلایا پاس بٹھایا عرش پہ ان کو خالق نے
یہ تو آخر ہونا ہی تھا چاہت ہی کچھ ایسی تھی
یاد رہی نہ جنت ہم کو جنت ہی کچھ ایسی تھی
اور بولو کہ جبریل سے کیونکر ان کی گلیاں چھوٹی تھیں
جب پوچھا تو کہنے لگے وہ عظمت ہی کچھ ایسی تھی

"عبدالباری!" مفتی صاحب دروازہ کر کے اندر آئے تھے تب اس نے بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے پلٹ کر انہیں دیکھا اور بے ساختہ مسکرایا۔

"آیئے نا۔"

"بیٹے میں ایک خاص بات کرنے آیا ہوں اسے چھوڑ کر میرے پاس آؤ۔" وہ صوفے پہ بیٹھ گئے تھے۔

"جی۔" عبدالباری ان کے چہرے سے کچھ غیر معمولی کا اندازہ کرتے ہی تیزی سے ان کے پاس آ بیٹھا۔

"بیٹے تمہیں یاد ہے تم نے کہا تھا اگر میں آپ کے کہنے پہ پاکستان چلا بھی جاؤں تو اتنے بڑے ملک میں حبہ کو کیسے ڈھونڈوں گا۔" انہوں نے پوچھتے ہی کہا تو عبدالباری گہرا سانس بھر کر اثبات میں ہلا گیا۔

"جی۔"

"جانتے ہو تب میں نے اللہ سے اس مشکل کا حل مانگا تھا مدد طلب کی تھی اور پتہ ہے آج کیا ہوا۔"

"جی۔" اس نے ان کا جوش و خروش حیرت کی نگاہ سے دیکھا۔

"بیٹے حبہ کا تو فی الوقت کچھ نہیں پتا لگ سکا لیکن مجھے یقین غالب ہے کہ رب مدد فرمائے گا انشاءاللہ ابھی تو تمہاری والدہ کے متعلق خبر ہے وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں بیمار ہیں ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں جتنی جلدی ہو سکے ان سے ملو اللہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے باقی راہیں...

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

بھی آسان فرمائے گا۔'' اس کے حقیر چہرے کو دیکھتے وہ نرمی سے گویا ہوئے جب کہ عبدالباری بہتر انداز میں بہترین کو سوچنے لگا۔

اپنے دھیان میں چلتی وہ برآمدے کے پلر سے آن لگی تھی ہرے بھرے لان کا آنکھوں کی طراوت بخشتا نظارہ نگاہوں کے سامنے تھا مگر دل بجھا بجھا ہوا تھا کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ ''ہر موسم دل کا موسم ہے دل کے موسم کے ساتھ ہی ہر موسم بے رنگ اور بے کیف تھا گردن اونچی کر کے اس نے آسمانوں پہ اڑتے پھرتے سفید پرندوں کو حسرت و یاسیت آمیز انداز میں گہری سانس کھینچی تھا اور کاش وہ بھی کوئی پرندہ ہوتی اور آسمان میں لمبی اڑان بھر کے کہیں سے اسے ڈھونڈ لاتی اس خواہش پہ ہمیشہ کی طرح آج اس کا دل دھڑکا نہیں تھا خود سے اعتراف میں کوئی عار نہیں تھا اور اس نے خود سے اعتراف کر لیا تھا۔

پچھلے ساڑھے تین سالوں سے وہ اعتراف کرنے سے کتراتی تھی مگر اب اس نے اس مشقت سے اپنا دامن چھڑا لیا تھا ہاں وہ ایک لمحہ اس کی زندگی میں آیا تھا پوری جزئیات کے ساتھ اور اپنا آپ اس نے منوا کر اسے تہی دست تہی داماں کرنے کے بعد رخصت ہو گیا تھا وقتی طور پہ اسے اس زیاں کا احساس نہ ہو پایا تھا اسے محبت ہوئی تھی تب جب جدائی سامنے تن کر آن کھڑی ہوئی تھی جانے کیوں وہ ایک عام سا لمحہ اپنے خاص ہونے کا تعین سونپ گیا تھا اسے جب اس نے غیر معمولی شور کی آواز سنی تو اپنے جانے کی تمام تیاری وہ مکمل کر چکی تھی اس نے ہی جان کی حرکتوں سے عاجز آ کر ولید حسن کو فوری آنے کا کہا تھا ایگزام وہ دے چکی تھی رزلٹ کا کیا تھا اسناد وغیرہ بھی ولید حسن لا سکتے تھے ولید حسن اس کے اس اچانک فیصلے پہ حیران ضرور ہوئے مگر کسی قسم کا استفسار نہیں کیا بلکہ وہ اندر سے اس کے اس فیصلے سے خوش تھے اس پہ خود بھی عجلت سوار تھی وہ

اچھی کتابیں پڑھنے کی عادت ڈالیے

ابن انشاء

اردو کی آخری کتاب	165/-
خمار گندم	200/-
دنیا گول ہے	225/-
آوارہ گرد کی ڈائری	100/-
ابن بطوطہ کے تعاقب میں	200/-
چلتے ہو تو چین کو چلیے	100/-
نگری نگری پھرا مسافر	[illegible]
خط انشاجی کے	200/-
بستی کے اک کوچے میں	[illegible]
چاند نگر	165/-
دل وحشی	165/-
آپ سے کیا پردہ	250/-

ڈاکٹر مولوی عبدالحق

قواعد اردو	[illegible]00/-
انتخاب کلام میر	60/-

ڈاکٹر سید عبداللہ

طیف نثر	160/-
طیف غزل	120/-
طیف اقبال	120/-

لاہور اکیڈمی، چوک اُردو بازار، لاہور

فون نمبر: 7321690-7310797

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

جلد از جلد وہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جانا
چاہتی تھی وہ اتنا گھبرا گئی تھی اس قدر مشتعل تھی کہ
اس نے یہ بھی سوچنا گوارا نہیں کیا تھا کہ جان نے
اسے ایسے بندھن میں باندھ کر بے بس کر دیا ہے
جو آئندہ آنے والی زندگی میں اس کے لئے بہت
مسائل پیدا کر سکتا ہے اس نے کچھ نہیں سوچا تھا
شاید خوف اور وحشت کا قوی احساس اسے یہ
سوچنے ہی نہیں دے رہا تھا شور کی آواز سے وہ چونکی
تھی مگر یہ گمان تک نہ تھا جان بھی ہو سکتا ہے وہ
اپنے دھیان میں باہر آئی تھی ولید حسن اسے مار
مار کر زخمی کر چکے تھے اس کا داہنا رخسار کسی چوٹ
کے نشان سے نیلا ہو کر سوجن کا شکار تھا اور ناک
سے خون بہہ رہا تھا جسے صاف کرنے کا بھی اسے
موقع نہیں مل رہا تھا جب نے ولید حسن کو اسے تھپڑ
مارتے دیکھا اس کے دیکھتے اس کے ہونٹ کا
کنارہ پھٹا تھا اور ناک کی طرح ہونٹ سے بھی
خون جاری ہو گیا تھا اس کے بعد وہ ان کا زوردار
دھکا لگنے سے بے اختیار پیچھے کی جانب جا گرا
تھا وہ اتنا کمزور نہیں تھا یہ غفلت تھی جو جب کو باہر
آتے دیکھ کر اس پہ طاری ہوئی تھی ہمیشہ کی طرح
اس وقت بھی وہ اسے روبرو پا کر جیسے باقی سب
کچھ فراموش کر گیا تھا حالانکہ اسے ایسا ہی کرنا
چاہیے تھا اس کے سر کے پچھلے حصے پہ بھی چوٹ
آئی تھی تب جب حلق سے نکلنے والی چیخ پہ قابو نہ پا
سکی اسے خون میں تربتر ہوتے دیکھنا اس کی
آزمائش کا امتحان ہی تھا وہ بے ساختہ نیچے بیٹھتی
چلی گئی تھی یہ وہ شخص تھا جسے اس نے اکثر چین
سمیت دیکھا تھا وہ اس کا دل ڈبو رہا تھا وہ بے
جان ہوتی ٹانگوں سمیت بیٹھی تھی جب کہ جان غلط
سمجھا تھا اس کا خیال تھا وہ گری ہے وہ بھی بے
ہوش ہو کر جبھی وہ چیختا ہوا اس کی طرف آیا تھا اور
اسے پکارنے لگا تھا اتنی بڑی جسارت پہ وہ بھی
اس کے باپ کے سامنے اسے سزا تو پانا تھی اس
نے بے بسی سے اسے مزید پٹتے دیکھا تو آنکھوں

پہ ہاتھ رکھ لئے جب دیکھا اس کے
باہر کی بات تھی وہ چیخ کر اس سے
گواہی دے رہا تھا اور جب وہ پیچھے ہٹ
جاننے کے باوجود وہ اس کی فوراً میں
کہہ سکی جو اسے معتبر کر دیتا اس وقت وہ
ولید حسن سے جان سے اور خود اپنے آپ سے
اپنے اندر سے اٹھتی اس کی ہمدردی کو وہ
سے قاصر رہی تھی جان چلا گیا تھا اس کی
کتنی غیر ہو چکی تھی ولید حسن پہ عجلت سوار ہو
وہ جلد از جلد نکلنا چاہ رہے تھے اور وہ لوگ
آ گئے تھے مگر ایک بے چینی مسلسل جب کے تعاقب
میں رہی تھی جانے کیا احساس تھا جبھی اسے لگا
وہ اپنی کوئی اہم چیز کہیں بھول آئی ہے اس
کی چبھن کو محسوس کرتے اس نے کئی بار اپنا
چیک کر ڈالا ہر چیز موجود تھی اس کے باوجود کسی
کا احساس غالب رہا تھا اور وہ کمی کیا تھی وہ بہت
جلد جان گئی تھی اور جاننے کے بعد آنکھیں خود
بھول گئی تھی کہ خود سے بھی وہ گئی۔

دیروز دربتاں سرا
ہمہ طوطیاں خوشنو!
بلغ العلے بکمالہ
اور قمریاں بھی شوق سے
ڈالے ہوئے سر طوق میں
کہتی تھیں اپنے ذوق میں
کشف الدجیٰ بجمالہ
اور بلبلیں بھی کو بہ کو
لے لے کے ہر اک گل کی بو
کرتی تھیں چہ چار سو
حسنت جمیع خصالہ
چڑیوں کے سن کے چہچہے
انسان بھلا کیوں چپ رہے
لازم ہے اس کو یوں کہے
صلوعلیہ وآلہ، صلوعلیہ وآلہ

SkorpIO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

سحاب رت میں بھی وظیفہ
نجات کے خوشگوار موسم کی واپسی ہے
کڑوے دنوں کی کلیہ ہے تو
صلو علیہ والہ، صلو علیہ والہ

جس وقت عبدالباری ہوسپٹل پہنچا رات ڈھل رہی تھی مغرب کی نماز ادا کرکے وہ چلا تھا اور اب عشاء ہو رہی تھی اس نے پہلے نماز ادا کرنے کا سوچا اور کچھ فاصلے پہ موجود مسجد میں آ گیا دعا میں اس نے کیتھرین کے لئے خلوص دل سے دعا کی تھی اور وہاں سے ایک بار پھر ہوسپٹل آ گیا ریسپشن پہ کیتھرین کے متعلق معلومات حاصل کرتا ہوا وہ اس کے کمرے تک آ گیا تھا پھولوں کا فریش بکے اور پھل سنبھالے وہ اندر آیا تو بیڈ پہ ہڈیوں کے ڈھانچے کو دیکھ کر اسے لگا جیسے بتانے والی نے غلطی سے اسے کسی اور مریض کے کمرے میں پہنچا دیا ہے وہ رکا تھا اور پلٹ کر قریب تھا کہ دروازے سے نکلتا کہ کیتھرین کی کمزور آواز نے اس کے قدموں کو پابہ زنجیر کر دیا تھا اتنے سالوں بعد بھی وہ کیتھرین کی آواز کو نقاہت کے باوجود پہچان چکا تھا مگر اسے دیکھ کر اسے دھچکا لگا تھا اگر وہ اسے نہ پکارتی تو شاید وہ اسے کبھی بھی نہ پہچان پاتا اس نے پلٹ کر یقین سے عاری ساکن آنکھوں سمیت اسے دیکھا وہ بھونچکا سا کھڑا رہ گیا تھا گہرا رنج تاسف ملال اور دکھ کتنی کیفیات تھیں جنہوں نے اسے جکڑ کر مفلوج کر ڈالا تھا زرد رنگت اور اندر کو دھنسی ہوئی آنکھوں سمیت وہ کیتھرین تو کیا اس کا سایہ بھی نہیں لگ رہی تھی۔

"ممی!" اس کے کانپتے لبوں سے یہی ایک لفظ نکلا تھا پھول اور پھل اس کے لرزتے ہاتھوں سے چھوٹ کر گر گئے تھے اسے خود کو سنبھالنا واقعی دشوار محسوس ہوا تھا۔

"آؤ میرے بچے میرے سینے سے لگ جاؤ، بہت آگ بھڑک رہی ہے یہاں اس روز سے جب سے میں نے تمہیں چھوڑا ہے" ناتواں بانہیں پھیلائے بھیگے ہوئے لہجے سمیت وہ بولی تو عبدالباری کو بھی مزید ضبط کا یارا نہ رہا تھا وہ بھاگ کر کسی ننھے بچے کی طرح ہی اس کے سینے پہ سر رکھ کے رونے لگا تھا۔

"یہ کیا ہوا کیا ہو گیا ممی کیسا روگ پال لیا تھا۔" وہ دیوانگی کے عالم میں اس کے ہاتھ چومتا بال چومتا ہوا بلک رہا تھا، ایک رشتہ تھا اس کے پاس واحد ایک رشتہ اور وہ بھی کیتھرین اسے اس حال میں دیکھ کر وہ جیسے ایک بار پھر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا خود پہ ضبط نہ رکھ پایا تھا اسے خود پہ غصہ آیا تھا وہ اسے چھوڑ کر گیا ہی کیوں ماں کا غصہ وقتی ہوتا ہے وہ کیوں بھول گیا کہ کیتھرین نے اس کی خاطر زندگی تیاگ دی تھی اس نے کیوں اسے اتنا عظیم دکھ دے ڈالا، وہ مجرم تھا اس کا وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر سکتا تھا۔

"چپ ہو جاؤ عبدالباری اتنے تنومند لمبے تڑنگے جوان مرد ہو کر روتے تو تم بالکل اچھے نہیں لگتے۔" کیتھرین اس کا سر تھپک کر رندھی ہوئی آواز میں بولی تھی عبدالباری نے آنسوؤں سے جل تھل ہوتی نظروں سمیت اسے دیکھا تھا اور ہچکی بھر کے بولا تھا۔

"میری وجہ سے ممی یہ سب میری وجہ سے ہوا۔" اس کی آنکھوں کی نمی گال بھگونے لگی۔

"نہیں میرے بچے ایسا نہیں سوچو اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں یہ سب یونہی ہونا طے تھا ڈونٹ وری ابھی تو میں نے تم سے بہت خاص بات کرنا ہے وہ جو کبھی نہیں کی۔" اس کی سانسیں بے ہنگم ہونے لگیں۔

"ممی!" عبدالباری گھبرا کر اس کا ہاتھ اور پشت سہلانے لگا۔

"میں ڈاکٹر کو......"

"نہیں جان نہیں کہیں مت جاؤ مجھے چھوڑ کر یہاں بیٹھو اور میری بات سنو، میں بالکل ٹھیک

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ہوں ڈونٹ وری۔'' کیتھرین نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں بھینچ کر اونچی آواز میں کہا تو عبد الباری ناچاہتے ہوئے بھی بیٹھ گیا، معاً اس کی نگاہ پھولوں اور فروٹ پہ پڑی جو گھبراہٹ میں اس سے گر گئے تھے اس نے اٹھ کر پہلے انہیں سمیٹ کر ٹیبل پہ رکھا تھا پھر کیتھرین کے پاس آکے بیٹھتا ہوا بولا۔

''ممی کیا ہوا آپ کو؟'' کیتھرین اس سوال پہ زخمی سے انداز میں مسکرائی تھی۔

''کچھ نہیں بس تم سے دور رہ کر جینا بھول گئی تھی۔'' عبدالباری کے دل پہ جیسے گھونسا لگا تھا۔

''ممی!'' وہ پوری جان سے لرز کر رہ گیا۔

''نہیں خدا کا شکر کر رہی ہوں وہ بات کہیں سنو گے جو کہنے کے لئے میں نے تمہیں بلایا ہے۔'' اس کا دھواں ہوتا چہرا دیکھ کر کیتھرین نے بات ہی بدل دی مگر عبدالباری خود کو بہلانے میں بری طرح سے ناکام رہا تھا اسے لگا تھا جیسے ایک بار پھر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے گا۔

''میرے بچے آج میں تمہیں تمہارے ایسے سوال کا جواب دینے والی ہوں جو تم نے بارہا مجھ سے کیا مگر میں نے تم سے جھوٹ بولا تم بیشک مجھ سے خفا ہو جانا مگر میرے بچے میں اپنے دل پہ بوجھ لے کر مرنا نہیں......''

''ممی پلیز۔'' وہ بے چین سا ہو گیا تو کیتھرین یوں گہرے گہرے سانس بھرنے لگی جیسے اتنا سا بولنے سے ہی بہت تھک گئی ہو۔

''ایسی بات مت کہو ممی آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔'' وہ اس کی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو سمیٹتے ہوئے محبت سے بولا تو کیتھرین یوں مسکرائی جیسے وہ اس کی بات پہ یقین نہ کر پائی ہو۔

''میری بات سن لو بیٹے تمہاری ماں تم سے جو کہنا چاہتی ہے وہ بہت بڑا سچ ہے تمہیں عجیب بھی لگے گا اور شاید تم حیران بھی مگر یہی سچ ہے۔''

کیتھرین گڑگڑائی۔

''ممی!'' عبدالباری مضطرب سا ہو گیا۔

''تم اپنے باپ کے متعلق جاننا چاہتے تھے ناں وہ اب نہیں......''

''ممی چھوڑیں آپ۔'' اس نے کیتھرین کی بات کاٹی۔

''وہ سچ نہیں تھا بیٹے وہ جھوٹ تھا جو میں نے ساری زندگی تم سے بولا میں تمہیں کھونے سے ڈرتی تھی میں سمجھتی تھی اگر تم نے جان لیا وہ زندہ ہے تم مجھے چھوڑ کر اس کے پاس چلے جاؤ گے اور دیکھو میرے جھوٹ کے باوجود میں نے پھر بھی تجھے کھو دیا میرا خوف میرے سامنے آ گیا تھا۔'' وہ رکی اسے شدید کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔

عبدالباری جو قدرے حیران پریشان ششدر سا اسے دیکھ رہا تھا اسے کھانسی کا دورہ پڑتے دیکھ کر گھبرا کر اس کی پشت سہلانے لگا۔

''ممی آپ ایسی باتیں نہ کریں مجھے کچھ نہیں سننا مجھے صرف آپ کی ضرورت ہے۔'' وہ ہونٹ کچلتے ہوئے اسے یقین دلانے کی سعی کرنے لگا۔

''میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔'' وہ اٹھا تھا کیتھرین کی طبیعت بگڑ رہی تھی اس کے ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔

''نہیں جانے رہنے دو بیٹے بس میں ٹھیک ہوں تم بیٹھو۔'' کیتھرین نے کھانسی کے دوران ہی اس کا ہاتھ پکڑ لیا عبدالباری بے بس سا ہوا تھا۔

''تم صحیح سمجھے تھے بیٹے تمہارا باپ ایشین تھا پاکستانی اور مسلمان تھا میں اس سے شدید محبت کرتے ہوئے بھی عمر بھر اس سے نفرت کا پرچار کرتی رہی میں نے عمر بھر میں جھوٹ بولا صرف تمہاری وجہ سے میں تمہیں چاہتی تھی میں تمہیں کھو دو تصور ہی مجھے موت کے قریب کر دیتا تھا عابد آل باری وہ شخص جسے میں نے خود پسند کیا تھا جس سے میں نے خود شادی کی تھی اسے میں نے

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

لو دی کھو دیا اپنی شدت پسندی اور طبیعت کے اقا ہن کی وجہ سے اس کے پیرنٹس نے پاکستان میں اس کی شادی کر دی تھی مجھ سے جس یہ ہی اس کی شراکت برداشت نہ ہو پائی اور جس نے اس کی معافیوں کے باوجود اسے طلاق دے دی اسے چھوڑ دیا اور خود عمر بھر سسکتی رہی اس کے چلے جانے کے بعد مجھ پہ انکشاف ہوا تھا میں اس کے بچے کی ماں بننے والی تھی میں نے اس سے نفرت کی بنا پر اس سے انتقام لینے کا سوچا میں نے، میں نے اس کا بچہ ضائع کرانا چاہا تھا مگر پھر میرے اندر کی ماما اس بات کے آڑے آ گئی میں نے ابارشن نہیں کروایا اس بچے کو جنم دیا اور اس کا نام جان الیگزینڈر رکھ دیا میں نے اسے اس کے باپ کا نام نہیں دیا میں نے اسے اس کے باپ کی پہچان نہیں دی میں نے اس سے اس کی پہچان چھین لیا دیکھا جاتا تو یہ بھی ایک انتقام تھا جو میں نے اس شخص سے لیا [illegible] امریکہ کو مسکن بنا لیا مگر اس شخص سے رابطہ نہیں توڑا میں نے خط کے ذریعے اسے بتایا تھا کہ اس کا بیٹا میرے پاس ہے میں نے اسے سب کچھ بتا دیا سوائے اپنا ٹھکانہ بدلنے کے، میں نے اسے لمحہ لمحہ ٹارچر کیا میں نے اسے بتایا کہ میں ایک مسلم کے بچے کو عیسائی بنا چکی ہوں وہ کیسے نہ تڑپا ہو گا وہ بہت کٹر مسلم تھا اس معاملے میں شادی کے بعد اگر ہمارا اختلاف ہوا تھا تو اسی بات پہ وہ اپنے بچوں کو مسلموں والے نام دینا چاہتا تھا اعتراض مجھے بھی نہ ہوتا اگر وہ سب ہمارے درمیان نہ ہوتا وہ مجھے ڈھونڈنے انگلینڈ میرے ٹھکانے پہ بھی گیا تھا۔" عبدالباری ساکت بیٹھا تھا یہ کہانی واقعی انوکھی اور ناقابل یقین تھی۔

"بیٹے اب میں چاہتی ہوں تم اپنے باپ سے ملو میں نے چاہا تھا تم مسلم نہ رہو مگر یہ خدا کی رضا تھی کہ ایک مسلم کا خون بالآخر مسلم ہو گیا مجھے تب اس بات نے اتنا زیادہ حیرت کیا تھا میری عمر بھر کی محنت رائیگاں گئی تھی تمہیں محبت ہوئی تھی تو ایک مسلم لڑکی سے۔" وہ لب کچلنے لگی تھی، عبدالباری سکتے کے عالم میں بیٹھا تھا۔

"مجھے پتہ تھا تمہیں شاک لگے گا شاید تم مجھے معاف بھی نہ کر پاؤ عبدالباری میں مرنے سے قبل یہ امانت، امانت دار کو لوٹانا چاہتی تھی تبھی میں نے تمہارے باپ کو ساری صورتحال سے آگاہ کر دیا ہے بلوایا ہے اسے تم ملنا پسند کرو گے اس سے۔" اپنے باپ سے عبدالباری چونکا تھا اور دھندلی نظروں سمیت کیتھرین کو دیکھنے لگا۔

"ایک اور بات بتاؤں، باری جو تمہیں خوش کر سکتی ہے۔" وہ بڑی دقت سے مسکرائی تھی، عبدالباری خود اتنا غمزدہ اور خالی محسوس کر رہا تھا کہ جواب میں مسکرانے کی ہمت نہیں کر پایا۔

"جب سے تم گئے تھے میں نے یسوع مسیح سے بہت دعائیں مانگیں تمہیں ملانے کی مگر کچھ نہ ہوا مجھے تب تین سال بعد یاد آیا تمہارا باپ ہر مشکل میں اپنے رب سے مدد مانگا کرتا تھا اس کا یقین اور ایمان اس قدر پختہ تھا کہ وہ جو بھی مانگا کرتا اسے ہمیشہ ملا تھا میرا بھی دل چاہا جو یسوع مسیح نے مجھے نہیں دیا مجھے وہ رب سے مانگنا چاہیے، باری میں اللہ سے دعا کی تھی اگر وہ واقعی واحد و لاشریک یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ مجھے میرے بچے سے ملا دے میں اسے مان لوں گی، پتہ ہے عبدالباری اس سے چند دن بعد ہی مجھے تمہارا سراغ مل گیا تم مجھے مل گئے رب نے تمہیں مجھ سے ملا کر اپنی سچائی اپنی واحدنیت اور پاکیزگی کو ثابت کر دیا مجھے خوشی ہے کہ اب تم اور تمہارا باپ ہی نہیں میں بھی مسلم ہوں قیامت کے دن وہ شخص جسے اپنی نادانی سے میں نے دنیا میں گنوایا تھا میرے ساتھ ہو گا۔" وہ مسکرائی تھی اور پھر آنکھیں موند لیں، عبدالباری ساکت بیٹھا تھا۔

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

دل بہلاتا نہیں ہے محبتیں اس کی
پڑی ہوئی تھیں مجھے کئی یادیں اس کی
میرا سارا سفر اسی کی خوشبوؤں میں کٹا
مجھے تو راہ دکھا میں تھیں چاہتیں اس کی
گھری ہوئی تھی میں چہروں کی بھیڑ میں لیکن
کہیں نظر نہیں آئیں شبیہیں اس کی
میں دور ہوئی ہوں تو ایسا لگتا ہے
کہ مجھ کو چھاؤں جیسی تھیں رفاقتیں اس کی
کس گلی میں یہ کس شہر میں نکل آئے
کہاں پہ رہ گئیں لوگو صداقتیں اس کی
میں بارشوں میں جدا ہو گئی ہوں اس سے مگر
یہ میرا دل یہ میری سانسیں امانتیں اس کی

نوشی گیلانی کی محبتیں جب شمار کرتا ہاتھ میں لئے وہ بھیگی آنکھوں کو جھپکتی ضبط کی کوشش میں نڈھال ہوئی تو اسی کتاب پہ چہرا ٹکا کر آنسوؤں کو بہنے دیا تھا کتنے آنسو تھے جو بہا چکی تھی پچھلے چار سالوں سے وہ یہی کر رہی تھی کتنی دعائیں کی تھیں اس نے رو رو کر گڑگڑا کے بھی وہ ایک شخص جو اس پوری دنیا میں وہ سب سے پیارا لگتا تھا آج اسی قدر عزیز ہو چکا تھا اتنا عزیز کہ رگ جاں میں اترا ہوا محسوس ہوتا تھا دھڑکنوں میں بس گیا تھا اس کے بغیر زندگی میں جیسے چارم ہی ختم ہو کر رہ گیا تھا یہ محبت بھی عجیب ہے دینے پہ آئے تو نوازتی چلی جاتی ہے اور جو ترسانے لگے تو پھر خون رلا دیتی ہے جو بے بسی جان کا مقدر تھی اب وجہ کے دامن میں آ گری تھی دعائیں بھی مستجاب نہیں ہو رہی تھیں گویا اس کی ناشکری پسند نہیں آئی تھی خدا کو کوئی یا کوئی اور بات تھی جو بھی تھا بہرحال وہ اب بہت بے قرار رہنے لگی تھی۔

بی بی جان الگ اس کی خاموشی اور گم صم رہنے کا گلہ کرتیں مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی جو میلے میں بھی تنہائی محسوس کرنے لگا تھا کہیں بھی چلی جاتی وہ ہر جگہ خود کو مس فٹ محسوس کرنے لگی تھی امریکہ سے واپسی کے ٹھیک ایک ماہ بعد ولید حسن نے اسے اپنے کمرے میں طلب کیا۔

"جی بابا جان۔" ان کے سامنے رکھی کرسی پہ ٹکتے ہوئے سر جھکائے وہ دھیرے سے بولی تھی تب ولید حسن جو ہاتھ میں پکڑی کتاب بند کر کے پرسوچ نگاہوں سمیت اسے ہی دیکھ رہے تھے چونکتے ہوئے گویا ہوئے تھے۔

"ہوں میں چاہتا تو یہ بات آپ کی بی بی جان کے ذریعے بھی پوچھ لیتا مگر بیٹا یہ ایک ایسی بات ہے کہ میں خود کرنا چاہ رہا ہوں۔" جب وہ چونک کر خوفزدگی کے عالم میں انہیں دیکھنے لگی معاملے کی غیر معمولی ہونے کا اندازہ وہ لگا چکی تھی۔

"بیٹے آپ نے ترمزی صاحب کے بیٹے کو دیکھا ہے۔"

"ج ج...... جی۔" وہ ہونق ہو گئی تھی بھلا اس قسم کا سوال بابا نے کیوں کیا تھا۔

"وہی جو اس روز ہمارے ہاں ڈنر پہ آیا تھا اپنے پاپا کے ہمراہ میں نے پچھلی دفعہ آپ کا تعارف کروایا تھا یاد نہیں۔" وہ اس کی حیرت اگنور کئے اسی درجہ اطمینان سے بات جاری رکھے تھے جب کہ اسے واقعی یاد نہیں آ سکا مگر جانے کیسے اس کا سر اثبات میں ہل گیا اس وقت وہ بہت بزدل ہو چکی تھی۔

"کیسا لگا آپ کو دانیال۔" اگلا سوال اس کے چودہ طبق ہی روشن نہیں کر گیا بلکہ اسے خائف کرنے کے ساتھ ساتھ ٹھٹکا کے بھی رکھ گیا تھا۔

"چند سال قبل ہی انگلینڈ سے بار ایٹ لا کی ڈگری لے کر آیا ہے اب یہاں وکالت میں اپنا نام بنا رہا ہے اس کی سب سے بہتر کوالٹی اس کا بے باک اور سچا ہونا ہے ترمزی صاحب نے بہت چاہ سے آپ کو اس کے لئے مانگا ہے خود دانیال کی خواہش بھی شامل ہے۔"

اس نے اپنا آپ فضا میں معلق محسوس کیا جان کا وجیہہ و شاندار سراپا اس کی نگاہوں میں آن سمایا جب کا رنگ فق ہوا تھا ان کی پر

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

قبل ہی وہ ایک جانب کو لڑھکی تھی جب
تک ولید حسن بوکھلا کر اس تک پہنچے وہ زمین بوس
ہو چکی تھی، کتنا کمزور کر دیا تھا اس کا دل جان
[illegible] نے ہوسپٹل میں ہوش آنے کے بعد
اس نے نم پلکوں کو خشک کرتے سوچا تھا اسے
نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا مگر بابا جان کو جانے
اس کی حالت پہ کیوں رحم نہیں آیا تھا اسے ٹھیک ہو
کر گھر آتے ہی انہوں نے پھر وہی تذکرہ چھیڑ دیا
ہوسپٹل میں اور گھر آنے کے بعد بھی ترمزی
صاحب ان کی بیوی اور بیٹا اکثر و بیشتر اس کی
عیادت کے واسطے آتے رہے تھے ایسے سمع حبہ کو
لگتا وہ عالم برزخ میں جا پہنچی ہے اس کا دل
ٹوٹ ٹوٹ کر ریزے ریزے وجود میں پھیلنے لگتا۔

"مجھے یہ پروپوزل ہر لحاظ سے پرفیکٹ لگا
ہے وہ لوگ منگنی نہیں ڈائریکٹ نکاح چاہتے ہیں
اس میں حرج بھی کچھ نہیں آپ بس اپنی تیاری کر
رکھیں۔" وہ واش روم سے باہر آئی تو بابا جان بی بی
جان سے مخاطب تھے، اسے لگا تھا جیسے ایک بار پھر
اسے نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا، کچھ ایسی ہی
گھبراہٹ اور سراسیمگی نے اسے گھیرا تھا بے جان
ہوتے قدموں سمیت وہ وہیں بیٹھ گئی تھی، بابا
جان اپنے دھیان میں تھے چلے گئے۔ بی بی جان
نے ہی اسے وہاں سے بستر پہ منتقل کیا تھا اس کی
پیلی پھٹک رنگت اور تیزی سے برستی آنکھیں انہیں
ہراساں کرنے لگیں تھیں ان کے استفسار پہ گھبرا
کر اس نے ساری حقیقت وہاں ان سے من و عن
کہہ دی کہ اس کے خیال میں اب اس کے سوا اور
کوئی چارہ بھی نہیں تھا وہ انتہائی بے بسی کے مقام
پہ آ پہنچی تھی بے بس تو جان تو یوں تھیں جیسے کاٹو تو
بدن میں لہو نہ ہو۔

"یہ تم نے کیا کیا حبہ یہ کیا کہہ دیا، اپنے بابا
جان کو جانتی نہیں تم کیا؟" وہ الٹا رو کر اسے
مزید ہراساں کر گئیں پھر اسے نہیں پتہ تھا بی بی
جان نے کیسے اور کن الفاظ میں ولید حسن تک یہ

بات پہنچائی تھی کہ ولید حسن اچھے سے آگاہ
تھے ... زندگی میں پہلی بار انہیں ... سے
دیکھا تو پھر آگر دونے کبھی کتاب اس سے پاس
اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا۔

"تو وہ کمینہ سچ کہہ رہا تھا میں سمجھا شاید
بکواس کر رہا ہوگا، دیکھ لیا آپ نے بیٹی کو آزادی اور
چھوٹ دینے کا انجام۔" وہ غصے میں یہ بھی بھول گئے کہ
بی بی جان بیچاری تو منع کرتی رہ گئی تھیں انہوں
نے ہی حبہ کی خواہش پہ یہ بولڈ اسٹیپ لیا تھا وہ
خوب گرجتے برسنے کے بعد راستے میں آئی ہر
شے کو ٹھوکروں سے اڑاتے وہاں سے چلے گئے
تھے حبہ اڑے اڑے حواسوں سمیت شدتوں سے
نیم بیہوشی بی بی جان سے چپکی ہوئے ہوئے کانپتی
رہی تھی اس دنوں اگر بی بی جان کمال ضبط اور
بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے ڈھارس
نہ بندھاتیں اس کا ہر پل خیال نہ رکھتیں تو گھر کے
پریشانی اور تشویش سے شاید وہ اپنا ہارٹ
فیل کر دیتی ولید حسن اطمینان سے نہیں بیٹھے تھے
وہ کسی طرح بھی اس ذلت بھری داستان کو خود
سے چپکا کر رکھنا نہیں چاہتے تھے انہوں نے
بڑے بڑے مفتیوں اور علماء سے رابطہ کر کے اس
مسئلے کا حل پوچھا تھا بعض کنفیوژ کر دینے والے
پوائنٹ سامنے آئے تھے کسی کا فیصلہ بھی دوسرے
سے متفقانہ نہیں تھا کسی نے کہا کہ یہ نکاح ہوا ہی
نہیں اگر ہوا بھی تو مقررہ مدت گزرنے کے بعد
جب کہ معاہدے کے مطابق دونوں فریقین کے
درمیان ازدواجی تعلق قائم نہیں ہوا یہ نکاح از خود
منسوخ ہو گیا کسی کے مطابق یہ نکاح قائم تھا اور
اگر وہ لوگ تنسیخ نکاح کرنا چاہتے تھے تو انہیں یا تو
فریق ثانی سے رابطہ کرنا پڑے گا یا دوسری صورت
میں بذریعہ عدالت یہ کام ہو سکتا تھا دوسری بات
چونکا دینے والی ہی تھی کبھی ولید حسن نے طے
کیا تھا کہ وہ خود امریکہ جائیں گے اور وہاں
جامعہ کے ریکارڈ سے جان کے متعلق معلومات

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

حاصل کرنے کے بعد اسے ڈھونڈ کر اس معاملے کو ہر صورت پلٹا کر دم لیں گے جب ان کے ارادے کو جانتے ہوئے پوری جان سے کانپ گئی تھی، ولید حسن چلے گئے تھے اور جب کے سجدے دراز ہونے لگے تھے اس نے پہلی بار دل کی مانگی ہوئے شدتوں سے ایک ہی دعا مانگی تھی اور وہ تھی جان کی بابا جان کو کبھی نہ ملنے کی دعا ایک ماہ بعد ولید حسن مایوس لوٹے تو جب نے اپنے اندر گہرا اطمینان اترتا محسوس کیا تھا اور سجدہ شکر ادا کرتے ہوئے اس نے اپنی دعا میں صرف جان انگیز چندہ کو ہی یاد رکھا تھا یہ محبت بھی عجیب شے ہے اچھے بھلے انسان کو بھی حواس باختہ کر کے رکھ دیتی ہے جب نے بھی اپنے دل کے آگے بے بس ہوتے اللہ سے جان کی ہدایت راہنمائی اور پختہ ایمان کی دعا مانگی تھی۔

....

ابھی کچھ بھی نہیں بدلا
درختوں پر وہی موسم ابھی تک مسکراتے ہیں
ابھی تک سرمئی شامیں ہمارے ساتھ روتی ہیں
ابھی تک میرے ہاتھوں پر تمہاری انگلیوں کی نرم پوروں
سے لکھے سب حرف زندہ ہیں
ابھی تک میرے سینے میں تمہاری سانس چلتی ہے
ابھی تو راستوں پر دودھیا پیروں سے پڑنے والے
تمہارے نقش قائم ہیں
ابھی الماریوں میں سارے تحفے گنگناتے ہیں
میری چاہت نہیں بیتی میری سمت نہیں گزری
ابھی کچھ بھی نہیں بدلا اگر چاہو اگر سمجھو میری مانو تو
لوٹ آؤ

کیتھرین کے لئے فروٹ، جوس اور میڈیسن خریدتے ہوئے اس کے لبوں پہ بہت مدھر یا اور دھیمی دل فریب سی خوشگوار مسکراہٹ بہت عرصے بعد نظر آئی تھی اسے لگا تھا اسے کندھے سے کتنے ہی بوجھ اترے تھے جو دھیرے دھیرے سرک گئے ہیں وہ خود کو بہت ریلیکس محسوس کر رہا تھا بالخصوص وہ چاہتے ہوئے بھی یہ سوچ کر اپنے اعصاب پر بوجھ سا ہوا محسوس کرتا تھا کہ وہ کیتھرین کی ناجائز اولاد ہے مگر آج اس کا سر اعتماد سے اٹھا ہوا تھا وہ صرف ایک جائز اولاد تھی بلکہ وہ کسی شریف کا خون تھا بلاشبہ یہ بات اس کے لئے قابل فخر تھی اسے کیتھرین سے بے پناہ محبت تھی وہ اولاد کے لئے دعا مانگتے ڈر سا جاتا، اسے ابراہیم اسلام کی اپنے چچا آزر کے لئے مانگی جانے والی دعا یاد آ کر خائف کرنے لگتی جو رب کی بارگاہ سے لوٹا دی گئی تھی مگر اب، اب وہ خدا کی عنایات کو خود پہ برستے پا کر اتنا ریلیکس ہوا تھا کہ بے اختیار اس کا کھلکھلا کر ہنسنے خوش ہونے کا جی چاہ رہا تھا کیتھرین کی طبیعت بہت بہتر ہو گئی تھی وہ اس کی وجہ سے اس نوبت کو پہنچی تھی اسے پا کر پھر سے جی اٹھی وہ بہت خوش تھا اس نے غور کیا تو اسے مفتی صاحب کی بات سچ لگی تھی اس کے اندر ابھی بھی جب کی خواہش کے حصول کی چنگاری دبی ہوئی تھی یہ بالکل نیچرل بات تھی جس نے اسے شرمندہ کرنے کے بجائے سرشاری عطا کی تھی سامان سے لدا پھندا وہ واپس لوٹا تھا سب شاپر الماری میں رکھ کر وہ جیسے ہی مسکراتا ہوا کیتھرین کی سمت متوجہ ہوا وہ یہ دیکھ کر ٹھٹکا تھا کہ کیتھرین کے سرہانے کی سمت ایک دراز قامت انتہائی وجیہہ اور بارعب شخصیت کا مالک شاندار سا شخص کھڑا جھک کر اس کی کوئی بات سن رہا تھا، عبدالباری اپنی جگہ ٹھٹھک گیا اس کو زمین اپنے قدم جکڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ابھی کیتھرین نے کسی بات پہ آنسو صاف کرتے اسکے سکتے کے عالم میں کھڑے وجود کو دیکھا تھا وہ چونکی تھی پھر مسکرانے کی کوشش کرتی اسے دیکھنے لگی اس سے قبل وہ یقیناً رو رہی تھی اس کا دل اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبنے لگا یہ شخص اس نے تنتے ہوئے اعصاب سمیت سوچا تھی اس شخص کے سامنے کیوں روئی اور یا۔۔۔

Skorpio FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

یہاں ممی سے ملنے کیوں آیا، اس کی ساری خوشی ایک پل میں کافور ہوئی تھی نفرت کا تند و تیز ریلا اس کے نازک احساسات کو اپنے ساتھ بہا لے گیا۔ اس چیلنج کے دوران اسے اکثر مشکل حالات سے گزرنا پڑا تھا مگر اس طرح اس نے خود پہ ضبط نہیں کھویا تھا اس کا جی چاہا تھا تمام مروت و لحاظ کو بالائے طاق رکھ کر آگے بڑھے اور اس شخص کو دھکے دے کر وہاں سے نکال دے یہ اس پہ اللہ کا احسان تھا کہ وہ ہر قسم کے حالات میں خود کو کمپوز رکھتا تھا مگر اس مقام پہ آ کر اس نے خود کو بے قابو ہوتے محسوس کیا تو لبوں کو سختی سے بھینچ لیا، کیتھرین اسے پکار رہی تھی۔

''یہاں آؤ بیٹے میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں تمہارے فادر سے ملانا چاہتی ہوں۔'' عبد الباری کچھ نہیں بولا اس کے حلق میں کڑواہٹ گھل رہی تھی اس شخص پہ اٹھنے والی اس کی نگاہ میں اس شخص کے لیے سرد مہری اور اجنبیت تھی سے وہ تذلیل ابھی تک [illegible] تھی اس نے محسوس کیا، کیتھرین نے اس شخص سے سرگوشی میں کچھ کہا ہے وہ شخص چونکا تھا اور اسے بغور دیکھنے لگا تھا اس سے قبل اس کا دھیان اس کی بجائے کیتھرین کی طرف ہی رہا تھا عبد الباری نے ایک بار پھر غصیلی نگاہ اس پہ ڈال کر نگاہ کا زاویہ بدل لیا حالانکہ اس شخص کی نگاہوں میں منجمد کر دینے والی حیرت شاک کے کیفیت بہت سرعت سے دبا دبا جوش جگہ بنا رہا تھا مگر عبد الباری کو اس سے کوئی غرض نہیں تھی اسے ایک پل کو حیرت بھی ہوئی کہ وہ ابھی تک اپنے اندر اتنا بغض اور کینہ رکھے ہے مگر اس کا وہ پہلا احساس بہت قوی تھا جبھی دوسری سوچ پہ دھیان نہیں دے پایا اس کی آنکھوں میں اترنے والی اور چہرے کی سرخی ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔

''عبد الباری!'' اس نے کیتھرین کی سمت دیکھا وہ بے بسی سے اسے پکار رہی تھی۔

''جی ممی۔'' وہ تڑپ کر اس تک آیا تھا اور جھک کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

''عبد الباری بیٹے یہ شخص تمہارا فادر ہے اپنے باپ سے ملو بیٹے اور مجھے اس بوجھ سے نجات دلا دو۔'' کیتھرین گڑگڑا رہی تھی جب کہ عبد الباری کا دماغ اس ایک لمحے میں جیسے بھک سے اڑا تھا اسے ہزار وولٹ کا کرنٹ لگا تھا کیتھرین کو چھوڑ کر وہ بدک کر پیچھے ہوا تھا۔

''نہیں۔'' اس کی رنگت زرد ہوئی اسے لگا ممی نے اس سے اس کی زندگی کا سب سے بھیانک مذاق کیا ہے وہ پوری قوت سے چیخ کر نفی کرنا چاہتا تھا مگر کیتھرین کے چہرے پہ ثبت سنجیدگی اس سچائی کی گواہ تھی جسے وہ کسی طور قبول نہیں کرنا چاہتا تھا اسے لگا تھا جو پل کی دس منزلہ عمارت دھڑا دھڑ اس پہ گرتی چلی گئی ہے اس نے متوحش چھلکتی آنکھوں سمیت پلٹ کر اس شخص کو دیکھنا چاہا تھا جو اس کا باپ ہرگز نہیں ہو سکتا تھا مگر اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا اس کا لمبا چوڑا وجود ٹوٹے ہوئے شہتیر کی مانند گرا تھا کہ جس شخص کو کیتھرین نے اس کے باپ کے طور پہ اس سے متعارف کروایا تھا وہ شخص کوئی اور نہیں حبہ کا باپ ولید حسن تھا۔

زیست کی راہ پہ گزرے ہوئے کچھ لمحوں میں
ہم نے چاہا تھا تیرے ساتھ چلیں
تیرے ہونٹوں پہ ہنسی آنکھ میں جگنو بن کر
دل کی دھڑکن میں بسا کر تجھے جیتا دیکھیں
تیرے خوابوں میں بسی ہم اپنی آنکھوں میں
تیرے چہرے کی اداسی کو خوشی میں بدلیں
اور کچھ رنگ بھی بھر دیں تیرے روز و شب میں
پھر تجھے رنگ بہاروں کا چراتے دیکھیں
زیست کی راہ پہ گزرے ہوئے کچھ لمحوں میں ہم
نے چاہا تھا

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

عبدالباری کی تشویش ناک حالت کے پیش نظر اسے فوری طور پہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں ایڈمٹ کر دیا گیا تھا اسے شدید قسم کا نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا تین دن تک غفلت میں رہ کر وہ حواس میں لوٹا تو ذہن جیسے اس کربناک اذیت انگیز سفاک حقیقت کو تسلیم نہ کرتے ہوئے کینسر کا پھوڑا بن گیا اس کے اندر کوئی اکھاڑ پچھاڑ جاری تھی ولید حسن یہ وہ شخص تھا جسے اس نے جب سے باپ کی حیثیت سے جانا تھا جب کہ جب اس کی۔

"اوہ نو۔" اسے لگا تھا اس کا دماغ چٹخنے کے قریب ہو گیا ہے اگر وہ ولید حسن کی دوسری بیوی کی اولاد بھی تھی تب بھی وہ انجانے میں ہی کسی بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہو چکا تھا۔

"یا اللہ اتنی بڑی آزمائش۔" اس نے اتنی سختی سے لب دانتوں سے کچلے کہ منہ میں خون کا ذائقہ گھلنے لگا کیسے وہ اس حقیقت کو تسلیم کرتا کیسے اس نے بے بسی کی انتہاؤں پہ پہنچ کر ہی آنکھیں میچا تھا مایوسی کی اتھاہ میں ڈوبتے اس کا خود کشی کر لینے کو جی چاہا بے بسی کے مظہر آنسو گالوں پہ بہتے چلے گئے تھے کمرے میں اس نے ہلچل سی محسوس کی اس کے باوجود وہ خود کو آنکھیں کھول کر دیکھنے پہ آمادہ نہیں کر سکا اس وقت بے دلی کا ایسا عالم تھا کہ وہ خود سے بھی فرار چاہ رہا تھا کیسا روح فرسا انکشاف تھا جس نے اس کی پور پور میں زہر بھر دیا تھا۔

"باری، عبدالباری بیٹے آنکھیں کھولو مجھے دیکھو۔" یہ کون تھا جو اسے ایسی شدت ایسی بے قراری و اضطراب میں پکار رہا تھا اس نے کسی کے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے، آنکھوں سر اور سینے پہ محسوس کیا مگر آنکھیں نہیں کھولیں اس کے اندر یہ ایک ہی خواہش شدتوں سے امڈی تھی وہ اس طرح کسی کا سامنا کیے بغیر مر جائے۔

"باری میرے بچے میری جان ایک بار آنکھیں تو کھولو مجھے دیکھو میرے لخت جگر، میں ایک ایک پل تمہارے لیے ترسا ہوں بچے۔" وہ یقیناً ولید حسن تھے عبدالباری کے ... سے ہوک سی اٹھی کاش کاش یہ سب نہ ہوا ہوتا ... کا جی چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔

"ابھی آپ جائیں پیشنٹ کو پریشان نہ کریں۔" نرس کی مداخلت پہ عبدالباری کو ... پل غنیمت لگی۔

"نرس یہ...... یہ آنکھیں کیوں نہیں کھول رہا یہ مجھے دیکھتا کیوں نہیں۔" ولید حسن مضطربانہ بھرائی ہوئی آواز میں گویا ہوئے تھے۔

"ابھی ان کا کسی سے ملنا مناسب نہیں ہے بہت گہرا شاک لگا ہے انہیں پلیز انہیں ڈسٹرب نہ کریں۔" نرس نے اپنی بات پہ زور دیا تھا۔

"آئی نو میں جانتا ہوں یہ کیوں شاکڈ ہوا اسے شدید قسم کی غلط فہمی ہوئی ہے پلیز نرس مجھے میرے بچے سے بات کرنے دو۔" وہ گڑگڑائے تھے اور لپک کر عبدالباری پہ جھکے اور اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا۔

"عبدالباری میری زندگی میرے بچے مجھ سے متعلق سوچ سوچ کر ہلکان نہ ہو بیٹے وہ...... وہ میری بیٹی نہیں بھتیجی ہے فار گاڈ سیک باری میری بات کا یقین کرو خدا کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہا تم...... تم میری اکلوتی اولاد ہو، دوسری بیوی سے میری کوئی اولاد نہ ہو سکی تھی تب شادی کے سات سال بعد جب میرے چھوٹے بھائی کے ہاں جیہ نے جنم لیا تو اس نے اپنی بچی کو ہماری گود میں ڈال کر خزاں میں بہار کی نوید دی بیٹے ٹرسٹ می میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔" وہ جانے کس خوف میں گھرے تیز تیز بولتے چلے گئے، عبدالباری کی تمام حیات جیسے ساکت ہو گئی ابھی جو کچھ اس کی سماعتوں میں اترا تھا وہ جس قدر انوکھا اور غیر یقینی تھا اس سے بڑھ کر جاں آفریں اگر یہی سچ تھا تو...... تو اس نے ارے

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اپنی جگہ سے بھیگی ہوئی سرخ آنکھوں کو کھولا تو اسے ولید حسن کی صورت نظر آئی جس پہ پریشانی، تفکر اور فکر کے ساتھ ساتھ گہرا اور شفاف سچ رقم تھا اس کے اندر سے جاتے کپ کا اٹکا ہوا ادھورا سانس نکلا تھا اس کی مضطرب آنکھوں کی لالی اور نم پلکوں کی بکھرتی نمی نے ولید حسن کا دل بھینچ ڈالا وہ اس پہ جھکے تھے اور اس کے مضبوط وجود کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا ان کی آنکھوں سے ٹوٹتے بکھرتے آنسو عبدالباری کا شانہ بھگونے لگے۔

''میری بات کا یقین کرو بیٹے یہی سچ ہے تمہارا وہ خوف بے جا تھا۔'' وہ اسے تھپکتے ہوئے تھکے ہوئے لہجے میں گویا تھے جب کہ عبدالباری کا دل خدا کے سجدہ ریز ہوا تھا جس نے اسے اتنی بڑی آزمائش سے بچا لیا تھا۔

یادوں کی راہ گزر جس پہ اسی صورت سے
مدتیں بیت گئی ہیں ہمیں چلتے چلتے
ختم ہو جائے گا جو دو چار قدم اور چلیں
موڑ پڑتا ہے جہاں دشت فراموشی کا
جس سے آگے نہ کوئی میں ہوں نہ کوئی تم ہو
سانس تھامے ہیں نگاہیں کہ نہ جانے کس دم
تم پلٹ جاؤ گزر جاؤ یا مڑ کے دیکھو
گرچہ واقف ہیں نگاہیں کہ یہ سب دھوکہ ہے
گر کہیں تم سے ہم آغوش ہوئی پھر سے نظر
پھوٹ نکلے گی وہاں کوئی اور راہ گزر
پھر اسی طرح ہوگا جہاں مقابل پیہم
سایہ زلف کا اور جنبش بازو کا سفر
دوسری بات بھی جھوٹی ہے کہ دل جانتا ہے
یاں کوئی موڑ کوئی دشت کوئی گھات نہیں
تم سے چلتی رہے راہ یونہی اچھا ہے
تم نے مڑ کے بھی نہ دیکھا تو کوئی بات نہیں

•

بہت دنوں بعد وہ اپنے کمرے سے نکلی تھی اور سست روی سے چلتی لان کے اس گوشے میں آ گئی جہاں بی بی جان نے آسٹریلین طوطوں کا پنجرا رکھا ہوا تھا کچھ دیر وہ خالی الذہنی کی کیفیت میں پنجرے میں پھڑ پھڑاتے طوطوں کو دیکھتی رہی پھر جیسے بے زاری ہوئی جھولے میں آن بیٹھی۔

''تم یہاں ہو میں تمہیں تمہارے کمرے میں دیکھ آئی۔'' سر جھکا کر ابھی اس نے آنکھیں موندی ہی تھیں کہ بی بی جان کی آواز سن کر ہڑبڑائی ہوئی انہیں دیکھنے لگی۔

''حیا بیٹے دس از ناٹ فیئر۔'' ان کی شاکی نگاہوں کے جواب میں وہ گھڑی یا حیرت میں گھری سر جھکا کر نم پلکوں کو جھپکنے لگی۔

''تمہیں یاد ہے جب تم اکثر یہ دعا مانگا کرتی تھیں کہ بابا جان کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جائیں تو تم رات کو مجھ سے لپٹ کر سو سکو اور اب پچھلے ایک ہفتے سے وہ امریکہ گئے ہوئے ہیں اور تم ایک بار بھی میرے ساتھ سونے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا وہ شخص اتنا زور آور تھا اس کی محبت اتنی حاوی تھی کہ تم نے ہم سب کو فراموش کر دیا۔'' ان کے شکایت بھرے انداز پہ حیا گڑبڑائی ہی نہیں بلکہ خجالت سے سرخ پڑ گئی۔

''کم آن بی بی جان یہ بھلا کیسی بات کی۔'' اسے سمجھ نہیں آ سکی وہ اپنی صفائی میں کیا کہے پھر آج تک ایسا ہوا بھی تو نہیں تھا کہ بی بی جان نے جان کے متعلق کوئی بات کی ہو گا اس طرح سے چھیڑنے کے انداز میں شکوہ کرنا۔

''سوری بی بی جان مجھے پتہ ہی نہیں چلا کہ بابا جان کہیں گئے ہیں۔'' وہ بے ساختہ خجل ہوتی وضاحت پیش کرنے لگی۔

''اچھا۔'' بی بی جان نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا۔

''مگر جس دن تمہارے بابا جان گئے میں نے اسی دن تمہیں اطلاع دی تھی یہ کہو کہ تمہیں اپنی عبادت اور اپنے اس کیا نام تھا اس جان کے سوا کچھ سوجھتا ہی نہیں بلکہ مجھے تو شک ہونے لگا

SkorpiQ FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

بے نمازیں بھی تم اس لئے پڑھتی ہو کہ رب کو منا
کر کسی طرح ۔۔۔" بی بی جان جب حرا یہاں کی ہو کر تھی
چہرے پہ معیت کھوکھلانے کی صورت نکلتی چلی گئی اس
کی آنکھوں میں اتنی سرعت سے نمی امڈی تھی کہ
اسے ان کے چہرے پہ موجود دبی دبی شرارت بھی
نظر نہ آسکی حیرت رنج شرم کی کیفیت نے اسے
گنگ کر کے رکھ دیا تھا۔

"او کے چھوڑو تمہیں پتہ ہے تمہارے بابا
جان امریکہ کیا کرنے گئے ہیں۔" وہ جھولے پہ
ہی اس کے برابر آن بیٹھیں اور اس کے گلے میں
بازو حمائل کر کے لگاوٹ سے کہا جب کہ گلا بھر اچکا
تھا وہ بری طرح لب کچلتی بی بی جان کے یکسر
بدلے اس موڈ کو حیرت سے سوچتی رہی وہ جانتی
تھی وہ ان کی سگی اولاد نہیں ہے مگر آج تک بی بی
جان نے کبھی کسی ایک لمحے میں بھی اسے یہ
احساس نہیں بخشا تھا کہ وہ ان کی بیٹی کی بجائے
ان کے شوہر کی بھتیجی ہے بلکہ زندگی کے اس کٹھن
وقت میں جب بی بی جان سے بڑھ کر اسے ماں
محبت اور لاڈ دینے والے بابا جان کے تیور
بیگانے ہو گئے تھے تب بی بی جان نے ہی اسے
جذباتی سہارا دیا تھا حالانکہ وہ ان کے مزاج میں
الگ تھلگ پائی رہی تھی جو کہ وہ سمجھتی تھی کہ محض اس کی
اچھی تربیت کی وجہ سے ہے اور یہ سچ بھی تھا اس
موڑ پہ اسے بابا جان سے زیادہ بی بی جان سے
خوف محسوس ہوا تھا مگر معاملہ اس کے برعکس نکلا تھا
پھر اس مقام پہ وہ بی بی جان سے کسی ایسے سلوک
کی توقع ہرگز ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔

"تمہیں یاد ہو گا جب میں نے اور تمہارے بابا
جان بھی اکثر تم سے اپنی کرسچن بیوی کا ذکر کرتے
رہے ہیں، وہی مالدار خاتون جس سے انہوں
نے وہاں تعلیم کے دوران شادی کی تھی پھر کسی وجہ
سے ان کی علیحدگی ہو گئی اور جس کے پاس ان کا
ایک بیٹا بھی تھا جسے وہ کسی صورت ولید کو دینا نہیں
ہے نا۔"

"اب اس نے خود ولید سے رابطہ کر کے
انہیں ان کے بیٹے سے ملنے کی اجازت دی ہے
سنا ہے وہ بیمار ہے ہوسپٹل میں ہے اس لئے
تمہارے بابا جان اپنے اس بیٹے کے ساتھ
پاکستان آنے والے ہیں۔"

"جی۔" وہ متحیر سی ہوئی وہ چھوٹا بچہ تو نہیں
ہوگا پھر ہمارا خاندان وہ کچھ دیر کو ان کا رویہ
بھلائے گھبراہٹ میں مبتلا ہوئی۔

"ہوں وہ تو بھرپور جوان مرد ہوگا تم سے
بھی کئی سال بڑا ہے پورے خاندان کو ولید کے
اس شادی کا ہی نہیں اس بچے کا بھی پتہ ہے جب
ولید کیتھرین سے اپنا بچہ حاصل کرنے کی کوششوں
میں تھے اور ڈاکٹر نے مجھے ہمیشہ کے لئے ماں نہ
بننے کی خبر سنائی تھی تب صرف ولید ہی نہیں ان
کے بھائیوں اور والدین کی بھی یہ خواہش تھی کہ وہ
بچہ جو ان کا اپنا خون تھا انہیں مل جاتے پھر سب
سے بڑھ کر ولید کو اس بات کی فکر تھی کہ کیتھرین
اس بچے کو جس طرح پروان چڑھائے گی اس
آزمائش میں پڑ سکتا تھا، کیتھرین نے دھمکی بھی
بھی دی تھی مگر کچھ نہیں ہوا ان کی تمام کوششیں
رائیگاں گئیں کیونکہ کیتھرین نے اپنا ٹھکانہ اپنا ملک
تک بدل دیا تھا وہ ولید سے خود رابطے میں تھی اپنا
پتہ اور سراغ انہیں دینا نہیں چاہتی تھی بہت ٹارچر
کیا اس نے ولید کو ایک ہی بیٹا وہ بھی اس طرح
مشرکانہ زندگی گزار رہا تھا وہ ہر پل گویا تڑپتے تھے
بہت دعائیں مانگی تھیں انہوں نے اپنے اس ان
دیکھے بچے کے لئے جس کا لمس بھی انہوں نے
محسوس نہیں کیا تھا مگر وہ ان کا خون تو تھا ان کے
جگر کا گوشہ تھا۔" بی بی جان نے رک کر اسے
دیکھا مسکرائی تھیں اور بولیں۔

"اب جب کہ انہیں مل گیا ہے تو بہت خوش
ہیں کہہ رہے تھے اپنے بیٹے کے ساتھ یہاں آتے
ہی انشاء اللہ ایک گرینڈ پارٹی کا اہتمام کریں
گے۔"

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"مگر بی بی جان وہ لڑکا وہ تو میرا مطلب وہ بابا جان تو ہم سب کو قبول کر لے گا وہ تو ... ہو گا نا۔" انہوں نے تحیر و استعجاب میں گھر کر ... صورت دیکھی تو جواباً بی بی جان بہت ... انداز میں مبہم سا مسکرائی تھیں۔

"نہیں وہ لڑکا جوان ہونے کے بعد مسلمان ... تھا جاننے میں آیا ہے اسے کسی مسلم لڑکی سے ... ہو گئی تھی جس کی خاطر اس نے اسلام قبول ... تھا اس کا نام غالباً عبدالباری ہے۔" اس کی ... سے پوری کھل جانے والی آنکھوں میں ... انہوں نے شرارت سے ہنس کر کہا، کسی ... سی بے چینی کا اضطراب حب کی دھڑکنوں ... معمولی ارتعاش پیدا کر گیا اس کے چہرے ... ہٹ ابھری تھی۔

"سچ ... جا...... ن۔" اس کے کانپتے لبوں ... بے ساختہ پھسلا بے چینی بے تابی اضطراریت ... مگر اس نے بی بی جان ... شرارت سے مسکاتے دیکھ کر اس کا دل جیسے ... طرح سے دھڑ دھڑایا تھا۔

"ہاں جان وہی تو عبدالباری ہے جس نے ... شہزادی جیسی بیٹی کے عشق میں ڈوب کر ... قبول کیا مگر میری بیٹی پھر بھی اسے چھوڑ آئی ... دیکھو اس کی اس کے جذبوں کی صداقتوں کو ... نے کیسے انوکھے انداز میں اسے تم تک لانے ... سامان کر دیا۔" معنی خیزی سے کہتے انہوں ... دھیرے دھیرے کانپتے وجود کو بازوؤں ... حصار میں لے کر شدت جذبات میں بھینچا تو ... چھپا غیر یقینی کا سکتہ چھناکے سے ٹوٹا تھا۔

"ریئلی رئیلی بی بی جان آ...... آپ سچ کہہ ... رہی ہیں نا۔" مضطرب چھلکتی آنکھیں بے قابو ہوتی ... اور نم پلکوں سمیت انہیں دیکھتی کانپتے ہاتھوں ... ان کا ہاتھ لئے وہ کسی طرح بھی اندرونی ... بے یقینی اور اضطرابی کو ظاہر ہونے سے روک

"ہاں میری جان بالکل سچ ایسا تو ہونا تھا کہ اپنی بیٹی کی وحشتوں سے گھبرا کر میں نے طویل سجدوں میں رب سے اس کی محبت ملانے کے لئے معجزوں کے ہونے کی التجا کی تھیں۔" وہ اس کا چہرہ ہاتھوں میں لے کر پیار لٹاتی نظروں سے دیکھتی ہوئی بولیں تو حب کو یک لخت اپنی بے خودی اور بے اختیاری کا احساس ہوا تو وہ ان کی شوخ نگاہوں پر مجرم کی طرح سے جھینپ کر بے ساختہ لب کچل کر سرخ چہرے سمیت حصار بار انداز میں سر جھکا گئی اس کے لبوں پہ شرم آگیں مسکراہٹ کی دھنک بکھری تھی اگلے ہی لمحے وہ ان کے سامنے سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی بی بی جان بے ساختہ مسکرائی تھیں اور گہرا سانس بھر کے تشکرانہ انداز میں آسمان کو یوں دیکھنے لگیں جیسے خدا کی تعریف بیان کر رہی ہوں۔

ہچکیاں لیتا رہا نالہ شب گیر میرا
آؤ دم توڑتی ہے سینے میں ذرا پہلے
زندگی موت کی بانہوں میں چھپی جاتی ہے
گرفت سانس بھی لاغری ہوتی جاتی ہے
چراغ تو بجھ چکے بس اٹھتا دھواں باقی ہے
اب آتے ہو کہ ہر خواب بدن میں کسی امید کی
اک ذرا سی بھی گرمی کہیں کہیں باقی نہیں
اب آتے ہو کہ کھیل ختم ہوا چاہتا ہے
اب آتے ہو کہ شب انتظار بیت چلی
اب آتے ہو کہ کھو جانا میرا لازم ٹھہرا

کیتھرین کی محبت پہ عبدالباری کو کبھی شک نہیں تھا اس وقت بھی جب غم و غصے کی انتہاؤں کو چھوتے اس نے اسے خود سے اپنی ہر چیز سے بے دخل کیا تھا کہ اس کے بعد وہ خود سے گزرتے کس حالت کو جا پہنچی تھی کٹھور اور سنگدل تو وہ تھا جس نے پلٹ کر اس کی خبر تک نہ لی کیسی محبت تھی جب کی کہ وہ ماں کو بھلا بیٹھا، پچھتاوے کا ناگ

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

اسے پل پل ڈس رہا تھا اور بے انتہا غم دے چکا تھا وہ، مگر اس روز اس کا کیتھرین کے سامنے حواس کھو دینا جیسے تابوت میں آخری کیل ٹھونک گیا اس کی بے ہوشی اور پھر نروس بریک ڈاؤن ہونے کی خبر کو کیتھرین نے اپنے انداز میں دل پہ لیا تھا اس کا خیال تھا عبدالباری نے اپنے باپ کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے وہ خود کو اس کا سامنا کرنے پہ تیار نہیں کر پایا کچھ اور جو بھی اس کے اندر کا مجرمانہ احساس بڑھا تھا اور بیماری شدت اختیار کر گئی عبدالباری کو تیسرے دن ہوش آیا کیتھرین اس کی بے ہوشی کے دوسرے روز ہی ہمت و حوصلہ ہار کر زندگی سے منہ موڑ گئی ولید حسن نے اس کے سنبھلنے کے بعد ہی اسے بہت محتاط انداز میں اس ناقابل نقصان کے بابت بتایا تو یکایک عبدالباری کو لگا تھا جیسے اس کے حواس ہمیشہ کے لئے کام کرنا چھوڑ چکے ہوں کیتھرین کی تدفین کی تمام رسومات اس کی خواہش کے مطابق اسلامی انداز میں انجام دی گئی تھیں عبدالباری اس کی آخری آرام گاہ پہ آ کر ضبط گنوا گیا تھا ایک کبھی نہ ختم ہونے والا ملال ایک ہمیشہ ساتھ رہنے والی کسک سمیت وہ ولید حسن کے اٹھانے پہ ان کے ساتھ چلتا ہوا اپنے ہمراہ محسوس کر رہا تھا، کیتھرین بیماری کے دوران ہی اپنی تمام جائیداد اور دولت اس کے نام کر چکی تھی، جس میں عبدالباری کے لئے کوئی انٹریکشن نہیں تھی جب کیتھرین نہیں رہی تھی تو اسے ان ثانوی چیزوں کا کیا کرنا تھا اس نے وہ سب کچھ کیتھرین کے لئے ایصال ثواب کرتے ہوئے ایک ٹرسٹ کے نام کر دیا، ولید حسن کی خواہش جان کر کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتے ہیں اس نے صاف لفظوں میں ان سے معذرت کر لی تھی کیتھرین کی موت اس کے اندر جاگنے والے احساسات پہ ایک بار پھر یاسیت اور بے دلی کی چادر پھیلا چکی تھی ولید حسن کو اس کا یہ فیصلہ شاق گزر گیا تھا مگر وہ اسے اپنے ساتھ جانے پہ فورس نہیں کر سکتے تھے وہ اپنی زندگی اور فیصلے میں خود مختار اور [illegible] ہو چکے تھے۔

"تمہارا آخری فیصلہ ہے" انہوں نے مایوسی میں گھرتے ہوئے بجھی ہوئی نظروں سے دیکھا عبدالباری نے انہیں دیکھا [illegible] جواب نہیں دیا۔

"تم یہاں تنہا کیا کرو گے بیٹے میں تمہارا باپ ہوں تمہاری ماں کے بعد میرا تم پہ حق ہے مجھے اس حق سے محروم نہ کرو تمہیں کیا پتہ میں تمہارے لئے کس کس طرح تڑپا ہوں۔"

عبدالباری کو ایک پل کے لئے محسوس ہوا جیسے وہ سخت رونے والے ہو گئے ہوں مگر اسے ان پہ رحم نہیں آیا یہ وہ شخص تھا جس کی وجہ سے کیتھرین نے ساری عمر کا تنہا [illegible] پہ بسر کی تھی سب کچھ ہوتے ہوئے بھی وہ جیسے تہی دست تھی اسے ان پہ ترس بھی نہیں آ سکتا تھا یہ وہ تھا جس نے کیتھرین کی زندگی میں اپنی خوشی کے حصول کے لئے زہر گھول دیا تھا اسے خود سے بھی نفرت [illegible] ہوئی تھی اسے کوئی حق نہیں تھا کہ اب وہ کسی [illegible] کو حاصل کرتا اسے بھی کیتھرین کی طرح بے [illegible] زندگی گزارنی تھی شاید اسی طرح اس کے اندر کا مجرمانہ احساس کم ہو جاتا۔

"یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے تب بھی بیٹے میرا کارڈ رکھ لو اگر تم اپنے فیصلے میں نرمی لا سکو یا [illegible] پاؤ تو صرف ایک بار پکارنا مجھے تمہارا بابا جانتا [illegible] بانہوں کھلے دل سمیت تمہیں اپنے منتظر ملیں گے۔" اپنا وزٹنگ کارڈ زبردستی اس کی جیب میں ڈالتے ہوئے وہ اپنے آنسو چھپانے کی غرض سے سر جھکا گئے تھے جب کہ عبدالباری انہیں کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گیا اس کے دل میں اتنی وحشت تھی کہ وہ کچھ سننا سمجھنا اور محسوس کرنا نہیں چاہتا تھا۔

یہ فکر فردا نہ یاد ماضی

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

...دل کو بے قراری
...کی لرزشیں نظر میں
...بھی بھر گئے سے کی
...گزرا ہوا جنوں وہ
...کی وہ پہلے جیسی
...اک ادا ہے دھیمی دھیمی
...اک خاموشی ہے بیکراں سی
...اک بے نام سی خلش ہے
...اک بے دردی گھٹن ہے
...زندگی کے ادھورے پن کو
...ان سے آگے بڑھا رہی ہے

اسی کیفیت کے حصار میں وہ مفتی صاحب
...پاس آیا تو انہوں نے چھوٹتے ہی اس سے
...ترین کی خیریت دریافت کی تھی اس کے اندر
...وہ ہیجان آنسوؤں کی صورت بہہ نکلا وہ صرف
...ترین کے متعلق ہی نہیں بعد میں پیش آنے
...ے سارے حالات جانے کس رو میں انہیں
...تا چلا گیا اپنا غم و غصہ [illegible]
...ی ابراہیم لغاری ایک سکتے کے عالم میں اسے
...تے رہے تھے دیکھتے رہے تھے اس کے خاموش
...نے پہ وہ اٹھ کر چلے گئے تھے عبدالباری کو گمان
...ت نہ ہوا وہ اس سے خفا بھی ہو سکتے ہیں وہ تو ان
...ے طرز عمل پہ اسے کچھ محسوس ہوا تو ایک دن
...ری ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں۔" اس کے
...جے میں جو بے خبری تھی جو انجانا پن اور معصومیت
...تھی اس نے مفتی ابراہیم لغاری کو مزید برہم کر
...یا۔

"نہیں میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے تم
...نے تو حق اپنے سگے باپ کو نہیں دیا میں کون ہوتا
...ہوں۔" وہ بولے تو ان کا لہجہ بھیگ گیا تھا عبد
...الباری کی بھرتی دھڑکنیں چیخ سی گئیں اسے بہت
...شدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔" اسے تاسف

ہوا تھا۔

"ٹھیک کہہ رہا ہوں احمق لڑکے ماں کو تو
پچھلے وقت بہت گیا اب اگر چاہو تو جا کر اسے منا سکو
تو بتاؤ ایسا کر سکتے ہو۔" وہ بولتے گئے عبدالباری
کا چہرا دھواں دھواں ہو گیا، اس نے کبھی انہیں
غصے میں نہیں دیکھا تھا کجا اتنا غصہ۔

"مجھے بہت افسوس ہوا عبدالباری تمہاری
ذہنی سطح پہ مجھے بہت دکھ دیا تم نے اپنے فیصلے سے
آگاہ کر کے مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم عبدالباری
ہی ہو اس قدر تضاد ہے تمہارے قول و فعل میں
اگر ہے تو کیا ہونا چاہیے تم لوگوں کو وہ کہتے ہو جو تم
خود نہیں کر سکتے تم تبلیغ کرتے ہو اور خود خدا کے
حکم کے خلاف کر رہے ہو تمہیں اندازہ ہے ناکہ
ایسے لوگوں کو خدا نے کتنا ناپسند فرمایا ہے، ہم سے
پہلی قومیں اسی وجہ سے ہلاک و برباد ہو گئیں وہ
اسی گناہ کے مرتکب ہوتے رہے تھے تمہیں یہ بھی
یاد نہ رہا عبدالباری کہ شرک کے بعد گناہ عظیم اللہ
تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی کو قرار دیا ہے جنہیں
تو ان کے سامنے اف تک کرنے کی بھی اجازت
نہیں تم اپنے باپ کو اس کی سزا دے رہے ہو جس کی
اجازت اللہ نے تمہیں ہرگز ہرگز نہیں دی، وہ ان
کا اور رب کا معاملہ ہے تمہیں اپنے والدین سے
اسی طرح برتاؤ کرنا ہے جیسے اللہ نے تمہیں اس کا
حکم دیا تم تبلیغ کرتے ہو جہاد کرنا چاہتے ہو نماز
قرآن پڑھتے ہو نیکی کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر
حصہ لیتے ہو مگر میں تمہیں بتاؤں کہ اگر تمہارے
والدین تم سے راضی نہیں تو سب بیکار ہے رب
کو تمہاری ایسی عبادات کی ضرورت نہیں۔"

وہ ایک سانس لیے بغیر بولتے چلے گئے تھے ان کے لہجے
کا اشتعال اور برہمی ان کے موڈ کی غماز تھی انہیں
غصہ سب کچھ جانتے بوجھتے عمل نہ کرنے پہ تھا،
عبدالباری نادم سا سر جھکائے بیٹھا رہا ذرا سا خود
کو کرنے پہ ہی اسے اپنی غلطی کی بہت واضح انداز میں
محسوس ہوئی تھی۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

"سوری مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔"
بالآخر اس کی خاموشی ٹوٹی تھی مفتی صاحب نے اس کے چہرے پہ پھیلی شرمندگی و خجالت کی سرخی کو دیکھا تھا اور گہرا سانس کھینچ کر اس کے شانے پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ "تمہیں مجھ سے نہیں رب سے معافی مانگنا ہے عبدالباری اور پھر اپنے والد سے اب جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم ماں کی طرح باپ کو بھی کھو دو۔" اب کی بار ان کے لہجے کی کھن گرج کی جگہ مخصوص نرمی حلاوت اور شفقت تھی عبدالباری نے نم آنکھوں سمیت انہیں دیکھا اور ان کے ہاتھ کی پشت پہ بوسہ ثبت کرتا ہوا اٹھ گیا تھا۔

محبت کا تمہیں اب ادراک تو ہو گیا ہوگا
جو کبھی زخم دیتی ہے
کبھی بھرنے نہیں دیتی
محبت روٹھ جائے تو کبھی جینے نہیں دیتی

عبدالباری نے ولید حسن سے معذرت کرنے سے پہلے اور خوف کے عالم میں جلدی سے رجوع کر کے اللہ سے رو کر اپنی اس کوتاہی اور سرکشی کی معافی مانگی تھی وہ لغزشوں کا معاف فرمانے والا ہے اور گناہ کرنے والے معافی کے طلبگار کو تو کچھ اور بھی پسند فرماتا ہے اس یقین تھا اس کے وسیع رحمتوں کے مالک رب نے اسے معاف فرما دیا ہے کہ اس کی ایک علامت ولید حسن کا اسے کھلی بانہوں سے بغیر کسی شکوے کے معاف کر دینا تھا وہ ان کی خواہش پہ ان کے ساتھ پاکستان جانے کے لئے آیا تھا انہوں نے اس سے ڈھیروں باتیں کی تھیں، کیتھرین انگلینڈ کی اپنی بی بی جان کی اور حبہ کے تذکرے پہ اس کا دل جانے کیوں اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا تھا یقیناً اس کا رد عمل بہت عجیب ہوتا وہ آج بھی اسے اتنا ہی ناپسند کرتی ہو گی یا کچھ تبدیلی ہو گی وہ بہت کچھ سوچ رہا تھا، ولید حسن نے اسے بتایا تھا کہ وہ اس کی آمد کی اطلاع پا چکے ہیں وہ سب ہی بہت شدت سے اس کے [illegible] ہیں اور انہوں نے غلط نہیں کیا تھا [illegible] والہانہ استقبال ان کی بات کا گواہ تھا [illegible] فرداً فرداً اسے سب سے ملایا تھا [illegible] والدین سے بی بی جان سے اور خاندان [illegible] لاتعداد لڑکے لڑکیوں سے ولید حسن کا خاندان بہت وسیع تھا جسے وہ سب سے ملتا ہوا [illegible] رہ گیا تھا ان سب کی نگاہوں میں اس کے لئے اپنائیت محبت اور خلوص تھا وہ ان سب کا مشکور تھا یقیناً یہ اللہ کا کرم تھا اس پہ ورنہ عموماً [illegible] کے بچوں کو وہ پذیرائی اور محبت نہیں ملتی [illegible] سے زیادہ جس کا منتظر تھا نہیں ملی تھی تو وہ [illegible] گویا وہ آج بھی اس سے گریزاں تھی گویا [illegible] بھی ایسے ہی اتنی ہی نفرت کرتی تھی اس نے [illegible] تھا۔

یاد ہے ہم تجھے سکھ جانتے تھے
رات ہنسی پڑتی تھی بے ساختہ درشن سے تیرے
دن تیری دوری سے رو پڑتا تھا
یاد ہے ہم تجھے جاں کہتے تھے
تیری خاموشی سے ہم مر جاتے
تیری آواز سے جی اٹھتے تھے
تجھ کو چھو لینے سے اک زندگی آ جاتی شریانوں میں
تھام لینے سے کوئی شہر سا بس جاتا تھا ویرانوں میں
یاد ہے ہم تجھے ملنے کے لئے
وقت سے پہلے پہنچ جاتے تھے
اور ملاقات کے بعد ہم بہت دیر سے گھر آتے
تو کہتے کہ ہمیں کچھ نہ کہو
ہم بہت دور سے گھر آئے ہیں
اس قدر دور سے آئے ہیں
کہ شاید ہی کوئی آ پائے
یاد ہے ہم تجھے بھگوان سمجھتے تھے مگر [illegible]

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

جاتے تھے
تیرے چھن جانے کا ڈر ٹھیک سے رکھتا تھا
سلطان ہمیں
کسی شام کسی یاد کی دہلیز پہ آ
تیرے بھولے ہوئے رستوں پہ لیے پھرتا ہے
ایمان ہمیں
اور یہ کہتا ہے کہ پہچان ہمیں

اس کے اس خیال نے حبہ کے گریز نے مزید پختہ کیا تھا ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے بھی پردہ داری کو وہ شرم وحیا پہ چاہتا بھی تو یقین نہیں کر سکتا تھا اتنے دن ہوئے تھے اسے یہاں آئے اور وہ ایک بار بھی سامنے نہیں آئی تھی ناشتے کی ٹیبل پہ کھانے کی میز پہ وہ بابا جان اور بی بی جان کے ساتھ تنہا ہی ہوا کرتا اس نے پوچھا نہیں تو کسی نے بتایا بھی نہیں کہ حبہ ایسا کیوں کر رہی ہے ایسے میں جب اسی روز بابا جان نے ان کی شادی کا اعلان کیا تو عبدالباری اپنی جگہ پہ سکتے میں آ گیا تھا۔ اس نے بے چینی میں گھر کر انہیں دیکھا تھا حبہ سے پوچھے اور اس کی مرضی جانے بغیر اب وہ ایسے کسی قدم کو اٹھانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر بابا جان نے جس طرح خاندان بھر کے سامنے ان کی شادی کی بات چھیڑی تب وہ سخت جز بز ہو کر اپنی جگہ پہلو بدلتا ہوا انہیں دیکھنے لگا تھا اسے حبہ کا خیال آیا تھا اسے یقیناً اس امر کے لئے مجبور کر دیا گیا ہو گا ایشیا میں خصوصاً پاکستان میں ایسے جبر ہوتے رہتے تھے وہ آگاہ تھا اس بات سے مگر وہ ایسا کرنا نہیں چاہتا تھا جبھی انہیں ٹوکنے کے لیے ان سے بولے بغیر نہیں رہ پایا۔

"بابا جان پلیز۔" ولید حسن جو اس کی بے قراری دیکھ رہے تھے اس کی طرف روئے سخن کرتے ہوئے شرارتی انداز میں بولے تھے۔

"آئی نو مائی سن میں آپ کی بے قراری کو سمجھتا ہوں بھئی لیٹ بہت قریبی رکھوں گا ڈونٹ وری۔" ولید حسن اس کی بے قراری سے جو مطلب اخذ کر پائے تھے اس کے مطابق ہی اس تقریب جھک کر پیچھے تھا...ر کی تھی عبدالباری نے بے تحاشا نظریں چرائی تھیں اسے اپنی پیشانی بھیگتی ہوئی محسوس ہوئی تھی وہ بہت الجھ کر اس سچویشن سے نکلنے کی تدبیر سوچنے لگا جب کچھ سمجھ نہ آئی تو اس نے اس معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیا تھا اس تقریب میں محفل میلاد کا بھی انعقاد تھا ساتھ ہی قرآن خوانی بھی کی گئی تھی۔

"باری جاؤ بیٹے اپنی بی بی جان سے کہو چائے بنوا کر اندر بھجوائیں۔" ولید حسن کے کہنے پہ وہ اپنی سوچوں سے نکلتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"پتہ نہیں بی بی جان کہاں ہوں گی۔" اس نے پہلے ان کے کمرے میں جانے کا سوچا پھر کچھ سوچ کر کچن کی سمت آ گیا اس کے خیال کے مطابق انہیں یہیں ہونا چاہیے تھا کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز سے اندازہ ہوا اندر کوئی ہے خیال وہاں بی بی جان کا تھا جبھی بے دھڑک اندر آ گیا۔

وائیٹ شیفون کے کڑھائی کے سوٹ میں اپنے سراپے کی تباہ کن خوبصورتی سمیت کوکنگ رینج کے سامنے مصروف عمل وجود تھا عبدالباری کی نگاہ بھٹکنے کے عالم میں وہیں اٹکی رہ گئی سر سے سرکتے ریشمی آنچل نے اس کی نازک پشت پہ لہراتی سیاہ ناگن سے چوٹی کو واضح کیا تھا معاً جیسے اس کی نگاہوں کے مسلسل ارتکاز کو محسوس کر کے پلٹی تھی اسے یوں روبرو پاتے ہی دھک سے رہ گئی سینے میں موجود دل بے ترتیبی سے دھڑکا تو چہرا حجاب کی سرخی سے رنگ گیا تھا شرم آنے لگی تھی اسے ان دنوں اس کی سابقہ بے قراریوں کو یاد کر کے جبھی تو وہ کہیں نہ کہیں رکی رہتی تھی اس وقت بھی گھبرا کر پٹ سے رخ پھیر گئی تھی تب عبدالباری بھی جیسے کسی ٹرانس سے باہر آیا تھا اسے اپنے یوں بے دھڑک اندر آ

SkorpIO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

خفیف سی شرمندگی نے آن لیا۔

جانے ”آئی ایم سوری۔“ وہ بھاری مگر سنجیدہ لہجے میں بولا اور اگلے ہی لمحے پلٹ کر چلا گیا جب کچھ حیر سے پلٹی اور اچھل پچھل ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالتی بے ساختہ مسکرائی، اسے لگ رہا تھا جیسے دل ابھی پسلیاں توڑ کر سینے سے باہر آن گرے گا کچھ ایسا ہی انداز تھا اس کے دھڑکنے کا۔

”بی بی جان، بابا جان چائے کا کہہ رہے ہیں۔“ معاً اس نے وہیں کھڑے عبد الباری کی گمبھیر آواز سنی تھی کس قدر رواں لہجہ تھا اس کا یوں جیسے ہمیشہ سے اردو بولتا آرہا ہوں، حبہ کو انوکھی سی خوشی نے اپنے حصار میں جکڑ لیا۔

”حبہ نہیں ہے کچن میں۔“ اس نے بی بی جان کی آواز سنی تو بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو لبوں پہ روکا۔

”جی لیکن بابا جان نے آپ کا نام لیا تھا۔“ اس کی وہی گمبھیر اور سنجیدہ آواز پھر گونجی اس کے بعد قدموں کی دور ہوتی آہٹ۔

”شیر پتر نہ ہو تو۔“ بی بی جان ہنستی ہوئیں کچن میں آئی تھیں۔

”دیکھا اس عبد الباری کے بچے کو کیا کہہ رہا تھا۔“ چائے کا پانی رکھتے ہوئے وہ ابھی تک مسکرا رہی تھیں حبہ کی شرمگیں مسکراہٹ گہری ہو گئی، اس کی نگاہوں کی تپش پہ اپنے گال ابھی تک دہکتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے، کل جب سے وہ آیا تھا تو حبہ نے دانستہ اس کے سامنے آنے سے گریز کیا تھا اس کی سوچ کے عکس میں اس کا وہی روپ تھا بے باکی اور بدلحاظی لئے وہ کچھ بھی کہہ سکتا یہی خوف اسے اس کا سامنا کرنے سے باز رکھے رہا تھا، اگر بی بی جان، بابا جان کے سامنے وہ کچھ ایسا کہہ دیتا تو اسے کتنی خجالت محسوس ہوتی لیکن البتہ وہ اسے دیکھنے کی خواہش پہ قابو نہ پا سکی تھی کچن کی کھڑکی سے نظر بچا کر اس نے اسے دیکھا تو وائٹ پینٹ کوٹ میں اپنا جھلکا دیتے

والی مردانہ وجاہتوں سمیت [illegible] بار لگا تھا۔

پہلے سے بڑھ کر خوبصورت [illegible] پتہ نہیں یہ اس کے بدلے ہوئے [illegible] وہ واقعی پہلے سے زیادہ نکھرا ہوا [illegible] سمیت لایا تھا، رات کھانے پہ بی بی جان بلانے آئیں تو اس نے شرما کر ان کے [illegible] منہ چھپا لیا تھا۔

”بی بی جان پلیز وہاں ان کے سامنے کھانا نہیں کھا سکوں گی۔“ وہ منمنائی تھی۔

”پھر بھی بیٹا عبد الباری کیا سوچے گا۔“

”کچھ نہیں سوچیں گی بی بی جان [illegible] نہیں جا رہی۔“ اور بی بی جان مسکرا دی تھیں۔

وہ اپنے اس گریز کی وجہ سے اس سے کتراتی رہی تھی یہ جانے بغیر کہ اس کا یہ [illegible] عبد الباری کے دل میں کس وجہ غلط سوچ [illegible] دے رہا تھا۔

تیرے خواب میں بھی ہوئی کہیں تیری راہ [illegible]
میرے غم زدہ میرے چشم تر کہاں ہو گی تیری [illegible]
گم
اسی چاہ میں تیری منزلوں کے نشان تھے
اسی چاہ میں امان تھی
سارے گمان رہتے تھے دور
دور خیال سے کسی حال میں
جسے لب پہ لانا فضول تھا اسی چاہ میں تھے
بھی
اسی چاہ میں تھے نصیب بھی
جو نہیں رہی تو پناہ گم
میرے چشم تر میرے غمزدہ
میرے غمزدہ تیری سانس گم تیرا درد گم تیری [illegible]

”بابا جان میں اندر آ جاؤں۔“ ناک کرنے کے بعد عبد الباری نے [illegible] طلب کی تھی ولید حسن جو کسی کتاب کے [illegible]

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ہیں تم تجھے چونکتے ہوئے متوجہ ہوئے اسے روبرو
دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں شفقت و محبت کے
ساتھ ساتھ شرارت بھی چمکی تھی۔

''وائے ناٹ مائی سن، از بے نصیب کہ آپ
کو خیال تو آیا کہ آپ کے گھر میں بابا جان بھی
ہوتے ہیں۔'' پتہ نہیں یہ ان کے مزاج کا
کوئی رنگ تھا محبت بھرا بے تکلفانہ یا پھر اس کے
لئے ان کی محبتوں کے پیمانے چھلکے پڑ رہے تھے
عبدالباری کو ان کا یہ انداز بہت بھایا تھا مگر اس
وقت وہ ان کے احساس دلانے شاکی انداز پہ
خفیف سا ہو گیا اور چلتا ہوا آکر اس سے پہلے کہ
کرسی پہ بیٹھتا انہوں نے اس کی کلائی تھام کر بیڈ
پہ اپنے مقابل بٹھا لیا۔

''کیسے ہو کوئی پرابلم تو نہیں۔'' ان کی
نگاہوں میں دبی دبی مسکراہٹ تھی عبدالباری نے
سر ہلا کر گہرا سانس بھرا تھا اور انہیں دیکھتے ہوئے
قدرے متذبذب کا شکار نظر آیا۔

''کچھ کہنا چاہتے ہو بیٹے۔'' ولید حسن نے
اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو پاتے ہوئے
پوچھا تو عبدالباری سر ہلا کر بولا تھا۔

''بابا جان وہ دراصل......''

''ہاں بولو۔'' اسے اٹکتے دیکھ کر انہوں نے
حوصلہ بڑھایا۔

''بابا جان شادی کی تاریخ طے کرنے سے
قبل آپ نے حبہ سے ان کی رائے لی تھی۔'' اس کا
لہجہ جانے کس احساس کے تحت بہت دھیما ہو چلا
تھا۔

''نہیں۔'' مختصر مگر دوٹوک انداز عبدالباری
کو اچھا خاصا چونکا کے رکھ گیا۔

''بٹ وائے بابا جان۔'' نرمی سے
جھنجلاتے اس کا لہجہ آپ ہی آپ احتجاجی ہو گیا
وہ تخت بے چین سا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

''وائس پرابلم یار نکاح تو ہو چکا تھا اب تو
بلیک فارمیلٹی نبھانا ہے تا کہ خاندان والے باتیں
نہ بنائیں ہم نے کسی کو یہ تو نہیں بتایا ہے کہ''

''میں جانتا ہوں بابا جان مگر حبہ۔'' وہ جھجک
کر رکا تو ولید حسن کی سوالیہ نگاہوں میں استعجاب
کے رنگ گہرے ہوئے تھے۔

''واٹ حبہ، عبدالباری اگر کچھ مسئلہ ہے
بیٹے تو کھل کر کہو میں باپ ہوں تمہارا۔'' انہوں
نے اٹھتے ہوئے اس کی پیشانی پہ بکھرے بالوں کو
سنوار کر محبت سے کہا تو عبدالباری کچھ دیر انہیں
بے بس انداز میں دیکھتا رہا تھا۔

''حبہ نے کچھ کہا تم سے۔'' ولید حسن چونکے
تھے۔

''نو بابا جان ایسا تو کچھ نہیں۔'' وہ نظریں
چرا گیا۔

''مگر اب حبہ کی رضامندی تو ضروری ہے
نا۔'' وہ اپنی بات ان پر واضح نہیں کر پایا تو اندر
سے جھنجلانے لگا۔

''مجھے اپنے بیٹے کی خوشی عزیز ہے اور حبہ کا
جہاں تک تعلق ہے تو بے فکر رہو وہ ناخوش نہیں
ہے۔'' انہوں نے اس کے کاندھے کو تھپک کر
رسانیت سے کہا تو عبدالباری مزید کچھ نہیں کہہ
سکا یہ اس کے باپ کی خوشی تھی حبہ اگر ناخوش نہیں
تھی تو خوش بھی نہیں تھی اب اسے پتہ نہیں کیا کرنا
چاہیے تھا۔

زمانے مجھ میں ہوا نہ ہو گا
شفیق تجھ سا رفیق تجھ سا
عقیل تجھ سا شکیل تجھ سا

عبدالباری کچھ دیر قبل ہی ولید حسن کے
ساتھ رائے ونڈ ہونے والے سالانہ اجتماع میں
شرکت کر کے گھر آیا تھا لاؤنج میں زرق برق
رنگ برنگ ملبوسات کے ڈھیر میں الجھیں بی بی
جان کو دیکھا تو وہیں چلا آیا۔

''یہ سب کیا ہے بی بی جان۔'' انہیں سلام
کرتا ہوا وہ وہیں بیٹھ کر سرخ کام والا سوٹ ہاتھ

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

میں پکڑ کر دیکھتا ہوا یونہی سوال کر گیا تھا، بی بی جان نے جواب میں مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

''تیرے بیاہ کی تیاریاں کر رہی ہوں۔''

''جی۔'' وہ حیران ہوا تھا۔

''یہ ڈریس۔''

''ہاں جب کا ہے۔'' اس کی حیرت کو دیکھتے ہوئے بی بی جان نے مسکرا کر جواب دیا۔

''مگر بی بی جان جب تو ایسے لباس نہیں پہنتی۔''

''اچھا اتنا جانتے ہو اسے۔'' اس کے منہ سے ادا ہو جانے کے بعد اپنے فقرے کے بے موقع اور غلط ہونے کا احساس ہوا تو خجالت سے نظریں چرا گیا، بی بی جان ایسی ہی شرارتی اور معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔

''جب تیری دلہن بنے گی تو ایسے لباس پہننا ہی پڑیں گے۔'' انہوں نے مسکرا کر کہتے اسے مزید چھیڑا مگر وہ سنجیدگی کے حصار میں آ گیا تھا۔

''کوئی ضروری تو نہیں ہے بی بی جان۔''

''ضروری ہے بیٹے کچھ رسمیں رواج ہوتے ہیں جنہیں ان کے انداز کے مطابق ہی نبھایا جاتا ہے تم پریشان نہ ہو جب کی اپنی پسند بھی شامل ہے اس قسم کے کپڑوں میں۔'' بی بی جان کی تسلی بھی اسے مطمئن کرنے میں ناکام رہی تھی وہ بے چین سا ہو گیا اسے سمجھ نہیں آئی وہ آخر جب کے لئے کچھ کیسے کرے وہ زبردستی اور جبر کرنا نہیں چاہتا تھا مگر یہ رشتے اسے دھکیل کر اس سمت لا رہے تھے۔ بی بی جان کسی کام کی غرض سے اٹھ کر گئیں وہ تب بھی ویسے ہی بیٹھا رہا تھا کہ اس پل جب ٹرے میں چائے کے مگ رکھے بولتی ہوئی اپنی دھن میں اندر آ گئی تھی۔

''یہ لیجئے بی بی جان اپنی اسٹرانگ گرما گرم چائے۔'' معاً وہ بی بی جان کی بجائے عبدالباری کو روبرو پا کر رکی تھی، ٹھٹک تو باری بھی گیا تھا آسمانی رنگ جدید تراش خراش کے مطابق سادہ مگر بلا کا نفیس سوٹ زیب تن کئے اس کو سامنے کھڑا دلکش پیکر اپنی تمام تر دلکشی سامانیوں سمیت اپنی سمت متوجہ کر گیا تھا، عبدالباری نے اسے بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے پایا تو فی الفور نگاہوں کا زاویہ بدل ڈالا جب بے تحاشا اور اچانک دھڑک اٹھنے والے دل کو سنبھالتی سرعت سے پلٹی تھی کہ عبدالباری کی پکار پہ جیسے مسمرائز ہوتی وہیں ساکن ہو گئی۔

''جب!'' وہ اٹھا اور چلتا ہوا اس کے سامنے گیا اس سے پہلے کہ کچھ کہتا جب اس کی سائیڈ سے ہو کر تیزی سے کمرے سے نکل گئی عبدالباری ہلتے ہوئے پردے کو خالی نظروں سے دیکھتا رہ گیا۔

اس شادی کے موقع پہ ولید حسن نے جیسے تمام ارمان جی بھر کے نکالے تھے پچھلے تین دن سے ان کی حویلی مہک میں بٹی جاتی رہی تھی اور وہ حیران ہو کر یہ سب کچھ دیکھتا رہ گیا تھا مہندی کی رسم ... ... تھیں کہ وہ تنگ تک بے زار ہوا تھا ان تقریبات میں وہ چاہتا بھی تو انجوائے نہیں کر سکتا تھا ایک تو خدا کی خفگی کا احساس تھا دوسرے جب کے متعلق وہ کچھ اور بھی غلط فہمی کا شکار ہو چکا تھا اس نے ولید حسن سے ان فضول رسموں کے خلاف اس قدر پیسے کے زیاں پہ احتجاج کیا تو جواب میں وہ مسکرا کر اس کا شانہ تھپک کر بولے تھے۔

''دین سے دنیا رکھنا بہت مشکل ہے بیٹے ضروری تھا ورنہ بہت باتیں بنتیں کہ میرا ایک ہی بیٹا تھا اس کی خوشی کے موقع پہ بھی کنجوسی کی۔'' اور وہ ششدر رہ گیا تھا۔

یہ کیسی دنیا داری تھی جس کا خوف انسان کو رب کے احکامات کے خلاف اور اس پاک ذات کی ناراضگی سے بے نیاز کر دیتا تھا بہرحال خاموش ہو گیا تھا یہ سب کچھ ایک دم چھیننا نہیں جا سکتا تھا اس کے لئے محنت کی ضرورت تھی۔

کے لڑکوں اور بوڑھوں کو جوش سے بھنگڑا
لانے کو دیکھ کر افسردہ ہوتا رہا اس کے چچا کے بیٹے
نے وہ بھی زبردستی گھسیٹا تھا یہ نہیں تھا کہ اسے
نہیں آتا تھا ضرور تھا کہ وہ یہ سب کرنا نہیں
چاہتا تھا بھی شائستگی سمیت معذرت کر لی تھی پہلے
کے پھولوں کے زیورات اور آم رنگ کھنکناتی
کے ساتھ غضب کا روپ ڈھاتی جب کو
دلہن کے لئے اس کے ساتھ لا کر بٹھایا گیا تو
کیوں اس کا دل بے طرح گھبراہٹ کا شکار
تھا اور وہ مارے بندھے صرف اس وقت
بیٹھا تھا پھر جیسے رسے تڑا کر بھاگ کھڑا

اگلی شب رات نے جیسے جھل مل کرتا لباس
عنبری زلفوں میں چمکتے ستاروں کو ٹانکا
اور گلابوں کی مہک کو ہمراہ کیا اور ولید حسن
میں اتر آئی گہرے میرون
سوٹ کو زیب تن کیے لگ رہے
میچنگ زیورات نے کا دلکش روپ
تھا اس کے جگمگاتے شعاعیں بکھیرتے
کے حسن کی رعنائیوں کو گویا دو آتشہ کر
ڈھیروں ڈھیر کلیوں کے بیچ چمکتا دمکتا دلکش
چہرا اپنی معصومیت اور بھولپن بھری چھب
پھولوں اور کلیوں کو بھی مات دے رہا تھا عبد
جو اس کی آمد سے پہلے تک سیاہ ڈنر سوٹ
سرخ ٹائی لگائے ہر کسی کی نگاہوں میں ستائش
رہا تھا اس پل اس پہ نگاہ پڑتے ہی جیسے
مبہوت سا یک ٹک اسے دیکھتا چلا گیا تھا اس کے
گزرتا گر اسے اپنے شوخ معنی خیز فقروں
چھیڑ چھاڑ میں اسے سنبھلنے کا موقع نہ دیتے تو
وہ کب تک یونہی بے خودی میں اسے دیکھتا
جیسے ایک نگاہ ڈال کر پچھتایا تھا اس کے بعد
محتاط ہوا تھا اس کے باوجود ان شرارتوں،
کے مذاق کا نشانہ بنا رہا مختلف رسموں کی
کے بعد جب وہ اس کے کمرے میں پہنچایا گیا

SkorpiO
FriendsKorner

تب وہ سب سے کترا کر ایک سائیڈ پہ ہو گیا
اس کے ہاتھ پہ متواتر مفتی صاحب کی کالز آ رہی
تھیں۔

''بیٹے طلحہ، احمد تمہارا ذکر کر رہے تھے تم نے
انہیں افغانستان جانے کے متعلق بھی کہا تھا اور وہ
بھی جہاد کے لئے۔'' انہوں نے اسلام دعا اور
خیریت دریافت کرنے کے بعد کہا تو عبدالباری
کا دل دھڑکنے لگا۔

''جی وہ ملے آپ سے۔''

''ہاں وہ تمہارا منتظر ہے مگر بیٹے کیا تم نے
اپنے والد سے اجازت لے لی۔'' مفتی صاحب
پوچھ رہے تھے۔

''جی نہیں لیکن میں ان سے بات کر لوں گا
جہاد کرنا میری اولین خواہش ہے۔''

''صرف بات نہیں کرنا بیٹے ان کی اجازت
تمہیں درکار کرنا ہے اور صرف والد صاحب کی
نہیں والدہ اور اب توجہ کی بھی۔'' بات کے
اختتام پہ آتے لگا تھا وہ مسکرائے ہیں، عبدالباری
کے چہرے پہ سکوت چھا گیا فون بند کر کے وہ
چپ چاپ وہیں کھڑا رہا تھا اس کے اندر موجود
انتشار اور اضطراب گہرا ہو رہا تھا اس نے حالات
کے دھارے پہ بہنے کے لئے خود کو چھوڑا تھا اس کا
خیال تھا ولید حسن اسے اس نیک عمل سے نہیں
روکیں گے اس صورت میں خاص طور پہ نہیں
جب کہ وہ ان کی ہر خوشی کو پوری کرنے کے لئے
اپنی مرضی کو قربان کر رہا تھا۔

''باری بیٹے یہاں کیوں کھڑے ہو اپنے
کمرے میں جاؤ تمہاری دلہن انتظار کر رہی ہو گی۔'' وہ
اپنے خیالوں میں مگن تھا جب اسے بی بی جان کی
آواز نے چونکایا اس نے پلٹ کر بھرپور سنجیدگی
سے انہیں دیکھا تو ان کے ساتھ اسے ولید حسن
بھی کھڑے نظر آئے وہ سر جھکا گیا۔

''یہ رونمائی کا تحفہ ہے اپنی طرف سے جب کو
پہنا دینا دراصل یہ تمہارے بابا جان نے مجھے

Please register!
Visual Watermark

دیجے تھے رونمائی میں ان پہ اب تمہاری دلہن کا حق ہے اس کے بعد تمہاری بہو کا۔'' انہوں نے بات کے اختتام پہ اسے چھیڑا ان کی آنکھوں سے شرارت ٹپک رہی تھی، عبدالباری جھینپ کر رہ گیا۔

''جاؤ بیٹے اللہ تعالیٰ تمہیں سچی خوشیوں سے نوازے۔'' ولید حسن نے اسے گلے لگاتے ہوئے پیشانی چومی تو عبدالباری بوجھل دل سمیت بی بی جان کا بڑھایا ہوا مخملیں کیس لیتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔

دل میں لاتعداد وسوسے اور مچلتی دھڑکنیں لیے پور پور سجی حبہ پلکیں فرش راہ کیے اس کی منتظر تھی جس نے اتنا رلایا تھا کہ وہ اب دل ہی دل میں اس سے روٹھ گئی تھی سوچا تھا پھر تو ضرور ستائے گی اسے قدموں کے ... بھاری قدموں کی چاپ محسوس کرتے ہی اس کا دل انوکھے انداز میں دھڑکا اور سر آپ ہی آپ جھک گیا دروازہ اوپن ہوا تو حبہ کو لگا تھا جیسے اس کا دل پورے وجود میں دھڑکنے لگا ہے دھڑکنوں کا یہ شور اتنا زیادہ تھا کہ اسے اپنی سماعتوں میں بھی یہی شور سنائی دینے لگا تھا چند لمحے یونہی سر کے تھے وہ سر جھکائے بے ہنگم دھڑکنوں کو سنبھالتی عبدالباری کی منتظر رہی وہ جانے کیا کر رہا تھا حبہ کا دل گھبرایا تب اس نے یونہی پلکوں کی جھالریں اٹھا کر دیکھا تھا صوفے پہ بیٹھا وہ دونوں ہاتھوں پہ سر رکھے جانے کس سوچ میں گم تھا حبہ کا دل تھم سا گیا بلیک سوٹ میں لاپروا سا انداز لیے وہ ہوش اڑا دینے کی حد تک دلکش نظر آرہا تھا اسے اپنی کزن کی وہ شوخ بات یاد آئی جو اس نے حبہ کا روپ سروپ دیکھ کر شرارتاً کہی تھی ''ہوش میں لانے والی دوا ساتھ رکھنا نہ بھولنا یقیناً باری بھائی اس حسن جہاں سوز کی تاب نہ لا پائیں گے'' یہاں معاملہ سرے سے الٹا تھا اس ناقدری اور بے اعتنائی سے ... اس نے سوچا تک نہ تھا وہ تو ... تاہیوں اور شدتوں سے سراسیمہ ہوئی ... اسے یہ یقین دلانے میں خود کو بہت وقت ... ہوئی تھی کہ یہ بے نیاز اور لاتعلق ... الباری وہی جان ہی ہے نا جو ... جھلک دیکھنے کو کیسے مچلا کرتا تھا پھر اب ... شعاعیں بکھیرتا روپ حواس ... صلاحیت رکھتا تھا بے اعتنائی اور بے نیازی ... بے مائیگی کا احساس دلا گئی تھی آنکھیں ... سے چھلکیں تو ٹپ ٹپ آنسو برسنے ... باری کی بے اعتنائی سے بڑھ کر اپنی توہین ... خفت وخجالت اور بے کلی نے رلایا تھا اسے ... کب اس کی گھٹی گھٹی اور دبی دبی سسکیاں ... بکھرنے کے بعد باری کو چونکانے کو ... عبدالباری اسے روتے دیکھ کر ... کھڑا ہوا تھا۔

''آئی ایم سوری مجھے احساس ہے مجھے ... سب نہیں کرنا چاہیے تھا مگر بابا جان ......'' وہ ... ادھوری چھوڑ کر لب بھینچتا ہوا اس سے ... چرانے لگا حبہ کی سسکیاں مزید تیز ہو گئیں۔

''...... یہ بی بی جان نے دیا ہے رونمائی ... پلیز اور چینج کر لیں تم ...... میں بھی بہت تھک ... ہوں۔'' وہ ہنوز اسے دیکھنے سے احتراز برت ... اٹک اٹک کر کہہ رہا تھا حبہ نے آنسوؤں سے ... بوجھل ہوتی نگاہوں سمیت اس کا یہ یکسر بیگانہ ... اجنبی انداز دیکھا تھا اور لباس سنبھالتی اٹھ ... ڈریسنگ میں جا گھسی خوب جی ہلکا کرنے کے بعد ... لباس تبدیل کر کے باہر آئی تو عبدالباری ڈریسنگ ... گاؤن پہنے پتہ نہیں واقعی سو چکا تھا یا سونے کی ... اداکاری کر رہا تھا اس کا غم وغصے سے بوجھل ... دل کچھ بھی ڈھنگ سے سوچنے پہ کا صر رہا تھا۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

ہوا تم نہ بنے ہوئے غم سے زیادہ کڑا اور
ہوتا ہے
ہوا دل نہ ٹوٹے ہوئے دل سے زیادہ

بکھری ہوئی روح اور پھیلا ہوا درد
چبھتے ہوئے لوگ اور بھٹکی ہوئی سوچ
ٹوٹے ہوئے خواب

چاہے زبردستی سہی یا کسی کی رضا کے لئے تھا بہرحال جب وہ اس بندھن میں بندھا تھا اس کے تقاضوں کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اسے کسی طور معذرت کرنا ہے اور کسی طرح اپنے جہاد کے لئے جانے کی بابت بتا کر گھر والوں کا خیال رکھنے پہ آمادہ کرنا ہے وہ ہوئے انداز میں اسی بات پہ غور کر رہا تھا سسکیوں کی آواز نے چونکا دیا تھا وہ معذرت کرنا چاہتا تھا اپنی مجبوری تو نہیں کچھ اچھے الفاظ میں وہ سب اس سے کہنا چاہتا تھا مگر حبہ کے یوں رونے پہ وہ پزل ہو ایک بار پھر اسے لگا تھا جیسے وہ نا چاہتے بھی اس کے ساتھ زیادتی کر چکا ہے یہ اس قدر شدید تھا کہ وہ بوجھل دل لئے رہ گیا اس نے چینج کرتے اور خود کو فریش حبہ کو منانے کا سوچا تھا مگر وہ اس کا انتظار ہی رہ گیا وہ ڈریسنگ سے نہیں نکلی یقیناً اسے سامنا بھی گوارا نہیں تھا وہ جیسے نڈھال ہو تھا اور پہلے سے بڑھ کر اپنے خول میں سمٹ

اگلے روز ولیمہ تھا حبہ کا پرسوز سا روپ ماحول پہ چھا رہا تھا جب کہ خود عبدالباری کلف دار کرتا شلوار میں بہت جچ رہا تھا اس بعد تو دعوتوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہوا تھا ولید حسن کا خاندان خاصا بڑا تھا سبھی انہیں اپنے ہاں مدعو کر رہے تھے عبد

الباری تو بوکھلا گیا تھا وہ جتنی جلدی جانا چاہتا تھا اس قدر دیر ہو رہی تھی اس نے دبے لفظوں میں ولید حسن سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا تبھی سرسری انداز میں سن کر وہ جیسے بھول بھال گئے تھے جب کہ ایک بار پھر مفتی صاحب کا فون آ گیا انہوں نے اسے شادی کی مبارک باد دی تھی اور سدا خوش رہنے کی دعا میں بھی پھر اسے طلحہ احمد کا بتایا تھا۔

”کہیں ایسا تو نہیں کہ حبہ تمہیں اس کی اجازت نہیں دے رہی۔“ مفتی صاحب نے قیاس آرائی کی تھی اور وہ چپ کا چپ رہ گیا تھا کیا بتاتا کہ اجازت طلب کرنا دور کی بات وہ تو اس سے اتنا خائف رہتا تھا کہ دیکھنے سے بھی گریز برت رہا تھا پتہ نہیں کیوں اس لڑکی کی خواہش سے آج بھی ویسے ہی بے تاب کرنے لگی تھی۔

”تم حبہ بیٹی سے بات کرو بیٹے اگر وہ مانے تو کوئی بات نہیں تم نے نئی زندگی کا آغاز کیا ہے جہاد کے لئے پھر چلے جانا ویسے بھی اگر بیوی اجازت نہ دے تو شوہر کو حکم نہیں ہے جانے کا سمجھ رہے ہو۔“ انہوں نے کئی احادیث اس کے سامنے بیان کرتے ہوئے کہا تھا تب اس نے اسی روز حبہ سے بات کر لینے کا سوچ لیا اس کا خیال تھا حبہ کو اعتراض نہیں ہوگا اسے اعتراض ہونا بھی نہیں چاہیے تھا سو وہ مطمئن تھا آج ان کی پھپھو کی ہاں دعوت تھی وہی پھپھو جو اس کے سسر بھی حبہ کے والد کی حیثیت سے تھے، ہلکے بادامی شلوار سوٹ میں وہ تیار ہو کر باہر آیا تو ولید حسن کو اس گھریلو حلیے میں اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر چونکے بنا نہیں رہ پایا۔

”آپ نہیں چل رہے ہیں بابا جان۔“
”نہیں یار طبیعت اچھی نہیں تمہارے چاچو سے میں معذرت کر چکا ہوں۔“
”کیا ہوا طبیعت کو۔“ اسے فوراً تشویش

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

ہوئی۔ ''کچھ نہیں تھکن ذرا زیادہ ہو گئی تھی تو سر میں درد ہو گیا۔''

''آپ ٹیبلٹ لے لیں بابا جان میں سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیتا ہوں۔'' وہ فوراً الرٹ ہوا تھا، جتنی دیر میں وہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھ کر انہیں دم کرتا رہا وہ مسکراتی پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتے رہے تھے پھر اس کی پیشانی چوم کر بے انتہا شفقت سے بولے تھے۔

''بہت ہی نیک اور سعادت مند بیٹا ہے اللہ تمہاری عمر دراز کرے نیکی کی توفیق بخشے۔'' وہ محجوب سا ہو گیا۔

''بی بی جان آپ بھی نہیں چل رہیں۔'' انہیں تسبیح پڑھتے دیکھ کر اس نے استفسار کیا تھا۔

''میرے بغیر جا سکتی ہیں ان کا دل نہیں لگے گا یار۔'' ولید حسن نے ہنس کر بی بی جان کو دیکھا جو اچھا خاصا جھینپ کر انہیں گھورنے کی کوشش کر رہی تھیں عبدالباری بے ساختہ کھل سا ہو کر مسکرایا تھا۔

''باری بیٹے یہ پڑھا تم نے۔'' انہوں نے میگزین اس کے سامنے کھولا تو باری ذرا سا جھک کر میگزین پہ جھک گیا جہاں ولید حسن انگشت شہادت سے نشاندہی کر رہے تھے پھر خود ہی بتانے لگے۔

''ہالینڈ کے ایک ماہر نفسیات وانڈر ہوون نے قرآن مجید کے پڑھنے اور مریضوں و عام لوگوں پر لفظ اللہ کے ورد کے اثرات کے بارے میں نئے انکشافات کیے ہیں پروفیسر کے یہ انکشاف مختلف مریضوں کے تین سال مطالعہ اور تحقیقات سے حاصل ہونے والے نتائج کی تصدیق پر مبنی ہیں ان کے بعض مریض غیر مسلم تھے جب کہ دوسرے ایسے تھے جو عربی زبان نہیں جانتے تھے انہیں لفظ اللہ کی درست ادائیگی کی ترغیب دی گئی تو اس کے بڑے شاندار نتائج سامنے ...

ایسے مریضوں کے سلسلے میں جو ...

دباؤ کا شکار تھے سعودی روزنامہ ...

مذکورہ ماہر نفسیات کا کہنا ہے کہ وہ مسلمان ...

زبان پڑھ سکتے ہیں اور قرآن پاک کی ...

سے تلاوت کرتے ہیں خود کو نفسیاتی ...

محفوظ رکھ سکتے ہیں، ماہر نفسیات نے ...

ساتھ بتایا ہے کہ لفظ اللہ کا حروف ...

بیماریوں کے علاج میں اپنی تاثیر ...

طرح سے کرتا ہے انہوں نے اپنی تحقیق ...

حوالے سے بتایا کہ لفظ اللہ کا ...

الف نظام تنفس سے نکلنے کے بعد سانس ...

کرتا ہے ان کا کہنا ہے کہ عربی لب و لہجہ ...

حرف لام کی ادائیگی کے وقت زبان ہلکے ...

کو چھوتی ہے تو ایک انتہائی مختصر سا وقفہ ...

ہیں اگر اسے اسی وقفے کے دہراتے جائیں ...

عمل ... سکون میسر آتا ...

اور آخری حرف بھی وہ اپنی ادائیگی ...

دلوں کو مربوط کرتا ہے اور اس ربط کے ...

مرتب قلب ہوتی ہے اس مطالعے کے عجیب ...

پہلو یہ ہے کہ ماہر نفسیات ایک غیر مسلم شخص ...

جو اسلامی سائنسی علوم کی گہری دلچسپی رکھتا ہے ...

اسے قرآن مجید کے اسرار و رموز کی جستجو ہے ...

حسن خاموش ہوئے تو ان کا چہرا جوش سے ...

ہو رہا تھا رنگت میں تمتماہٹ تھی عبدالباری ...

نگاہوں سے انہیں دیکھتا رہا۔

''کتنے فخر کی بات ہے نا۔''

''اور فخر کی بات تو یہ بھی ہے عبدالباری ...

نے کہاں سے کہاں کا فاصلہ طے کیا میں سوچوں تو ...

آنکھیں نم ہو جاتی ہیں کتنا بڑا احسان ہے میرے ...

رب کا مجھ پہ جانتے ہو باری جب تم نے مجھ سے ...

جہاد پہ جانے کی اجازت طلب کی تو میں ...

جواب نہ دے سکا میرا دل تو تمہاری ...

خیال سے ہی ڈوب سا گیا تھا میں نے خود غرضی
سے سوچا تھا تم بن میں کیسے رہوں گا اس پل میں
نے اللہ کے حکم کو اگنور کر دیا معاذ اللہ اکثر ایسا ہوتا
ہے ہم اپنی غرض کی خاطر یونہی چشم پوشی سے کام
لیتے ہیں اس بات کو بھلائے کہ کل روز جزا
ہمارے اعمال اسی قابل ہرگز نہیں رہے ہوں گے
کہ ہم خدا کو منہ دکھا سکیں اس کا شکر ہے کہ رب
نے مجھے اپنا خوف عطا فرما دیا، میں نے سوچا اگر، اگر
اللہ نہ چاہتا تو تم کبھی مجھے ملتے نہیں ہرگز نہیں یہ کیا
کم احسان تھا اس کا کہ اس نے تمہیں مجھے لوٹا دیا
تھا ناممکن جو میرے لئے تھا اسے ممکن بنا دیا ہے
میری زندگی کی انمول خوشی بخش دی میں کیا اسی
رب کے لئے اتنا نہیں کر سکتا انسان ازل سے
تنگ دل کمینہ ہے میں بھی کمینگی کا مظاہرہ کرتا ہوا
ہی چونک گیا خواب غفلت سے جاگ گیا، اللہ
رب مجھے جس اعزاز سے نوازنا چاہ رہا ہے اس
اعزاز کو پانے سے میں بھلا کیوں گریز کروں میں نے
جانا کہ میں خوش بخت ہوں کہ اللہ نے مجھے تم جیسا
قابل فخر بیٹا عطا فرمایا۔"

"بابا جان تھینک یو بابا جان۔" عبدالباری
وفور جذبات میں ان سے لپٹ گیا، بی بی جان اور
بابا جان کے ساتھ اس کی اپنی آنکھیں بھی نم ہو
رہی تھیں تبھی گہرے پرپل کلر کی ساڑھی میں ملبوس
جب تیار ہو کر وہاں آئی تھی، میچنگ کے جیولری سیٹ
اور میک اپ نے اس کی خوبصورتی کو جیسے دو
آتشہ کر دیا تھا۔

"چلیں بابا جان۔" باری کی بجائے وہ ولید
حسن کو مخاطب کر کے بولی تھی ہی عبدالباری چونکتا
ہوا اس کی سمت متوجہ ہو گیا۔

"بیٹے آج ہم بڈھوں کے حال پہ رحم کرو
اور تم دونوں ہی چلے جاؤ، باری اٹھو بیٹے وہ لوگ
انتظار کر رہے ہوں گے۔" ولید حسن نے پہلے جب
کو جواب دیا تھا پھر عبدالباری کی سمت متوجہ

ہوئے جو سر جھکائے ہوئے تھا، باری کچھ کہے
بغیر اٹھ کھڑا ہوا اور متوازن چال چلتا آگے بڑھ
گیا جب نے اس کا سرا اٹھا کر سرسری سا دیکھا بھی
محسوس نہیں کیا تھا اور اب یوں بے نیازی سے
چل دینا بھی اسے سراسر اپنی توہین محسوس ہوا تھا
وہ جھنجھلائی ہوئی پورٹیکو تک آئی تو عبدالباری
گاڑی کے کھلے دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا
سیل فون پہ محو گفتگو تھا وہ اسے نظر انداز کرتی
گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی کچھ دیر بعد باری
نے سیل جیب میں رکھتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ
سنبھالی تو جب رخ پھیرے بے نیازی کا تاثر دینے
کی اپنی سی کوشش میں مصروف تھی عبدالباری
سرسری نگاہ میں ہی اس کا جائزہ لے ڈالا سر پہ
بندھے اسکارف اور اسٹائلش سی میرون شال
اوڑھے وہ بے انتہا چارمنگ نظر آ رہی تھی گاڑی
گیٹ سے باہر نکلی تو جب نے رخ پھیرتے ہوئے
ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ پہ بکھری کیسٹوں کو الٹ
پلٹ کرنا شروع کر دیا تھا عبدالباری نے ایک بار
پھر اس کے حد سے زیادہ سنجیدہ چہرے پہ ایک
گہری پرسوچ نگاہ ڈالی تھی وہ اس کے موڈ کی
خرابی سے آگاہ تو ہو چکا تھا مگر اس کی وجہ جاننے
سے قاصر رہا تھا وہ گاڑی کی فضا میں پھیلتے
میوزک کی آواز پہ چونکا تھا جب نے جانے کب
کیسٹ پلیئر آن کر دیا تھا کہ اسے خبر نہ ہو سکی
اسے اچنبھا ہوا تھا وہ یہ سوچ کر متحیر ہوا تھا کہ جب
میوزک بھی سنتی ہے اس کی توجہ میوزک سے زیادہ
اسی سوچ میں الجھی رہی تھا وہ چونک سا گیا تھا
اس نے چونک کر ترچھی نگاہ جب کے چہرے پہ ڈالی
گانے کی شاعری اسے حیران کرنے کو کافی تھی
اس نے ذرا مزید غور کیا اور ششدر سا رہ گیا۔
دل میرا توڑ دیا اس نے برا کیوں مانوں
اس کو حق ہے وہ مجھے پیار کرے یا نہ کرے
دل میرا توڑ دیا اس نے برا کیوں مانوں

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

پہلے معلوم نہ تھا آج یہ میں نے سمجھا
پیار کہتے ہیں جسے وہ ہے دلوں کا سودا
دل کی دھڑکن کو بھلا کیسے کوئی قید کرے
اس کے رستے میں کھڑی کیوں کوئی دیوار کرے
یہ تو آزاد ہے جب چاہے جہاں آہیں بھرے
اس کو حق ہے وہ مجھے پیار کرے یا نہ کرے

اس نے حیرت بھری نگاہ سمیت حبہ کو دیکھا جو سر جھکائے اب خاصی لاتعلق نظر آ رہی تھی عبد الباری کی نگاہوں سے تحیر و استعجاب جھلکنے لگا حبہ کی سلیکشن نے اسے ششدر کر دیا تھا وہ جیسے یقین کرتے ہوئے بھی نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ کیسٹ حبہ نے ہی لگائی ہے۔

پیار کے وعدوں کا بھرم پل میں وہ توڑ گیا
غم کے جس موڑ پہ لا کے وہ مجھے چھوڑ گیا
میں اسی موڑ کی دہلیز پہ سو جاؤں گی
عمر بھر اس کے لئے اجنبی ہو جاؤں گی
ہر ستم شوق سے مجھ پہ میرا [illegible] کرے
اس کو حق ہے وہ مجھے پیار کرے یا نہ کرے
دل میرا توڑ دیا اس نے برا کیوں مانوں

عبد الباری کو یکلخت جانے کیا ہوا تھا کہ پہلے گاڑی روکی پھر ہاتھ بڑھا کر ٹیپ بھی بند کر دیا حبہ نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا تھا اور پوری طرح اپنی سمت متوجہ پا کر بھرپور خفگی سمیت نگاہ کا زاویہ بدلتی ہوئی خشک لہجے میں بولی تھی۔

"گاڑی کیوں روکی ہے۔"

"وہ دراصل مجھے راستے کا پتہ نہیں پلیز گائیڈ......"

"او کے یہ بات آپ یوں بھی پوچھ سکتے تھے۔" اس نے ننھی سی ناک چڑھا کر نخوت سے کہا پھر اسے راستہ بتانے لگی سگنل پہ گاڑی رکی تو عبد الباری کی توجہ بھٹک کر حبہ میں الجھنے لگی اگر وہ چاہتا بھی تو کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہو سکتا تھا۔

"صاحب گجرے لے لیں۔" اس کی محویت کو اس آواز نے بکھیرا تھا۔

"یہ کیا ہوتا ہے؟" اسے اردو انگلش آتی تھی اس کے باوجود بسا اوقات وہ کچھ خاص الفاظ کے معانی و مفہوم سمجھنے سے بری طرح قاصر رہتا تھا۔

"جی۔۔" گجرے بیچنے والا لڑکا کچھ گڑبڑا کر بھونق سا ہو کر ٹکر ٹکر اس کی صورت دیکھنے لگا پھر جیسے جلدی سے بولا تھا۔

"صاحب پھول، پھول لے لیں بی بی صاحب کے لئے۔"

"اوہ۔" عبد الباری کے ذہن میں جھماکا سا ہوا اسے یاد آیا اس کی شادی پہ بھی مہمان لڑکیوں کے سوا خود حبہ نے بھی اس قسم کی چیز پہنی تھی اس نے قیمت ادا کرنے کے بعد گجرے لئے تو غیر شعوری طور پہ حبہ بھی اس کی سمت متوجہ ہوئی تھی عبد الباری نے گجرے اس کی سمت بڑھاتے ہوئے اسے دیکھا تو جیسے سب کچھ بھول بھال کر اسے دیکھنے میں محو تھی بری طرح سے ہڑبڑائی سیدھی ہو بیٹھی، عبد الباری کی آنکھیں لو دینے لگیں حبہ نے لب کچلتے ہوئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سوری یہ مجھے باندھنا نہیں آتے۔" وہ خجالت بھرے تاثرات سمیت جانے کیوں وضاحت دے رہا تھا حبہ کی رنگت پھیکی پڑ گی۔

"ہاں آپ کو کچھ نہیں آتا البتہ دل جلانا خوب آتا ہے مجھے نہیں چاہئے آپ کی یہ خیرات سنبھال رکھیں کسی سویٹی یا لزا کے لئے۔" وہ زہر خند سے بھرائی ہوئی آواز میں کہتی جھٹکے سے رخ پھیر گئی عبد الباری کے چہرے کا رنگ اڑا تھا وہ اس کے اس قدر شدید ردعمل پر بھونچکا سا رہ گیا تھا۔

عمر بھر کا بھروسہ کیا پل کا ساتھ ہو جائے

SkorpIO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

ایک بار اکیلے میں اس سے بات ہو جائے
ایک بار کھیلے تو میری طرح اور پھر
جیت لے وہ ہر بازی مجھ کو مات ہو جائے

جب اپنی دھن میں تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے موڑ مڑتے ہی عبد الباری سے ٹکرائی تھی عبد الباری اس تصادم پہ بوکھلایا ضرور تھا مگر اسے تھام کر سہارا دینے سے خود کو روک نہیں پایا، یہ بالکل فطری ری ایکشن تھا۔

"آئی ایم ساری۔"

اگلے ہی لمحے وہ معذرت کرتا ہوا تیزی سے باقی ماندہ سیڑھیاں پھلانگ گیا جب جس کے پورے وجود میں اس لمس نے سنسنی کی تیز رو بھری تھی اجنبیت اور بیگانگی کے اس اعلیٰ مظاہرے پہ جیسے مجسم ہو کر رہ گئی بے ترتیب دھڑکنوں اور اتھل پتھل ہوتی سانسوں سمیت لب کچلتی وہ وہیں کھڑی رہ گئی تھی جانے کیوں اسے لگ رہا تھا جیسے عبد الباری دانستہ اسے اگنور کر رہا ہو اس سے سابقہ رویئے کا بدلہ چکا رہا ہے اس کی یہ لاتعلقی بے نیازی اور بے اعتنائی اسے تازیانے کی مانند لگتی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی عبد الباری کو کیونکر منائے کس طرح سے اپنی سمت متوجہ کرے اسے نہ تو آج کل کی لڑکیوں کی طرح ناز و ادا آتے تھے نہ ہی جذباتی ڈائیلاگ بول کر وہ اس کی خفگی مٹا سکتی تھی بس وہ اپنی ناراضگی اس پہ واضح کر چکی تھی گجرے وصول نہ کر کے یہ کیا کم تھا کہ اس نے اپنی عادت اور طبیعت کے برخلاف کیسٹ پلیئر پہ گانا لگا کر اسے سنایا تھا اگر وہ سمجھنا چاہتا تو سمجھ سکتا تھا مگر وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا آنکھوں میں مچلتی نمی کو پیچھے دھکیلتی وہ سیڑھیاں اترتی نیچے بی بی جان کے پاس آ گئی، بی بی جان نے چھالیہ کترتے ہوئے اس کے پرسوز چہرے پہ گہری نگاہ ڈالی تھی پھر اپنی مصروفیت ترک کرتے ہوئے اپنے قیاس کے مطابق تسلی بھرے انداز میں اس کا سر اپنے شانے سے لگاتے [illegible] ہوئی تھیں۔

"ایسے دل چھوٹا نہیں کرتے [illegible] کی خاطر کیے جائیں ان کے لیے [illegible] ہو کر اجر کو ضائع نہیں کرتے خوشی خوشی [illegible] کرو اللہ ہمارے بچے کو زندگی صحت اور [illegible] فرمائے۔"

"جج...... جی۔" زینب کو ہزار وولٹیج کا کرنٹ لگا تھا وہ متحیر ہو کر انہیں دیکھتی جیسے ان کی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"اسلام کو زندہ رکھنے کی خاطر قربانی دینا ہے بیٹے تم بیوی ہو تمہیں یہ ہمت اور حوصلہ دکھانا پڑے گا، تمہارے بابا جان نے [illegible] سمجھایا تھا مگر اس کی شدید خواہش [illegible] ہم اسے روک کر گناہ گار نہیں ہونا [illegible] جب کہ مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا یقین [illegible] کا ایک دن متعین ہے۔"

"جی بی بی جان کیا کہہ رہی ہیں۔" [illegible] رنگ ایک دم سے اڑا تھا اس نے سہم کر انہیں دیکھا وہ ان کی بات کو جس حد تک سمجھی تھی وہ اس قدر سراسیمہ کر دینے والی تھی کہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کی آنکھیں چھلکنے کے قریب ہو گئی تھیں بی بی جان نے قدرے چونک کر بغور اسے دیکھا انہیں کچھ انہونی کا احساس جاگا تھا ان کی تحیر سے پھیلی غیر یقین نگاہیں اس کے چہرے پہ چھلکتے ہراس کو دیکھنے لگیں۔

"کیا کہا بی بی جان آپ نے۔" معاً انہوں نے زینب کی سرسراتی ہوئی آواز سنی تھی۔

"کک...... کیا مطلب عبد الباری نے تمہیں کچھ نہیں بتایا۔" اب وہ اس سے زیادہ حیران نظر آئی تھیں۔

"مگر وہ تو کہہ رہا تھا تم سے اجازت۔"

"کک...... کس بات کی اجازت بی بی جان

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

"مجھے پتا ہے ورنہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔" وحشت بھرے انداز میں چیخ کر کہا تو بی بی جان صحن میں پڑ گئیں۔

"بی جان بتا میں بی بی جان باری کہاں جا رہا ہے۔" اس نے انہیں جھنجھوڑ کے رکھ دیا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں تھیں اس کے چہرے پہ وحشت بھرا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔

"کس قسم کی اجازت چاہیے بی بی جان مجھے آپ بولتی کیوں نہیں۔" وہ جسم و جاں میں پھیلتی سنسنی سے خائف ہو کر بلکی۔

"یہی، یہی کہ عبدالباری جہاد کے لئے افغانستان یا کشمیر جا رہا ہے وہاں وہ مجاہدوں کے ساتھ..." حبہ نے ان کی پوری بات نہیں سنی وہ ہاتھوں میں چہرا چھپاتی بے قراری سے روتی چلی گئی۔

"حبہ... حبہ میری بچی کیا ہوا۔" بی بی جان تو اس کے اس قدر شدید ردعمل پہ ہاتھ پیر پھولتے محسوس کرنے لگی تھیں انہیں قطعی سمجھ نہ آئی بلک بلک کر روتی بے حال ہوتی حبہ کو کیسے چپ کروائیں۔

"ولید، باری ہے ارے دیکھو تو حبہ میری جان چپ تو ہو جاؤ بتاؤ تو سہی کیا ہوا۔" وہ بری طرح سے بوکھلائیں بے ربطی ہو گئیں تھیں۔

"باری، باری بیٹے ذرا آؤ تو۔" حبہ کو سنبھالتے وہ پھر سے باری کو پکارنے لگیں اسے چپ کروانے کی کوشش میں ناکام وہ خود روسی ہو گئیں انہیں یہ چیز حراساں کیے دے رہی تھی کہ یہ اس طرح سے روئی کیوں۔

"جی بی بی جان کیا ہوا۔" عبدالباری عجلت بھرے انداز میں شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا آیا تھا اس کے پیشانی پہ بکھرے نم بال بتا رہے تھے کہ وہ ابھی غسل کر کے نکلا ہے، بی بی جان کو حواس باختہ اور حبہ کو زار و قطار روتے دیکھ کر وہ بٹن بند کرنا بھی بھول گیا۔

"کیا ہو گیا بی بی جان میرا مطلب خیریت ہے نا۔" بے اختیاری میں حبہ کی سمت بڑھتے قدموں کو لرزش کے انداز میں روکتا وہ پلٹ کر بی بی جان سے استفسار کرنے لگا۔

"اس بات کو چھوڑو تم مجھے یہ بتاؤ تم نے حبہ کو کچھ کیوں نہیں بتایا، اب تک بچی رو رو کر ہلکان ہو گئی۔" بی بی جان نے اسے آڑے ہاتھوں لیا ان کے انداز سے بے حد خفگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"جی، مگر کیا۔" وہ الجھ سا گیا حبہ ہنوز رو رہی تھی۔

"یہی کہ تم کشمیر جا رہے ہو۔" بی بی جان تنبیہی انداز میں اسے گھورا تو عبدالباری جواب میں کچھ کہنے کی بجائے سکتے میں آ گیا تھا۔

"تو حبہ اس وجہ سے رو رہی ہے۔" اس کے اندر پکڑ دھکڑ سی ہونے لگی اس کی تحیر سے پھیلی نگاہیں ایک بار پھر حبہ کے چہرے پہ تھیں۔

"اب خاموش کھڑے ہو سنبھالو خود ہی اسے مجھے کیا پتہ تھا تم نے نہیں بتایا ورنہ میں نہ کچھ کہتی۔" بی بی جان خفت بھرے انداز میں کہہ کر خود دامن بچا گئیں ساری ذمہ داری اسی پہ ڈال گئیں تو عبدالباری پر سوچ نگاہوں سمیت اسے دیکھتا قریب آ کر پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

"اگر تم اجازت دو برا نہ مناؤ تو میں تمہارے آنسو پونچھ دوں۔" دودھیا رنگت شدت گریہ سے گلابیاں چھلکانے لگی تھی، تو گلاب چہرے پہ موتیوں کی طرح بکھرتے آنسو اس کے ضبط کا امتحان لینے پہ تل گئے دھیما مخمور سرگوشیانہ لہجہ حبہ کے جسم و جان میں سنسنی کا احساس بن کر بکھرا اس نے آنسوؤں سے جل تھل ہوتی نگاہ اٹھائی تھی اس کی نگاہ میں اپنے لئے لو دیتے جذبے دیکھ کر وہ فطری طور پہ جھجک کر نظریں جھکا گئی۔

SkorpiO
FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

''سوری تم برا مانتی ہو نا۔'' وہ جیسے اپنی بات کی وضاحت پیش کر رہا تھا جب کا دل جیسے کسی نے مٹھی میں لے کر بھینچ ڈالا اس کا جی چاہا تھا اس کے اس غلط فہمی کو دور کر دے مگر جب بولی تو کچھ اور۔

''ہاں مانتی ہوں برا تم جاؤ چلے جاؤ یہاں سے۔'' وہ اور شدتوں سے روئی حلق کے بل چیخی تھی اور اسے وہیں چھوڑ کر خود اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

یہ لمحہ جاوداں کر لو
کہ اب لفظوں سے بات آگے چلی ہے
وداعِ دلِ فگاراں کی گھڑی ہے
یہ لمحہ جاوداں کر لو
کہ تم نے جو کہا سچ تھا
کہ میں نے جو سنا سچ تھا مگر پھر بھی
یہ لمحہ جاوداں کر لو
وداعِ دلِ فگاراں کی گھڑی ہے
جدائی سامنے تن کر کھڑی ہے

تسلسل سے رونے سے اس کی آنکھیں سوج چکی تھیں وہ بمشکل بوجھل پپوٹوں کو اٹھاتی تھی اور سامنے دیوار پہ لگی اپنی اور عبدالباری کی شادی کے موقع پہ کی انلارج شدہ تصویر کو دیکھ کر دل کتنا ہوا محسوس کرنے لگتی عبدالباری کا فیصلہ اسے خون رلائے جا رہا تھا کتنی منتوں مرادوں اور دعاؤں سے پایا تھا اسے کیا پھر کھونے کے لئے اس میں اتنا حوصلہ تھا نہیں، بھیں اس کے اندر کوئی چیخے جاتا وہ اور راہوں کا مسافر بن گیا تھا خدیجہ کی بات سچ ثابت ہو چکی تھی وہ عشق مجازی سے عشق حقیقی تک جا پہنچا تھا مگر کیا اب ذرا برابر بھی اس کے دل میں حبہ کے لئے چاہت نہیں رہی تھی اسے اتنا بھی اس کا خیال نہیں تھا کہ وہ اس کا دل کیسی بری طرح سے توڑ چکا ہے وہ اس سے شدید خفا تھی اسے ایک بار بھی اسے منانے کا خیال نہ آیا تھا وہ ایک بار بھی اس کے پیچھے نہیں آیا تھا اس کا جی کر رہا تھا باری کو جھنجھوڑ کر رکھ دے وہ اتنا بے حس کیوں ہو گیا تھا پاپا جان اور بی بی جان اسے قائل کروانے کی کوشش میں ناکام ہوتے اٹھ کر جا چکے تھے اس کی ایک ہی ضد تھی ایک ہی رٹ کہ باری کو روک لیں اسے مت جانے دیں یہ خیال اسے کچھ اور بھی وحشت زدہ کر رہا تھا کہ باری نے یہ قدم اس کی وجہ سے اٹھایا ہے رات کے دس بج چکے تھے جب عبدالباری نے کمرے میں قدم رکھا بی بی جان ٹرے سامنے رکھے اسے کھانا کھانے پہ اصرار کر رہی تھیں، عبدالباری کو دیکھا تو اسے اشارے میں کچھ سمجھا کر اٹھ گئیں۔ عبدالباری نے محض اثبات میں سر ہلایا تھا پھر ان کے جانے کے بعد پہلے کھانے کی جانب کی طرف پھر بیوی کی طرف دیکھا تھا جس کے آنسو اسے دیکھتے ہی پھر اور روانی سے بہنے لگے تھے۔

''میرا نہیں خیال تھا کہ آپ جیسی بیوی کو بھی مجھے اس سلسلے میں گائیڈ کرنا ہے گا حبہ پلیز چپ ہو جائیں آپ کے آنسو مجھے پریشان کر رہے ہیں۔'' وہ اس سے فاصلہ رکھ کر بیٹھتے ہوئے نرم مگر ٹھہری ہوئی آواز میں گویا ہوا تھا حبہ نے آنسوؤں کی لکیروں کو گالوں پہ یونہی بہنے دیا اور سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا پھر بغیر کچھ کہے اپنے نازک ہاتھ اس کے سامنے جوڑ کر وہ رو پڑی تھی۔

''مت جائیں باری پلیز مت جائیں مجھے چھوڑ کر مجھے مزید تنہا مت کریں۔'' عبدالباری ایک پل کو سکتے میں آیا تھا حق دق سا اسے دیکھتا رہ گیا مگر اگلے ہی لمحے وہ تڑپ کر اس کے بندھے ہوئے نازک ہاتھوں کو اپنے بے حد بھاری ہاتھوں میں لے کر بے بس سا ہو گیا۔

''مجھے پتہ ہے آپ مجھ سے ناراض ہیں مگر خفگی کے اظہار کا یہ کون سا طریقہ ہے باری۔''

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

اس کے کشادہ سینے سے لگتے ہی بلکنے لگی تھی عبد
الباری کا چہرہ متغیر ہو گیا خود سپردگی کا یہ مظاہرہ یہ
بے قراری کچھ بھی تو نظر انداز کیا
جانے والا نہیں تھا عبدالباری کے دل کی دھڑکنیں
من مانی پہ اکسانے لگیں۔
"کیسے بتاؤں آپ کو باری میں آپ سے
ناراض نہیں ہوں مجھے اس طرح سے سزا مت
دیں مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔" وہ یقیناً حواسوں
میں نہیں تھی عبدالباری نے اس کے لرزتے کانپتے
وجود کے گرد بازوؤں کا حصار کھینچتے ہوئے کسی قیمتی
متاع کی مانند سمیٹ لیا وہ اس پہ جھکا تھا اور اس
کی آنکھوں سے بکھرتے آنسوؤں کو اپنی پوروں پہ
سمیٹ لیا تھا۔

چلو تم کو بتاتے ہیں کہ تم کو دیکھ کر دل نے
کہا تم رشتہ جاں سے بڑھ کر ہو
دعا کی آخری سرحد پہ جو ادھوری سی اک تمنا ہو
میرے دل کا مقدر ہو
کہ تم اک روشنی بن کر شفا لے کر
کسی دشت مسیحا کی طرح
اترے ہوئے ہر زخم جاں پہ ہو
چلو تم کو بتاتے ہیں

اگلی صبح اس کی آنکھ کھلی تو سحر طلوع ہو رہی تھی
اس نے نگاہ کا زاویہ بدل کر اپنے داہنے جانب
دیکھا عبدالباری آنکھوں پہ بازو دھرے چت لیٹا
تھا رات اپنی وحشت و سراسیمگی اور اس کی بوجھل
سرگوشیاں یاد آکر نئے سرے سے مجبور کر گئیں، وہ
آہستگی سے بستر چھوڑتی واش روم میں جا گھسی تھی
فریش ہونے کے بعد باہر آئی تو عبدالباری کو ہنوز
اسی حالت میں پا کر ایک نظر وال کلاک کو دیکھا
اور قدرے جھجکتی ہوئی قریب آگئی۔
"باری اٹھیں آپ کی نماز قضا ہو رہی
ہے۔" اس نے مدھم لہجے میں جھجک کے ساتھ حیا
کا رنگ غالب تھا۔
"باری!" وہ ذرا سا ہلی اور جھکی تو اس ارادی
بے احتیاطی کے سبب نم زلفیں اچھل کر باری
کے چہرے کو شفاف موتیوں سے بھر گئیں عبد
الباری نے آنکھیں کھول دی تھیں اس کے چہرے
اور آنکھوں میں خوشگوار حیرت کا جو رنگ تھا اس نے
حبہ کی پلکیں حیا بار انداز میں لرزا کر عارضوں پہ
جھکا دیں۔
"وہ اٹھیے گی آپ کی نماز قضا۔"
"ہوں مگر میں تو نماز پڑھ چکا ہوں۔" وہ
دھلا دھلایا شفاف جگمگاتا سراپا عبدالباری کی تمام تر توجہ
سمیٹ چکا تھا۔
"اوہ۔" حبہ نے چونک کر اسے دیکھا پھر
اگلے ہی لمحے خفا سی ہو گئی۔
"اور آپ نے مجھے جگایا بھی نہیں ابھی تو تم
نماز ادا کر سکتی ہو۔"
"اوہ۔" حبہ چونکی تھی اور تولیے کی قید سے
بال آزاد کرتی جائے نماز بچھا کر نماز میں مشغول
ہو گئی، دعا مانگتے ہوئے جانے کس احساس کے
تحت اس کی پلکیں نم ہوئی تھیں۔
"تمہارے ہاتھ بہت خوبصورت ہیں حبہ۔"
عبدالباری جو اسے ہی بغور دیکھ رہا تھا اس کے
اٹھتے ہی بھاری آواز میں بولا حبہ کے چہرے پہ
شفق پھوٹ پڑی تھی۔
"ادھر یہاں آؤ میرے پاس۔" باری نے
وہیں بیٹھے بیٹھے اسے پکارا تھا، حبہ ذرا حیران
ہوئے انداز سے دیکھنے لگی تب عبدالباری اپنی
جگہ چھوڑ کر اس کے نزدیک آگیا تھا۔
"حبہ حضرت سلمان فارسی کی اسلام قبول
کرنے کے سلسلے میں آزمائش اور دشواریوں سے
لبریز داستان پڑھ رکھی ہے تم نے۔"
"ہوں۔" حبہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا
عبدالباری کا دھیان اس پہ نہیں تھا وہ ... کی تم

SkorpiO FriendsKorner
Please register! Visual Watermark

ذلفوں کو چھیڑتا جیسے کہیں دور کھو چکا تھا۔

''جانتی ہو حبہ میرے زندگی میں بھی بہت موڑ ایسے آئے جن سے کسی حد تک تم واقف ہوں اس کے بعد۔''

''اس کے بعد کا ہی اصل دور تھا جو میں نے دیکھا جو میں نے گزارا تب میں نے جانا کائنات کا وجود کس لیے تخلیق کیا گیا قادر مطلق ہم سے کیا چاہتا ہے اسلام کو سمجھنا اسٹڈی کرنا ایک آسان امر ہے مگر اس پہ عمل کرنا اسی قدر دشوار.....'' اس نے بات کے دوران ہی اسے بازو کے حصار میں لے کر خود سے قریب کر لیا تھا حبہ جو اس کی قربت میں نروس ہوئی بے حد کنفیوژ ہو جاتی تھی، اس پل کچھ حراساں سی ہو کر اسے دیکھنے لگی۔

''اسلام یہ نہیں ہے کہ جتنا ہمیں آسان لگے اور جی چاہے ہم اسے اتنا اختیار کر لیں تو ہم اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے ہم اس کا ایک جز اختیار نہیں کر سکتے ہمیں اسے مکمل طور پہ اپنانا ہے تب ہی ہم مکمل ہو سکتے ہیں تم سمجھ رہی ہو میں کیا کہہ رہا ہوں۔'' اس کے اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے حصار میں لے کر اپنے چہرے کے قریب کیا حبہ کو لگا جیسے اس کی سانسیں الجھ گئی ہوں اس نے سراسیمگی کی انتہاؤں کو چھوتے ہوئے چھلکتی آنکھوں سمیت اسے دیکھا تھا۔

''با......ر......ی......آ......پ۔''

''حوصلہ جان۔''

''عبدالباری تمہیں ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہے میری خاطر اپنے اللہ کی خاطر دیکھو اگر میں جہاد پہ نہ جاؤں تم مجھے اپنے پاس رکھ لو ذرا سوچو اگر میری زندگی ختم ہو گئی ہو تو میری سانسیں کوئی......''

''باری۔'' حبہ بے اختیار چیخی تھی۔

''مت کریں ایسی باتیں۔'' اس کا پورا وجود جیسے کانپ کر رہ گیا تھا وہ بے اختیار رو بے ساختہ روئی تھی عبدالباری نے اسے رونے دیا اس کے شانے پہ اپنا سر ٹکاتے ہوئے وہ گمبھیر آواز میں گویا ہوا تھا۔

''یہ سچ ہے تم میری خاطر نہیں اللہ کی خاطر حوصلہ کرو پھر دیکھنا صبر بھی آئے گا اور حوصلہ اور ہمت بھی آزمائش شرط ہے۔'' اس کے بالوں کو دھیرے دھیرے سہلاتا وہ اس سرگوشی سے ملتی جلتی آواز میں کہتا چلا گیا تھا حبہ ہاتھوں میں چہرہ ڈھانپے ہنوز رو رہی تھی۔

''باری!'' حبہ نے اس کی شرٹ پریس کرتے ہوئے اسے پکارا۔

''ہوں۔'' ڈاکٹر ذاکر نائیک کی نئی سی ڈی سنتے ہوئے وہ بہت غافل تھا اس کی ذات سے جب حبہ نے اسے پکارا ہلکے بادامی شلوار کرتے میں اپنی غضب کی مردانہ وجاہتوں سمیت وہ اس حلیے میں بھی اتنا شاندار اتنا چھایا ہوا لگ رہا تھا کہ حبہ کی نگاہ ہر بار بھٹک کر اس پہ جا ٹھہرتی تھی چار پانچ دن ہو گئے تھے ان کے درمیان جہاد کے موضوع پر بات ہوئے اس کے بعد عبدالباری نے دوبارہ اس سے اس موضوع سے بات کی تھی نہ جواب طلب کیا تھا، وہ منتظر رہی تھی کہ وہ کوئی بات کرے مگر ایسی کوئی بات نہیں ہوئی بلکہ حبہ کو تو لگا تھا جیسے وہ بھول ہی گیا ہو اسے کبھی کبھار یہ خوف بھی محسوس ہوتا کہ وہ اس سے ناراض ہو گیا ہے مگر عبدالباری کی کسی ادا سے اس بات کا پتہ نہیں ملتا تھا۔

''باری آپ خفا ہیں مجھ سے۔'' وہ روہانسی سی ہو کر بولی اور استری کا پلگ نکال دیا عبدالباری چونکا تھا پھر ریموٹ سے آواز دھیمی کرنے کے بعد اس کی سمت متوجہ ہوا۔

''میں کیوں خفا ہوں گا تم سے تمہیں ایسا کیوں لگا۔'' وہ چہ حیران نظر آیا تھا حبہ نے ایک

SkorpiO FriendsKorner
Please register!
Visual Watermark

مگر اسے دیکھا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلکنے کے قریب ہوئی تھیں۔

"باری وہ میں نے آپ کو محاذ پہ جانے۔" وہ بات پوری کیے بغیر ہی جب اس کے گال بھیگنے لگے تو عبدالباری گہرا سانس کھینچتا ہوا اٹھ کر اس کے قریب آ گیا۔

"حبہ کیوں رو رہی ہو تم نہیں چاہتیں میں نے دوبارہ نہیں کہا۔" بات ختم ہو گئی وہ اب اس کے آنسو پونچھ رہا تھا اس کے اونچے پورے مضبوط کسرتی وجود کے سامنے اس کا نرم و نازک گداز دلکش سراپا بالکل کسی ننھی سی کانچ کی گڑیا کی مانند لگنے لگا تھا۔

"باری آپ نے کہا تھا نہ کہ میں اللہ کی خاطر یہ کروں اللہ کی خاطر تو ہمیں سب کچھ کرنا چاہیے نا۔" اس نے رندھی ہوئی آواز میں کہہ کر ہونٹ بے دردی سے کچلے عبدالباری نے فقط سر ہلانے پہ اکتفا کیا۔

"باری اللہ فرماتا ہے اپنی وہ چیز اس کی راہ میں خرچ کرو جو اللہ کی راہ میں خرچ کرو جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے مجھ میں حوصلہ نہیں تھا باری مگر پھر، پھر مجھ شرم آئی مجھے ڈر لگا باری کہ میں، میں اللہ کی خاطر اگر ایسا نہیں کروں گی تو اللہ مجھ سے کتنا خفا ہو جائے گا آپ جانا چاہتے ہیں باری جائیں مجھے اعتراض نہیں ہے مجھے اس بات کی خوشی ہو گی کہ میں نے اللہ کی خاطر کچھ کیا ہے کچھ کرنا چاہا ہے۔" بات کرتے ہوئے وہ ضبط کھو کر بے اختیار رونے لگی تو عبدالباری جو بغور اسے دیکھ اور سن رہا تھا بے اختیار مسکرایا اور اس کے ریشمی بال سہلا کر نرمی سے گویا ہوا تھا۔

"اور اللہ کسی کا اجر ضائع نہیں کرتا میں جانتا ہوں یہ بہت ہمت اور حوصلے کی بات ہے اپنی کسی بھی خاص چیز سے دستبرداری آسان نہیں مگر جان جب اللہ کی خاطر کچھ دیتے ہیں تو خوشی خوشی سے مقصد تو اس کی رضا کا حصول ہے یوں آنسو بہانا ٹھیک نہیں حبہ۔" اس کے گالوں پہ پھسلتے آنسوؤں کو انگشت شہادت سے پونچھ کر وہ پھر سے مسکرایا تھا، حبہ نے لب بھینچتے ہوئے گال رگڑ دیئے۔

"گڈ گرل۔" باری نے اس کا سر سہلایا تھا۔

"جس رب نے مجھے یہ حوصلہ عطا کر دیا ہے وہ صبر کی دولت سے بھی ضرور نوازے گا۔"

حفظ ہیں نقش مجھے سارے تیرے چہرے کے
تیرے چہرے کی بہت کی ہے تلاوت جاناں
اک عرصے سے موجود ہے یہ فرقت جاناں
پھر بھی تازہ ہے میرے پیار کی رنگت جاناں

رکاوٹ صرف حبہ کی وجہ سے تھی اس کے اجازت دینے کی دیر ہوئی عبدالباری نے رخت سفر باندھ لیا حبہ نے اس کے چہرے پہ جو نور دیکھا تھا وہ اس کے بوجھل ہوتے دل کو ایک ٹھہراؤ سا بخشنے لگا، سارا دن وہ اپنے آنسو چھپاتی اس سے کتراتی ہوئی پھرتی رہی تھی جب کہ وہ اپنی تیاری میں بری طرح سے مصروف تھا جب وہ ہاتھ لے رہا تھا بی بی جان اس کے پاس چلی آئیں۔

"باری تیار ہو گیا۔" اس کی شدت گریہ سے سوجھی ہوئی آنکھوں سے نظریں چراتے ہوئے انہوں نے آہستگی سے پوچھا۔

"ہاتھ لے رہیں ہیں۔" حبہ کی آواز بھی بوجھل تھی۔

"اچھا یہ لو نہا کر باہر آئے تو یہ اس کے بازو پہ یاد سے باندھ دینا۔" بی بی جان نے ڈوری میں بندھی کوئی تعویذ ٹائپ کی چیز اس کی طرف بڑھائی۔

"یہ کیا ہے۔" عجیب قسم کی سناٹا زدہ خاموشی سے گھبرا کر اس نے یونہی پوچھ لیا۔

Skorpio
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

''امان ضامن ہے۔'' بی بی جان کے جواب پہ سر ہلاتی وہ واپس پلٹ آئی، وہ چاہتے تھے باری کو خوشی سے رخصت کریں مگر دل پہ ایک یاسیت سی چھائی جا رہی تھی عبدالباری ہاتھ لے دیکھا تھا گرے جینز پہ بلیک پینٹ پہنے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔

''حبہ پلیز میری شرٹ دینا۔'' بیڈ پہ رکھی شرٹ کی سمت اشارہ کرتے وہ یونہی مصروف رہ کر بولا تھا حبہ نے کچھ کہے بغیر شرٹ اٹھائی۔

''پہلے یہ باندھ لیں۔'' وہ اسے دیکھے بغیر امان ضامن اس کے آگے بڑھا چکی تھی۔

''واٹ از دس۔'' عبدالباری برش ٹیبل پہ ڈال کر اس کی سمت متوجہ ہوتا تجاہل عارفانہ سے کام لے گیا۔

''امان ضامن ہے بی بی جان نے دیا ہے کہ آپ اسے بازو پہ باندھ لیں۔'' وہ ہنوز اس سے نظریں کترائے مدھم لہجے میں گویا ہوئی تھی۔ باری نے ہاتھ کی بجائے بازو بڑھایا تھا، مقصد صاف ظاہر تھا حبہ نے نگاہ بھر کے اس کے سرخ و سفید صحت مند و توانا آہنی بازو کو دیکھا جس پہ جا بجا پھیلا روآں مضبوطی کی ہیبت ڈال رہا تھا۔

''ہاں ان بازوؤں کو دشمن کے خلاف اٹھنا چاہیے۔'' اس نے سوچا تھا اور دو قدم بڑھا کر اس کے نزدیک آئی اس کے پرحدت بازو کے گرد ڈوری لپیٹ کر گرہ لگانے لگی، باری نے بغور اس کی سرخ متورم آنکھوں کانپتی نم پلکوں دہکتی رنگت اور لرزتی انگلیوں کو دیکھا تھا پھر اسی آہستگی و احتیاط سمیت اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھ دیا وہ اسے یونہی نرمی سے چھوتا تھا جیسے وہ کرسٹل یا بلور کی بنی ہو۔ حبہ جو جانے کیسے خود پہ ضبط کیے کھڑی تھی اس کے کشادہ سینے میں منہ چھپا کر زار و قطار رو دی چلی گئی ضبط کے بندھن ریزہ ریزہ ہوئے تھے اسے خود کو سنبھالنا بہت دشوار محسوس ہوا تھا عبدالباری سے جب کرانے کی بجائے وہ پھیر ... اس کا سر تھپکتا رہا تھا ... تھی، عاجب احساس ہونے پہ ... کر اس کے حلقے کو توڑتی فاصلے پہ ہوئی۔

''ڈونٹ مائنڈ اگر چاہو تو مزید یہ ...'' عبدالباری نے اس کی بھیگی ہوئی گلاب صورت پر شوق لو دیتی نگاہوں کے حصار میں رکھتے ... چھیڑنے کے انداز میں کہا تو حبہ حیا آمیز خفگی سے اسے گھور کر رہ گئی۔

''او کے ایز یو وش۔'' وہ ہنستا ہوا شرٹ اٹھا کر پہننے لگا۔

''باری۔'' وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی ذرا سا چونکی۔

''ہوں۔'' عبدالباری نے بٹن بند کر شروع کیے تھے اسے ذرا کی ذرا دیکھا۔

''آپ نے شیو نہیں کی۔'' اس کی ... سے نگاہیں چرائی وہ آہستگی سے گویا ہوئی تھی عبدالباری ایک بار پھر ہنس دیا۔

''دانستہ ایسا کیا ہے ارادہ ہے کہ سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (داڑھی) اب چہرے پہ سجا لوں اجازت ہے۔'' سنجیدگی سے بات کرتا وہ اچانک اس پہ جھک کر بھرپور شوخی سے گنگنایا تو حبہ نے سر جھکا لیا۔

''کیا ہوا خیریت۔'' اس کا انداز کچھ ایسا غیر معمولی تھا کہ عبدالباری چونکے بغیر نہ رہا۔

''باری اس طرح تو آپ پہلے سے زیادہ خوبصورت لگنے لگے ہیں۔'' اپنی بات کے لبوں سے پھسل جانے پہ اسے کچھ اس کی شوخ لو دیتی نگاہوں کا احساس ہوا تو منہ پہ ہاتھ رکھ لیا بے تحاشا سرخ پڑ گئی عبدالباری کا زندگی سے بھرپور جاندار قہقہہ اس کی خجالت اور خفت میں اضافہ کر گیا تھا، وہ سر جھکائے تیزی سے پلٹی تھی۔

SkorpiO FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

رستے سارے کالے ناگ اور تیز ہوا
اکیلا وہ بے ہاتھوں پر اور ننگے پاؤں
ان آنکھوں سے ان آنکھوں تک لمبے رستے
صدیوں بنا ایک سفر اور ننگے پاؤں

پھر وہ چلا گیا تھا اسے اداس ملول چھوڑ کر اس کا زیادہ وقت ایک بار پھر عبادت میں گزرنے لگا دن طویل اور راتیں بے کیف تھیں ایسے میں اس کی ڈھیروں یادیں انہی دنوں یہ انکشاف کہ عبدالباری کی محبتوں کی نشانی اس کے وجود میں پرورش پا رہی ہے اسے پور پور مہکا گئی تھی، بابا جان، بی بی جان کے علاوہ عبدالباری کو بھی یہ اطلاع دی گئی تھی۔

''تم خوش ہو دیکھ لو اللہ کیسا مسبب الاسباب ہے جب مجھے تم سے دور کیا تو تمہاری مصروفیت اور دل بہلانے کو ایک خوبصورت اور جیتا جاگتا کھلونا دے رہا ہے یہ اس کی خوشنودی حاصل کرنے کا انعام ہے۔'' وہ بے حد خوش تھا اس رات بہت دیر تک اس سے باتیں کرتا رہا آنے والے مستقبل کی اس کی باتوں میں وہاں کے حالات وہاں کے بے بسی اور اذیتیں شامل ہونے لگی تھیں، حبہ نے محسوس کیا تھا یہ خوشی بھی اسے اس انداز میں خوش نہیں کر پائی تھی وقت بیت رہا تھا عبدالباری کو اکثر فون آ جاتا وہ اسے اچھی ڈائٹ باقاعدہ لینے چیک اپ کروانے اور اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرنا نہیں بھولتا وہ کتنا بدل گیا تھا وہ اکثر اس کے ماضی سے حال کا موازنہ کرتی تو سر آپ ہی آپ خدا کے حضور جھک جاتا اس کی زندگی مکمل طور پہ اسلام کے دائرے میں داخل ہو چکی تھی، پرہیزگاری میں حبہ خود کو اس سے بہت کم تر محسوس کرنے لگی۔

موسم بدل گیا تھا وہ ایک بار جا کر واپس نہیں آیا حالانکہ اسے گئے سات آٹھ مہینے ہو چکے تھے

وہ بیرونی دروازے کی طرف گئی جب وہاں سے آفتاب کی روشنی ہوئی اپنی لو دیکھ رہی تھی جب اس نے سیل فون کی بیپ سنی تھی۔

''السلام علیکم!'' عبدالباری کی تھکی ہوئی بھاری آواز اس کی سماعتوں میں اتری تو وہ جو اسے ہی یاد کر رہی تھی بے قرار ہو گئی۔

''باری کب آ رہے ہیں آپ۔''

''ارے سلام کا جواب تو دے دو۔'' وہ اس کی بے تابی اور اضطراب کو پا کر بہلانے والے انداز میں ہنسا تھا۔

''وعلیکم السلام اب بتائیں کب آ رہے ہیں آپ۔'' اس کی سوئی وہیں اٹکی تھی کچھ دیر پہلے وہ اسے یاد کر کے روتی رہی تھی۔

''آ جاؤں گا کچھ دنوں میں۔'' وہ اسے ٹال رہا، لہجہ اگلا رندھنے لگا۔

''ہاں کچھ دنوں بعد جب میری موت کی خبر ملے گی کاندھا دینے آئیں گے۔'' وہ بہت چڑ گئی تھی۔

''حبہ!'' عبدالباری دہل سا گیا۔

''خوفناک باتیں مت کرو۔''

''میرے پاس ایسی ہی باتیں ہیں۔'' وہ بے ساختہ سسکی تھی۔

''مگر میرے پاس اچھی باتیں ہیں آ جاؤں گا، مگر اس کی ایک شرط ہے باری کہنے کی بجائے جان باری کہہ کر بلاؤ تب۔'' وہ اسے ٹال رہا تھا بہلا رہا تھا حبہ نے تیزی سے بھیگی آنکھوں کو صاف کیا تھا۔

''ضرور کہوں گی باری مگر جب یہاں آئیں گے۔'' اس کی حاضر جوابی پہ باری مسکرا دیا تھا پھر اس کا دھیان بٹانے کو وہاں کے حالات بتانے لگا حبہ چپ چاپ سنتی رہی تھی پھر بے دلی سے فون بند کر دیا مغرب کا ٹائم ہو رہا تھا، اس کا دل بوجھل تھا اس کے باوجود اس نے بہت شدتوں

SkorpiO
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

...روزہ دار کشمیریوں کے لئے دعا مانگی تھی۔

...گھر کی کھڑکی سے آسمان کو دیکھوں گا
...تیرا نام ہو لکھا اس تارے کو ڈھونڈوں گا
...تھے جب چاند ستارے لکن مٹی کھیلیں گے
...کی رات کا سپنا بن کر میں بھی تجھ کو چھو لوں گا

...گرمیوں کی ایک طویل اور گرم دوپہر جب ...دن کا سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا ...نے ایک خوبصورت اور صحت مند بچے کو جنم دیا ...بی جان اور بابا جان کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ ...خبر اسی جوش و خروش سمیت عبدالباری تک ...پہنچی تو اس نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر ...بچے کا نام محمد اویس تجویز کر دیا۔

"جانتی ہو جب، اویس قرنی کو سچے عاشق ...رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مجھے ان کے ...حالات پڑھنے کے بعد ان کی شخصیت بہت بھائی ...تب ہی میں نے سوچا تھا اللہ تعالیٰ مجھے ...دے گا تو اس کا نام انہی کے نام پہ رکھوں گا۔"

...کا یہ جوش انداز خوشی کے احساس سے لرزتی ...وازجہ کے زرد چہرے پہ گلابیاں بکھیر گئی۔

"باری آپ نے کہا تھا اپنے بیٹے کو دیکھنے ...ئیں گے۔" اس کی تان ایک ہی جگہ ٹوٹ رہی ...ی۔

"تم تندرست ہو لو پھر ایسا ہی ایک اور ...دی۔" اس کے یکلخت پٹڑی سے اتر جانے پہ وہ ...کانوں کی لوؤں تلک سرخ پڑ گئی تھی پھر اس سے ...بات کرنا اسے بہت دشوار محسوس ہوئی تھی۔

گزرتا وقت محمد اویس کو صحت مند اور کچھ اور ...بھی خوبصورت کر رہا تھا تو موسم بدل سا رہا تھا محمد ...اویس ہو بہو عبدالباری کی تصویر تھا بابا جان تو اس ...کا نام ہی جونیئر عبدالباری رکھ چھوڑا تھا، دن ...بڑی چپ چاپ سرکتے جا رہے تھے وہ نومبر کا ...مہینہ تھا جب ایک روز بی بی جان نے آ کر اسے

یہ کہہ کر چونکا دیا کہ اس کی کوئی کلاس فیلو اس سے ملنے آئی ہے وہ محمد اویس کو کپڑے پہنا رہی تھی بی بی جان نے بچے کو اس سے لے لیا۔

"جاؤ بیٹا پہلے اس سے مل لو میں اسے دیکھ لیتی ہوں۔" انہوں نے [illegible] کو چومتے ہوئے کہا تو یہ جو خود بھی متجسس ہو رہی تھی اٹھ کر ڈرائنگ روم میں آ گئی۔

سیاہ گاؤن اسکارف سر پہ باندھے اسے گمان تک نہ تھا وہ سوزی۔ [illegible] تھا۔

"سوزی تم۔" وہ اپنی جگہ جیسے گڑ کر رہ گئی تھی اس کے چہرے سے ہی نہیں آنکھوں سے بھی استعجاب چھلکا تھا۔

"سوزی نہیں ہے یہ فاطمہ نور ہے الحمدللہ مسلم ہو چکی ہوں۔" اس کا انکشاف جب گنگ کر گیا۔

"بہت مشکلوں سے تم تک پہنچی ہوں تمہاری شادی ہو گئی ہے تا بھی مزید خوبصورت ہو گئی ہو کس سے ہوئی تمہاری شادی۔" اسے اس سکتے سے سوزی جواب فاطمہ تھی کی آواز نے نکالا جب بے ساختہ مسکرائی۔

"عبدالباری سے۔"

"باری یو مین جان۔" فاطمہ کو شاک لگا تھا جب یونہی خاموش بیٹھی اس کی دھواں ہوتی صورت کو افسردگی سے دیکھتے رہی۔

"یا خانماں برباد عشق میں نے اس کی خاطر اسلام قبول کیا میں اسے ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آئی میرا خیال تھا تم آج بھی اس سے بے خبر۔" فاطمہ نے سر جھٹکا اور طویل سانس کھینچ کر خود کو کمپوز کرتے ہوئے بولی تھی اس کے جانے کے بعد میں حواس کھو گئی تھی یہ محبت انسان کو یونہی خوار کرتی رہے میں نے تب سوچا تھا۔

"کیونکہ میں بھی جان کی طرح جھوٹا اسلام

SkorpiO FriendsKorner

Please register! Visual Watermark

قبول کر لوں جان کو پا لوں پھر اس کے بعد میں نے ایسا ہی کیا مجھے تمہارا خیال آیا مجھے اندازہ تھا کہ وہ بھی نہ کبھی تم تک ضرور آئے گا تم مجھے اس تک پہنچانے کا ذریعہ بن سکتی تھیں بلکہ تمہاری وجہ سے میں جان کو حاصل کر سکتی تھی میں پاکستان آئی تمہاری تلاش کو میں نے جتنا آسان سمجھا وہ اس قدر دشوار کام تھا مگر آج میں تمہارے سامنے ہوں تو تمہیں ڈھونڈ لینے کی تمام خوشی غارت ہو چکی ہے میں نے ابھی جانا ہے میں عبدالباری کو بھی حاصل نہیں کر سکتی تمہارے رب کا فرمان بالکل سچ ہے ایک اس کی چاہت ہے ایک بندے کی مگر ہوتا وہی ہے جو اس کی چاہت ہے، میں نے بھی اپنے آپ کو اپنی خواہش کا تابع کیا تھا تو اس نے کیا وہی جو اس کی چاہت تھی اگر میں اپنے آپ کو رب کی چاہت کے تابع کرتی تو مجھے میری چاہت سے نواز دیتا مگر میں نے نافرمانی کی اس کی چاہت کی تو اس نے مجھے [illegible] جو میری چاہت تھی اور وہی ہوا جو رب کی چاہت تھی۔" فاطمہ ہچکیوں سے رو رہی تھی جب کہ حبہ دم بخود بیٹھی تھی۔

"میں نے تمہارے دین کو سمجھا تو جان کی خاطر میں نے تمہارے مذہب کو یاد رکھا تو بھی باری کی وجہ سے میں نے باری کے خدا کے لیے تو کچھ بھی نہیں کیا تھا پھر میں کچھ حاصل کیسے کر سکتی تھی مجھے اپنی چاہت میں تھکنا ہی تھا۔" وہ یونہی روتے ہوئے اٹھی تھی۔

"بیٹھو تو سہی سونی۔" حبہ بوکھلا کر اٹھی۔

"سونی نہیں فاطمہ اب مجھے سچ مچ فاطمہ بننا ہے۔" فاطمہ نے کہا تھا اور ہاتھ کی پشت سے نم آنکھوں کو صاف کرتی دروازہ پار کر گئی حبہ گم صم سی کھڑی تھی۔

جیسے تپتے صحراؤں میں گم کردہ مسافر
جیسے خالی رستوں پہ مدتوں سے اٹکی سوالی نگاہ
جیسے ویران ہو جانے والا جزیرہ
جیسے وسیع و عریض فضاؤں میں اور بدلی
یا جیسے اجنبی شہر میں
اپنوں سے بچھڑ جانے والی بچی

اور جب وہ اس کے انتظار سے تھک کر سمجھوتے کی راہ پہ چل نکلی تھی تب وہ اطلاع کے چلا آیا وہ دسمبر کی یخ بستہ تھی چہل قدمی کے لیے نکلی حبہ اپنے دھیان میں گم کچھ زیادہ ہی دور آ نکلی تھی فضا میں تیرتی بدن کو چیر کر گزرتی ہواؤں کی تیزی گہری شام کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی ایسا موسم ہمیشہ باری کی یاد میں تڑپا کے رکھ جاتا تھا کی ایسی بے شمار شامیں تھیں جنہوں نے باری چہل قدمی کے مناظر اپنی ساکت اور نگاہوں سے دیکھے تھے اور ہمیشہ کے لیے محبت کے صفحات پہ رقم کر دیے تھے یہ عبدالباری کی یادوں کا ہی غافل کر دینے والا احساس تھا جس نے اسے ہر احساس سے بے نیاز کر ڈالا تھا چہل قدمی کرنے کے لیے سڑک پہ آ نکلنے کو بی بی جان بالکل پسند نہیں کرتی تھیں مگر وہ ان کی بے نکل آئی آج بھی ایسا ہی ہوا تھا اپنی یادوں کا ہاتھ تھامے اسے احساس تک نہ ہو پایا تھا کہ وہ کسی گرم کپڑے سے بے نیاز سوٹ کے ہم رنگ دوپٹے میں ہی باہر چلی آئی ہے مگر اب سردی اور گہری ہوتی رات کا احساس پا کر وہ گھبرا کر پلٹی تھی کہ کسی لمبے چوڑے وجود سے ٹکرا گئی ناگواری کے شدید احساس سمیت سر اٹھایا تو حیرت کی زیادتی سے گنگ ہو گئی تھی سفید کھدر کے شلوار سوٹ میں کاندھوں پہ بلیک مردانہ گرم شال پھیلائے اپنی سرخ سفید رنگت اور داڑھی سمیت

Skorpion FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark

بھا جانے والے دلکش مردانہ سراپے
مسکرا کر اسے لو دیتی نگاہوں سے دیکھا
تھا۔

"باری!" وہ حیرت کی زیادتی سے چیخی اس
ے کے منجمد تاثرات میں خوشگواریت کے
جوش اور خوشی چھلکی تھی۔

"جناب ویسے اتنے عرصے بعد ملنے پہ میں
جا تم فرط حیرت سے بے قابو ہو کر میرے
لگو گی مگر آہ یار اپنی ایسی قسمت کہاں۔"
اپنے کاندھوں سے اتار کر اسے پہناتے
وہ خفیف سی شوخی سے بولا جذباتی دھیما
کی محبت اور بے تحاشا خوشی کا غماز تھا جب
طرح بخش ہوئی تھی۔

"کیسی ہیں محترمہ ہمارا بیٹا تو ماشاءاللہ بہت
ہے۔" اسے بازو کے حصار میں لے کر خود
لگاتے ہوئے وہ محبت بھرے نرم گرم انداز
دیا ہوا تھا جب بس اس [illegible]
سے آنکھیں موند گئی تھی جبھی وہ اس پہ جھکتا
شی کی ہوا تھا

"دس از ناٹ فیئر مسز فون پہ تو بڑی بے تابی
اظہار کیا جاتا تھا خفگی غصہ اور دھمکی رو برو ملنے
پیار روکھا پھیکا استقبال ہم تو سمجھے تھے جانے
اپنی محبتوں سے کیسے ہمیں سرشار کریں۔" وہ
مسلسل اسے چھیڑ رہا تھا جب نے سر اٹھا کر حیا آمیز
سے اسے گھورا۔

"مجھ پتہ تھا اس موسم میں مجھے کہاں ملو گی
آیا تو بی بی جان تمہاری تلاش میں پریشان
ہیں۔"

"سوری۔" وہ سر جھکا کر خجل سی بولی۔

"اٹس آل رائیٹ آئندہ احتیاط کرنا۔" وہ
کا سر تھپک کر نرمی سے بولا تھا۔

"سردی نہیں لگ رہی آپ کو۔" وہ اسے
دیکھ کر چونکی۔

"۔۔۔ کیا کر رہی ہو جب آپ کو کہا تھا نہیں
دیکھا گیا۔" توجہ خاص تھی تو انداز لوٹ چکے وہ
سب مضطرب سی گئی۔

"باری!" وہ کچھ کہتے ہوئے جھجکی۔

"ہوں۔" عبدالباری جو چلتے ہوئے رکا تھا
اسے کھڑے دیکھ کر چونکا۔

"آ جائیں آپ بھی۔" جب نے شال کا پلو
اٹھا کر اسے اپنے ساتھ شال شیئر کرنے کا اشارہ
کیا تو عبدالباری حیرت بھری خوشگواریت میں
گھرتا والہانہ انداز میں اسے دیکھتا ہنس پڑا تھا۔

"رہنے دو اتنا بھی نازک نہیں ہوں۔"

"سردی بہت ہے باری آ جائیں۔" وہ مصر
رہی تھی۔

"چھوڑو بھئی اچھا نہیں لگتا۔" وہ اب بھی
متامل تھا مگر آنکھیں لو دینے لگی تھیں۔

"مجھے برا بھی نہیں لگتا۔" جب نے اس کے قریب
آ کر کہا اور شال کا پلو اس کے شانے
پہ پھیلا دیا، عبدالباری نے رک کر اسے دیکھا تھا
اور دھیرے سے مسکرا دیا وہ حیران نہیں ہوا تھا
محبت کے اس مظاہرے پہ کہ آخر ایک دن ایسا
ہونا ہی تھا اس کے خدا نے اسے اس طرح سے
نوازنا ہی تھا کہ مانگی گئی دعائیں رائیگاں کب
جاتی ہیں، ہاں البتہ اس کا دل اس رب ذوالجلال
کے سامنے ضرور جھک گیا تھا جس نے اسے اس
سے بڑھ کر نوازا تھا جتنا اس نے چاہ کی تھی ہر
معاملے میں دونوں یونہی ساتھ ساتھ چلتے ہوئے
آگے بڑھ گئے ان کے دائیں بائیں آگے پیچھے
ہر طرف دھند کی دبیز چادر تھی اور اسی چادر پہ ان
کی محبت کی داستان محبت کا فرشتہ سنہرے حروف
سے لکھتا جا رہا تھا۔

☆☆☆

Skorpio
FriendsKorner

Please register!
Visual Watermark